يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا
وَدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا

بشیر کہیے ، نذیر کہیے
جو سربسر ہے کلام ربی!

انہیں سراج منیر کہیے
وہ میرے آقا کی زندگی ہے

درس عمل

سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

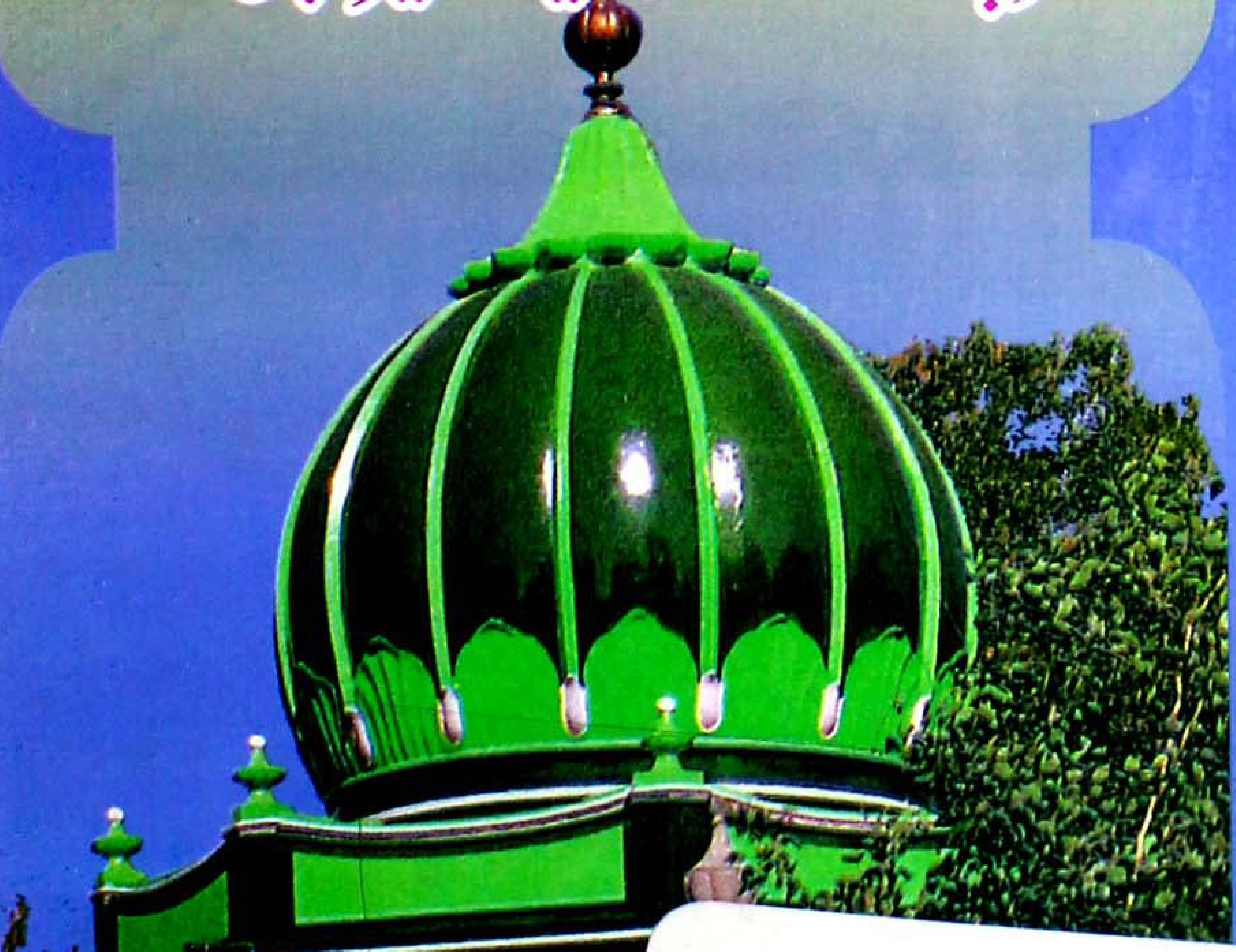

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

3465/1

مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا
وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا
(الاحزاب پارہ 22)

بشیر کہیئے ، نذیر کہیئے انہیں سراج منیر کہیئے
جو سربسر ہے کلام ربی ! وہ میرے آقا کی زندگی ہے

3465/2

درس عمل

سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

86677

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حقوق اشاعت محفوظ بحق مصنف

زیر ظل عنایت : حضرت الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی دامت برکاتہم، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی علیہ الرحمہ، شرقپور شریف

نام کتاب : **"درس عمل، سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ"**

مصنف : ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

نشان منزل : محمد منشا تابش قصوری چشتی سیالوی

نظر ثانی : پروفیسر ڈاکٹر محمد ظفر اقبال صاحب

نظر ثانی : پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک چشتی سیالوی

نظر ثانی : پروفیسر قاری مشتاق احمد صاحب

نظر ثانی : جناب قدر آفاقی صاحب

پروف ریڈنگ : صوفی اللہ رکھا شرقپوری نقشبندی مجددی
جناب ریاض محمود صاحب

بار اول : محرم الحرام 1424ھ / مارچ 2003ء

تعداد : 1000

صفحات : 144

ہدیہ : 90 روپے

ملنے کا پتہ : (i) دفتر ماہنامہ نور اسلام، کاشانہ شیر ربانی، 5۔اجمیری سٹریٹ، ہجویری محلہ، نزد داتا گنج بخش، لاہور فون: 042-7313356
(ii) مکتبہ اشرفیہ، مرید کے ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

3465/2

قطعہ اسمِ ذات جو اعلیٰ حضرت شیرِ ربّانی حضرت
میاں شیر محمدؒ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دستِ مُبارک
سے رقم فرمایا جس سے آپؒ کے عشقِ الٰہی کا بخوبی
اندازہ ہوتا ہے، پتّے پتّے میں اسمِ ذات نہایت
خُوبصورتی سے واضح کیا گیا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
1	انتساب جمیل	7
2	در شرق پور ہے کھلا آؤ لوگو	8
3	تبرکات عالیہ	9
4	نشان منزل	11
5	تقریظ	19
6	عقیدت	21
7	اظہار تشکر	23
8	تعارف	24
9	اظہار خیال	26
10	عرض حال	29
11	حمد باری تعالیٰ	35
12	نعت محمد مصطفےٰ ﷺ	36
13	در حضور اہل بیت	37
14	در حضور شید الشہداء حضرت امام حسینؓ	38
15	درمنقبت شیر ربانیؒ میاں شیر محمد شرقپوریؒ اور پیر ثانی لاثانی سیدی [illegible] ربانی غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ	39
16	درس عمل، سراپا سنت زندگانی	40
	حیات شیر ربانیؒ	
17	بچپن	44
18	حیاء	47
19	شہسواری	47
20	خلوت	49
21	حلیہ مبارک	51
22	چال	53
23	داڑھی کی اہمیت	54
24	نماز کی صف بندی	55
25	لباس	57
26	انگریزی وضع قطع سے نفرت	62
27	سلام کرنے میں پہل کرنا	63
28	کھانا کھانے کے آداب	63
29	کھانے میں برکت	68
30	کھانا کھانے کے بعد کلی کرنا	71
31	مسواک	72
32	نماز تہجد	7[illegible]

Marfat.com

3465/2

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
33	تبسم	73
34	گفتگو	74
35	مزاح	74
36	تنہا پسندی	76
37	نماز اشراق	76
38	ہلکا پھلکا ناشتہ	77
39	نماز چاشت	77
40	قیلولہ	78
41	ذرا ذرا سی نیکی	78
42	اول وقت میں نماز ظہر پڑھنا	79
43	اول وقت میں نماز عصر پڑھنا	79
44	مسجد میں آنا	80
45	دعا عبادت کا مغز	81
46	نماز اوابین	82
47	عشاء کی نماز	83
48	عورتوں کو تبلیغ کرنا	83
49	آنکھوں میں سرمہ لگانا	84
50	جنازے میں شرکت کرنا	84
51	مسجد بنانا	85
52	خودکاری کا شوق	86
53	درود پڑھنا	87
54	نماز جمعہ	89
55	شریعت پر عمل کرنا	90
56	غسل بروز جمعہ	91
57	جمعہ کے لیے خوشبو لگانا	91
58	عصا پر خطبہ دینا	92
59	گھر اور مسجد میں نماز	92
60	کھڑے ہو کر خطبہ دینا	93
61	مٹی کا پیالہ	93
62	ریشم سے گریز	94
63	مہمان نوازی	94
64	نماز جمعہ سے پہلے چار رکعت	96
65	کنگھی کرنا	97
66	نفلی روزے رکھنا	97
67	خادموں سے حسن سلوک	98
68	برائی سے بچنے اور بھلائی کرنے کی تلقین	99
69	صلح اور انصاف پسندی	101
70	بدبودار اشیاء سے کراہت	102
71	جانوروں سے حسن سلوک	103

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
72	اشاعت دین	108
73	بچھونا	109
74	معمولات سفر	110
75	خوش معاملگی	110
76	معاشرتی تعلقات	111
77	شادی	112
78	صاحبزادی کا نام فاطمہ	113
79	سجدہ تعظیمی حرام ہے	113
80	تیمارداری	116
81	سادگی	116
82	انکساری	117
83	محفل ذکر	118
84	مسنون عمل	120
85	زیارت قبور	121
86	ایصال ثواب	122
87	مرض الوفات	123
88	وفات اقدس	124
89	توحید کے متعلق ارشادات	125
90	رسالت کے متعلق ارشادات	128
91	فضائل حضرت محمد مصطفٰے ﷺ	129
92	فقہی وعلمی لطائف کے متعلق ارشادات	131
93	فضائل علم وعلماء	134
94	عبادات	135
95	معاملات	136
96	سنت نبوی ﷺ کی اہمیت	137
97	وظائف	137
98	مریدین اور دیگر مسلمانوں کی تربیت	138
99	مآخذ	143

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب جمیل

پیر طریقت رہبر شریعت فخر المشائخ صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ) کے نام جن کی نظر فیض بار نے بندہ کو تحریر کے میدان میں متعارف کرایا

گر قبول افتد زہے عز و شرف

الحمد للہ رب العالمین

احقر ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

Marfat.com

در شرق پور ہے کھلا آؤ لوگو!

از قلم قدر آفاقی عفی عنہ

ہے فضل خداوند قدوس و اطہر میرے پیشواؒ کا گھرانہ ہے روشن
یہ ہیں فیض شیر محمد کے جلوے ہے نورؒ علیٰ نُور گلشن کا گلشن
جو آتے ہیں پیاسے سوئے شرق پور ہو کے سیراب تر وہ لٹکتے مٹکتے
زمانے میں یوں پھیلتے جا رہے ہیں نہیں ان پر گویا رکاوٹ نہ قدغن
خدا کا کرم ہے نبی ﷺ کی نظر اور صدیقؓ و سلمانؓ کی خوش عطائی
رہ نقشبنداں معطر معطر لہکتے مہکتے ہیں روحوں کے آنگن
پلاتے ہیں وہ چسکے چسکے سے ایسی کہ سالک بلندی پکڑتا ہی جائے
اور اک دن زمانہ بھی آنکھیں بچھادے پکڑ لیں قدم پھر سبھی دوست و دشمن
در شرق پور ہے کھلا آؤ لوگو یہاں فیض بٹتا ہے جائے ادب ہے
ادب سے بڑھو سوئے فیض مسلسل بھرو فضل باری سے سب اپنے دامن
الٰہی بحق سر نقشبنداںؒ بحق مجددؒ و شیر محمدؒ
غلام اللہؒ ثانی کا لاثانی لنگر رہے حشر تک یونہی جاری و من و عن
قدر پر بھی نظر عنایت ہو آقا پلا دو کرم کی نظر سے پلا دو
عطا ہو دوامی بہاروں کی دنیا جہاں بھر میں ہو منفرد اپنا گلشن

Marfat.com

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تبرکات عالیہ حضرت شیخ المشائخ الحاج صاحبزادہ

میاں جمیل احمد شرقپوری صاحب نقشبندی مجددی دامت برکاتہم

عزیز القدر ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی زید مجدہ !
اچھے اور عمدہ قلمکار اور آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حضرت میاں صاحب شیر ربانی رحمہُ اللہ تعالیٰ سے وابستہ ہیں اپنے والدین ، بہن بھائیوں اور خاندان کے کثیر افراد کی طرح آپ بھی میرے ساتھ سچی ارادت و عقیدت رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے حسن اعتقاد میں مزید استحکام عطا فرمائے، آمین

مجھے ہر وہ صاحب قلم پیارا اور محبوب لگتا ہے جو حضرت میاں شیر ربانی اور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب نقشبندی مجددی رحمھما اللہ تعالیٰ کے احوال و آثار اور تاریخی واقعات کو صفحہ قرطاس پر لاتا ہے، ڈاکٹر صاحب موصوف بھی اس سلسلہ میں خاصی خدمت سرانجام دے رہے ہیں پہلے "**انوار شیر ربانی**" کے نام سے کتاب تصنیف کی اور اب نہایت ایمان افروز اور روح پرور کتاب "**درس عمل سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانی**ؒ" کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے

Marfat.com

ہیں جو حضرت شیر ربانی رحمہُ اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ، طیب اور صالح معمولات کا بہترین خزانہ ہے یہ عقیدت منداں اولیائے کرام اور وابستگان آستانہ عالیہ نقشبندیہ شرقپور شریف کے لیے خصوصی تحفہ ہے۔

میری دعا ہے رب جلیل، ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی زید مجدہ کی اس سعی جمیل کو قبولیت کا شرف مرحمت فرمائے۔

امین ثم امین

میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

۱۰۔ ذوالحجۃ المبارکہ ۱۴۲۳ھ

۱۲۔ فروری ۲۰۰۳ء

یوم عید الاضحیٰ چہارشنبہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نشان منزل

تحریر: محمد منشا تابش چشتی سیالوی
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

محترم و مکرم جناب ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری زید مجدہ سے میری شناسائی دفتر ماہنامہ "نور اسلام" متصل جامع مسجد حضرت داتا گنج بخش صاحب علیہ الرحمہ (لاہور) میں ہوئی جہاں دیگر رفقائے نقشبندیہ کے ساتھ موصوف بھی رسالہ کے مضامین کی تصحیح و تحریر میں ایک عرصہ سے مصروف ہیں، بحمدہ تعالیٰ "نور اسلام شرقپور شریف" تقریباً نصف صدی سے مسلسل قلمی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ شیخ المشائخ حضرت الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری مجددی نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ نے اس کے بڑے بڑے ضخیم نمبر شائع فرما کر تاریخی کارنامے انجام دیئے ہیں، جن میں شیر ربانی نمبر امام اعظم نمبر، حضرت مجدد الف ثانی نمبر، اولیائے نقشبند نمبر خصوصیت سے قابل ذکر ہیں، حضرت شیخ المشائخ مدظلہم نے بیشتر کتابیں اپنی گرہ سے کثیر سرمایہ خرچ کر کے شائع کیں اور اکناف و اطراف عالم میں مفت تقسیم فرمائیں۔ ساتھ ہی ساتھ اہل علم و قلم کی نہایت

Marfat.com

خاموشی و راز داری سے مالی سرپرستی فرمانا بھی آپ کے معمولات میں شامل ہے۔

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری زید مجدہ بڑے خوش نصیب ہیں کہ انہیں حضرت میاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی نگاہ کرامت سے ''انوار شیر ربانی، ایسی بہترین کتاب مرتب کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور پھر حضرت صاحب مدظلہ قبلہ کی سرپرستی میں دارالمبلغین جامعہ حضرت میاں صاحب، میں اس کی تعارفی تقریب منعقد ہوئی، راقم الحروف تابش قصوری کو بھی ''اس کتاب مستطاب'' پر ''تعارفی مقالہ'' پڑھنے کا موقع ملا۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب موصوف کے قلمی جوہر کھل کر سامنے آئے۔ یہ تقریب عرصہ چار سال قبل 5 ستمبر 1999ء بروز اتوار انعقاد پذیر ہوئی، حضرت صاحب قبلہ مدظلہ کی اس بھرپور حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے کہ اب ڈاکٹر صاحب ایک اور معرکۃ الآراء کتاب ''**درس عمل، سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانیؒ**'' کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جس میں ''حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی پاکیزہ اور پرانوار حیات مبارکہ کے ایمان افروز اور روح پرور واقعات و معمولات کو جمع کیا گیا ہے جو قارئین کرام کے لیے خضر راہ ثابت ہو سکتے ہیں بشرطیکہ خلوص نیت سے ان پر عمل پیرا ہوں۔

پیش نظر کتاب ''درس عمل سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانیؒ'' اپنی نوعیت کی واحد تصنیف ہے جس میں حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے معمولات زندگی نہایت صاف و شفاف آئینہ کی مثال ہیں، اب اس مقدس آئینہ سے اپنے اعمال واحوال کو درست کرنے کی سعی کیجیئے تو دین و دنیا اور آخرت میں کامیابی یقینی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:
"لیس للانسان الا ماسعیٰ" انسان کے لیے وہی ہے جس کی کوشش کرتا ہے اور نبی کریم مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
"السعی منی و الا تمام من اللہ" "کوشش کرنا ہمارا کام اور پائے تکمیل تک پہنچانا اللہ کا"، اس کلمات کے پیش نظر جب ہم ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری کے "احوال زندگی" کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے موصوف نے "جہد مسلسل" سے ہی یہ مقام و مرتبہ حاصل کیا ہے "کیونکہ آپ یتیمی میں پروان چڑھے، دو سال کے تھے کہ والد ماجد جناب حسن الدین مرحوم ہو گئے اور یہ دور نہایت ہی نازک ترین تھا۔ تحریک پاکستان اپنے زوروں پر تھی کہ آپ پیدا ہوئے (10 نومبر 1945ء) دو سال بعد دنیا کے نقشے پر "اسلامی نظریاتی مملکت پاکستان" کے نام سے منصفہ شہود پر جلوہ گر ہوئی، پارٹیشن کے باعث ہزاروں انسان قتل و غارتگری کی بھینٹ چڑھے، ایسے ناگفتہ بہ حالات میں یہ یتیم پروان چڑھا۔ خوش نصیبی سمجھیئے کہ یہ "اہل" پاکستانی ہیں ورنہ نہ جانے بھارت سے ہجرت کا مرحلہ طے کرنا پڑتا تو کیسے کیسے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑتا، بہرحال آپ کے احوال زندگی اور محنت، مشقت پھر تعلیمی حصول کے لیے شبانہ روز سعی و کاوش رقم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ اس کی روشنی میں آپ بھی اپنی زندگی کو مزید

Marfat.com

بنانے سنوارنے کی تگ ودو کرسکیں۔

والدہ مرحومہ مغفورہ کا نام راجن بی بی ہے جو کہ 1976ء میں انتقال فرماگئیں۔ یہ نو بہن بھائی ہیں جن کے نام فاطمہ بی بی مرحومہ، محمد اسحاق مرحوم، عمر دین مرحوم، عمر بی بی مرحومہ اور پانچ حقیقی بہن بھائی ہیں جن کے نام ہاجرہ بی بی، محمد اسماعیل، محمد حنیف، بشیر احمد مرحوم مغفور اور ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری سب سے چھوٹے ہیں۔ حال مقیم ناصر سٹریٹ، قیوم پارک مقبول روڈ اچھرہ، لاہور۔

ڈاکٹر صاحب کے والد مرحوم مغفور ان کی پیدائش کے دو سال بعد فوت ہوگئے سب بہن بھائیوں کی پرورش انکی والدہ مرحومہ مغفورہ نے کی۔ والدہ مرحومہ نے ہر قسم کی مشقت برداشت کی۔ ڈاکٹر صاحب کے بھائیوں نے محنت مشقت کرکے انہیں بی۔ اے تک تعلیم دلائی۔ ان کے بھائی بشیر احمد مرحوم نے تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دی۔ فیسوں کی ادائیگی اور دوسرے اخراجات کے لیے انہوں نے زیر بار ہونے کی بھی پرواہ نہ کی۔ ڈاکٹر صاحب کی یہ ہمت ہے کہ انہوں نے افلاس کے عالم میں اپنی تعلیم کو جاری رکھا اور پھر ایسے گاؤں میں تعلیم حاصل کی جہاں میٹرک پاس ایک آدمی بھی نہیں تھا۔

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نے قرآن مجید کی تعلیم گاؤں کے امام مسجد مولوی محمد اشرف صاحب سے حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان 1964ء میں گورنمنٹ پائیلٹ ہائر سیکنڈری سکول شرقپور شریف سے پاس کیا۔

Marfat.com

ایف۔اے کا امتحان 1966ء میں اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور سے پاس کیا۔ بی اے کا امتحان 1968ء میں اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور سے پاس کیا۔ مزید اپنا تعلیمی سفر جاری رکھا۔ 1976ء میں والدہ ماجدہ وصال فرما گئیں، جس کے باعث بہت سی ذمہ داریوں کا بوجھ آپ کے سر پڑ گیا، ان تمام فرائض سے عہدہ برآ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ نے مزید ترقی کے لیے تعلیمی سلسلہ جاری رکھا۔ 1978ء میں DHMS کا امتحان ہومیو پیتھک میڈیکل کالج آف پاکستان محمد نگر گڑھی شاہو لاہور سے پاس کیا۔ 10 جون 1982ء کو بائیو کیمک پریکٹشنرز سوسائٹی آف پاکستان کی فیلوشپ اختیار کی۔ 4 جنوری 1984ء کو فارمیسی میں بطور Category ''C'' رجسٹرڈ ہوئے۔ 1986ء میں ایم اے سیاسیات کا امتحان بطور پرائیویٹ امیدوار پاس کیا۔ 1986ء ہی میں فارمیسی میں اسسٹنٹ فارماسسٹ کا امتحان پاس کیا اور رجسٹرڈ ہوئے۔ 1990ء میں پنجاب لائبریری ایسوسی ایشن آف لاہور سے CLS کا امتحان پاس کیا۔ 1993ء میں شیر ربانی اسلامک سنٹر، جامعہ مسجد قادریہ شیر ربانیؒ، 121 ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد لاہور سے تین ماہ کا تربیتی کورس پاس کیا۔ 1994ء میں آستانہ عالیہ شیر ربانی اسلامک سنٹر ہجویری محلّہ دربار داتا صاحبؒ سے تین ماہ کا تربیتی کورس پاس کیا۔ 2000ء میں ایم اے پنجابی کا امتحان بطور پرائیویٹ امیدوار پاس کیا۔ 2002ء میں بی اے لیول کا جنرلزم کا امتحان بطور ایڈیشنل مضمون پاس کیا۔

Marfat.com

بقول برکت علی شاہ نمبر دار مرحوم قلعہ غوث جس جگہ واقع ہے رنجیت سنگھ بادشاہ نے اپنے دور اقتدار میں وہاں گھوڑوں کا کچا اصطبل بنوایا تھا جب یہ اصطبل تیار ہو گیا تو رنجیت سنگھ اسے دیکھنے کے لیے وہاں گیا جب وہ اس کے مشرقی صدر دروازے پر پہنچا تو اس نے صدر دروازے کے باہر کھڑے ہو کر اوپر کی طرف اس کی اونچائی کو دیکھا تو اس کا تاج (پگڑی) زمین پر گر پڑی تو وہ اس واقعہ کو بدشگون سمجھ کر اسی وقت واپس ہو گیا۔ شرقپور شریف کے قریب بھوئیں ٹکو نامی گاؤں کے لوگوں کو یہاں آ کر آباد ہونے کی دعوت دی گئی۔ اس طرح یہ قلعہ غوث نامی گاؤں آباد ہوا۔

ڈاکٹر صاحب کی شادی 27 اپریل 1975ء کو تعلیم یافتہ ، نیک بخت و نیک سیرت منور سلطانہ نامی لڑکی سے مین بازار چاہ جموں والا نیو سمن آباد لاہور میں ہوئی جو کہ ڈاکٹر صاحب کی مالی معاونت بھی کرتی ہیں اور لکھنے پڑھنے میں بھی مدد فرماتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل عمیم سے چار اولادیں عطا کیں۔ بڑی بیٹی کا نام فرخ نذیر ہے جس نے انگلش ڈیپارٹمنٹ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے انگلش کیا، دوسرے بیٹے کا نام محمد سلیم تھا جو کہ ساڑھے تین سال کی عمر میں داغ مفارقت دے گیا۔ تیسرے درجے پر بیٹا ہے جس کا نام محمد اویس ندیم ہے اور وہ ہیلی کالج آف کامرس پنجاب یونیورسٹی لاہور سے بی کام کر رہا ہے اور چوتھے درجے پر چھوٹی بیٹی ہے جو شعبہ سوشل ورک پنجاب یونیورسٹی لاہور میں سیکنڈ ایئر کی سٹوڈنٹس ہے۔

Marfat.com

چاروں حقیقی بھائیوں نے فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے دست حق پرست پر بیعت کی ہوئی ہے انکی ہمشیرہ صاحبہ بھی روحانی فیض حاصل کرنے کے لیے آستانہ عالیہ شرقپور شریف جاتی رہتی ہیں۔ والدہ کی روحانی نسبت بھی آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے تھی۔ ڈاکٹر صاحب کے سارے بھتیجے حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے مرید ہیں۔ اس طرح پورا خاندان آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے وابستہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب بچپن ہی سے حضرت ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے نماز جمعہ پڑھا کرتے تھے اس طرح ان کو آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا فیض بچپن سے ہی ملا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے 1982ء میں اپنے بڑے بھائی محمد اسماعیل کی وساطت سے فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے دست حق پر اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے عرس شریف کے موقع پر بیعت کی۔ بیعت ہونے کے بعد حضرت صاحب کے فرمان کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی پیروی میں حقہ پینے کی بدعادت کو ترک کر دیا۔ داڑھی رکھ لی اور انگریزی لباس کو ترک کر دیا۔ سر پر ٹوپی پہن لی اور اپنے پیرومرشد کی ہدایت پر ''ماہنامہ نور اسلام'' کے لیے مضامین لکھنے شروع کیے۔ ان کا پہلا مضمون بعنوان ''اسلام میں بچے کی نگہداشت'' جولائی 1996ء میں ''ماہنامہ نور،

Marfat.com

اسلام'' میں شائع ہوا۔ اس کے بعد تسلسل سے ''ماہنامہ نور اسلام'' میں مضامین چھپ رہے ہیں۔ اخبارات، رسائل و جرائد میں بھی ان کے مضامین چھپتے رہتے ہیں۔ ان کے پیرومرشد حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی نظر کرم سے کتاب ''درس عمل، سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانیؒ '' یہ ان کی ساتویں کتاب شائع ہو رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ ان کا یہ تعلیمی سفر تادم آخر جاری رہے۔

امسال 2003ء میں ڈاکٹر صاحب کا بمعہ اہل و اعیال عمرہ کرنے کا ارادہ ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے اہل و اعیال کو ان کے ارادہ کے مطابق عمرہ کی سعادت نصیب فرمائے، آمین۔

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری پر پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی خصوصی نظر کرم ہے جس کی وجہ سے وہ تحریر کے میدان میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ قائم و دائم رکھے اور ان پر حضرت صاحب کی مزید نظر کرم ہو تاکہ وہ دین متین کے لیے مزید کام کرسکیں، آمین۔

مولانا محمد منشا تابش قصوری چشتی سیالوی
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
خطیب مریدکے ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

زیر نظر کتاب بعنوان "درس عمل، سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانیؒ" کا کمپوز شدہ مسودہ میں نے جستہ جستہ پڑھا ہے۔ اس کتاب کے لکھنے کا انداز منفرد پایا۔ کتاب میں نہ صرف ایک ولی کامل اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی حیات کے متعلق پڑھنے کا موقع ملا بلکہ نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کے بارے میں بھی پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نے اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے انمول نقوش کو بیان کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ آپؒ کے افکار کو اچھے انداز میں پیش کیا ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر چیدہ چیدہ دینی و دنیوی مسائل سے آگاہی ہوئی ہے۔ مصنف نے متنازعہ مسائل کو سنت کی روشنی میں پیش کر کے ابہام کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ مثال کے طور پر ایصال ثواب کرنا عین سنت ہے۔ مزارات پر حاضری دینا سنت ہے مگر مزارات کو ہاتھ لگانا، جھکنا اور سجدہ تعظیمی حرام ہے۔ کتاب کو پڑھ کر اعلیٰ

Marfat.com

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم ہستی کے مسلک سے آگاہی ہوئی ہے۔ آپؒ کا مسلک سنت کے عین مطابق تھا۔

اس کتاب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو حضور ﷺ سے والہانہ محبت وعقیدت تھی اس لیے آپؒ نے حضور ﷺ کی چھوٹی سے چھوٹی سنت کو بھی نہیں چھوڑا۔ آپؒ کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا پینا، اوڑھنا بچھونا، دیکھنا بھالنا، نہانا دھونا اور لین دین غرض کہ ہر عمل عین سنت کے مطابق تھا۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں (اقبالؒ)

میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے مصنف کو دین متین پر مزید کام کرنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا کرے، آمین!

پروفیسر ڈاکٹر محمد ظفر اقبال
(ستارہ امتیاز، تمغہ امتیاز)
چیف ایڈمنسٹریٹر
پنجاب یونیورسٹی کالج آف انفارمیشن
ٹیکنالوجی لاہور۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقیدت

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

میرے والد بزرگوار ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری صاحب کو آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے والہانہ عقیدت و محبت ہے۔ جب بھی ان کو اپنی روزمرہ زندگی کی مصروفیات سے فراغت ملتی ہے تو اہل خانہ اور رشتہ داروں کے ساتھ وقت گزارنے کی بجائے آستانہ عالیہ شرقپور شریف چلے جاتے ہیں۔ گھر میں اکثر آستانہ عالیہ شرقپور شریف ہی کا ذکر ہوتا ہے۔

کتاب ''**درس عمل، سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانیؒ**'' کی مکمل تیاری انہوں نے رات کی تنہائیوں میں کی ہے۔ میں جب بھی رات کے کسی حصے میں ان کے کمرے میں جاتا تو ان کو کتاب کی تیاری میں مصروف پاتا۔ مجھے کبھی کبھار ان کو کتاب پکڑانے یا الماری سے نکال کر دینے کا موقع مل جاتا جس کی وجہ سے کتب کے متعلق میری معلومات میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ والد صاحب نے کبھی ہم سے پڑھے لکھے ہونے کا اظہار نہیں کیا بلکہ وہ کہتے ہیں میں جو کچھ بھی ہوں آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی وجہ سے ہوں وہ اکثر یہ شعر گنگناتے رہتے ہیں:

میں گلیاں دا رُوڑا کوُڑا مینوں محل چڑھایا سایاں

والد صاحب کی تعلیمی قابلیت یہ ہے کہ انہوں نے ڈی۔ایچ۔ ایم۔ ایس، اسسٹنٹ فارماسٹ، سی۔ایل ایس، ڈبل ایم اے (ایم۔اے اسلامیات، ایم۔اے پنجابی) کیا ہوا ہے لیکن وہ اس کا اظہار نہیں کرتے۔والد صاحب پر آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا خصوصی فیض ہے جس کی وجہ سے وہ لکھاری ہیں اور یہ ان کی ساتویں کتاب شائع ہورہی ہے۔

میں اپنے والد صاحب کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں مزید اضافہ کرے اور ہمیں آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے فیوض و برکات سے مستفید فرمائے۔

محمد اویس ندیم مغل

8 6677

~~64117~~

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہار تشکر

ناچیز کی تالیف ''درس عمل، سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانی'' قارئین کی خدمت میں پہنچ چکی ہے۔ خاکسار اس سلسلے میں مندرجہ ذیل حضرات کا شکر گزار ہے جنہوں نے دامے درمے قدمے سخنے معاونت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر سے نوازے اور دین و دنیا میں کامرانیاں عطا فرمائے، آمین

☆ پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی

☆ محمد منشا تابش قصوری چشتی سیالوی

☆ پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک

☆ پروفیسر ڈاکٹر محمد ظفر اقبال (ستارہ امتیاز، تمغہ امتیاز)

☆ پروفیسر قاری مشتاق احمد

☆ قدر آفاقی، ایم اے (صدارتی ایوارڈ یافتہ)

☆ صوفی اللہ رکھا شرقپوری نقشبندی مجددی

☆ محمد معروف احمد شرقپوری

☆ میجر اسد مقبول (ریٹائرڈ)

☆ لیفٹیننٹ کمانڈر نعیم جاوید (ریٹائرڈ)

☆ سید ابرار حسین شاہ، مکان نمبر 250، سی بلاک، سبزہ زار سکیم، ملتان روڈ، لاہور

☆ شکیل احمد

☆ محمد اویس ندیم

☆ ریاض محمود

☆ اصغر علی

والسلام ۔۔ احقر ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تعارف

زیر نظر تالیف بعنوان ''**درس عمل، سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانی**'' جناب ڈاکٹر نذیر احمد صاحب شرقپوری کی ایک نئی اور منفرد پیشکش ہے، ڈاکٹر صاحب ایک علمی شخصیت اور اچھے لکھاری ہیں اور اس سے قبل بھی کئی کتابیں لکھ چکے ہیں جو ان کی سعی پیہم اور ذوق علمی پر شاہد ہیں۔ آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے ان کی خاندانی وابستگی ہے اور وہ مخدوم اہل سنت فخر المشائخ پیر شہیر میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری دامت فیوضہم العالیہ کے حلقہ ارادت سے متعلق اور ان کے منظور نظر اصحاب میں سے ہیں جن پر ان کی خصوصی نگاہ کرم ہے، اس کتاب میں انہوں نے سرکار شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پاکیزہ زندگی کو اتباع سنت کے حوالے سے اجاگر کرنے کی بھرپور اور کامیاب کوشش کی ہے۔

لاریب حضرت قبلہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایسے ہی عظیم بزرگ تھے اور تقلید محبوب پاک میں اپنے زمانہ کے بایزید رحمۃ اللہ علیہ تھے جس کے بارے میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

Marfat.com

کیفیت ہا خیزد از صہبائے عشق
ہست ہم تقلید از اسمائے عشق
بایزید بود اندر تقلید فرد
اجتناب از خوردن خربوزہ کرد

اوران کے فرد فرید ہونے پر ایک دو نہیں بلکہ ایک کثیر مخلوق گواہ ہے اوران کے ارشد خلفاء اس حقیقت کے عملی نقیب ہیں۔ڈاکٹر صاحب نے طالبان سلوک کے لیے ایک نہایت مستحسن دستاویز مرتب کی ہے جو بیک وقت شیخ کے حضور نذر عقیدت اور مریدان باصفا کیلئے پیغام عمل ہے۔اللہ تعالیٰ انکی سعی مشکور فرمائے اور اہل اللہ سے وابستگان کو اس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آخر میں ڈاکٹر صاحب کیلئے دعا گو ہوں:

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

پروفیسر قاری مشتاق احمد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اظہار خیال

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا (اقبال)

میرا اور ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری کا آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے "ماہنامہ نور اسلام" کی تیاری کے سلسلہ میں عرصہ دراز سے گہرا تعلق ہے۔ ہم دونوں کے ذمہ "ماہنامہ نور اسلام" کا فیلڈ ورک اور ڈسپیچ کا کام ہے اس لیے ہم دونوں کا اٹھنا بیٹھنا اکٹھا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے گہری محبت ہے، جب بھی ہم دونوں اکٹھے بیٹھتے ہیں آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا ذکر ہوتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے پیر و مرشد فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ کے فرمان کے مطابق مضمون لکھنے کی ابتداء 1996ء میں کی اور ان کا پہلا مضمون "ماہنامہ نور اسلام" جولائی 1996ء میں شائع ہوا اس کے بعد ان کے مضامین مسلسل "ماہنامہ نور اسلام" میں مختلف عنوانات کے تحت چھپ رہے ہیں۔ بقول ڈاکٹر صاحب یہ سارا آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا فیض ہے انہوں نے

Marfat.com

مضمون نگاری کے میدان میں بڑی تیزی سے ترقی کی ہے۔ اس سے پہلے ان کی چھ کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن کی پروف ریڈنگ کی سعادت بھی مجھے نصیب ہوئی۔

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری کی زیر نظر کتاب **"درس عمل، سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانی"** کی پروف ریڈنگ کرنے کا موقع بھی ملا ہے۔ اس کو پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی زندگی کے ہر ایک پہلو کو سنت کی روشنی میں اجاگر کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے اور آپؒ کی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں چھوڑا جس پر سنت کی روشنی میں کام نہ کیا ہو۔ پیدائش سے لے کر آپؒ کی وفات تک پوری زندگی کو سنت کی روشنی میں پیش کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ زیر نظر کتاب میں آپؒ کے خصائل و عادات و عبادات، معاملات، معاشرت کو سنت کی روشنی میں پیش کیا ہے۔ اس کتاب کی پروف ریڈنگ کے دوران مجھے اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ میں یہ پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ زیر نظر کتاب اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ پر لکھی جانے والی بہترین کتب میں سے ایک ہے۔ کسی اور تذکرہ نگار نے اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کو اس انداز سے سنت کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش نہیں کی۔ جس میں زندگی کے وہ تمام امور شامل ہیں جن کا واسطہ روزمرہ زندگی میں ہر انسان کو پڑتا ہے۔ انشاء اللہ اس کتاب کو

Marfat.com

پڑھ کر انسان کو سنت کے مطابق زندگی گزارنے کے طور طریقے ضرور آ جائیں گے، جس سے نہ صرف دنیا بہتر ہو سکتی ہے بلکہ آخرت بھی بہتر سے بہتر ہو سکتی ہے۔

میرے الفاظ میرے جذبات کا ساتھ نہیں دے رہے، البتہ میں یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری صاحب نے اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی سنت رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں پیش کر دی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قارئین کو اس کتاب سے صحیح معنوں میں متمتع ہونے کی توفیق بخشے اور ڈاکٹر صاحب کو اس کے صلہ میں اجر عظیم عطا کرے اور ان کے لیے توشہ آخرت بنائے، آمین ثم امین

صوفی اللہ رکھا شرقپوری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض حال

راقم الحروف نے بچپن میں حضرت ''ثانی لا ثانی'' میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ دیکھا اور چند جمعے ان کے پیچھے پڑھنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ بچپن میں ''حضرت ثانی لا ثانیؒ'' میں شریعت کا جو جلوہ دیکھا وہ میرے ذہن میں نقش ہو گیا لیکن اس کا اظہار نہ کر سکا کیونکہ میں طرز تحریر سے ناواقف تھا، میرے ذہن میں یہ سوالات اٹھتے تھے کہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں متشرع لوگوں کو نماز پڑھتے وقت پہلی صف میں کیوں کھڑا کیا جاتا؟ لنگر کھاتے وقت ایک زانو پر کیوں بٹھایا جاتا ہے؟ حقہ پینے سے کیوں منع کیا جاتا ہے؟ داڑھی رکھنے کی پابندی کیوں کروائی جاتی ہے؟ سیاہ جوتے سے کیوں نفرت کی جاتی ہے؟ مٹی کے پیالوں میں سالن وغیرہ کیوں دیا جاتا ہے؟ مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے کیوں داخل کیا جاتا ہے اور بایاں پاؤں پہلے کیوں باہر نکالا جاتا ہے؟ وغیرہ۔ کیا ان کی کوئی شرعی حقیقت ہے۔ الحمد للہ کتاب ''درس عمل، سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانیؒ'' کی تیاری کرتے وقت ان تمام سوالات کے جوابات مل گئے ہیں جو میرے ذہن میں اٹھتے تھے کہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں جو کچھ دیکھنے میں آتا ہے وہ

Marfat.com

محض اطوار نہیں ہیں بلکہ وہ تو سنت نبوی ﷺ ہے، اس سے میری زندگی میں ایک نئی تبدیلی آئی ہے۔ الحمدللہ پیر کامل حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ کے فرمان کے مطابق ''ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف'' کو چلانے کے لیے ایک کمیٹی قائم کی گئی جس کے روح رواں جناب پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب ہیں اور اس کمیٹی کی ممبر شپ مجھ ناچیز کو بھی ملی۔ صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ نے جناب پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب کو ہدایت فرمائی کہ رسالہ کے مضامین لکھنے کے لیے اپنے لکھاری تیار کیے جائیں تاکہ دوسرے لکھاریوں کا انتظار نہ کرنا پڑے اور رسالہ بروقت شائع کیا جا سکے اور جناب پروفیسر بشیر احمد صدیقی صاحب نے حضرت صاحب کے فرمان کے مطابق ''ماہنامہ نور اسلام'' کے لیے مضامین لکھنے کی تلقین فرمائی اور میں نے ''ماہنامہ نور اسلام'' کے لیے مضامین لکھنے شروع کیے، میرا پہلا مضمون ''ماہنامہ نور اسلام'' میں جولائی 1996ء میں ''اسلام میں بچے کی نگہداشت'' کے عنوان سے شائع ہوا۔ یہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا فیض ہے اور اس کے بعد ''ماہنامہ نور اسلام'' میں تسلسل سے مضامین شائع ہونے لگے۔ پہلی کتاب ''اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا عصر حاضر کے نام پیغام'' شائع ہوئی۔ دوسری کتاب ''انوار شیر ربانیؒ'' شائع ہوئی۔ اس کے بعد ''اسلام میں نماز کی اہمیت''، ''شفاعت مصطفی ﷺ''، ''نماز کی اہمیت'' اور ''حیات شیر

Marfat.com

ربانی ؒ "سنت نبوی ﷺ کا بہترین مرقع" شائع ہوئیں۔ اخبارات، رسائل و جرائد میں بھی مضامین شائع ہوئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل عمیم ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کا فیض ہے۔ پیر طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ کی نگاہ کرم کا صدقہ ہے اور میری والدہ مرحومہ مغفورہ اپنی حیات میں میرے روشن مستقبل کے لیے جو دعائیں کیا کرتی تھیں، وہ بھی میرے شامل حال ہیں اور یہ سب ان کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ والدہ مرحومہ مغفورہ کی نسبت بھی آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے تھی انہوں نے میرے بچپن میں مجھے بتایا کہ ان کے پیٹ میں پرانا درد تھا جو کہ شرقپور شریف کا لنگر کھانے سے دور ہو گیا۔ آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے وابستگی کی وجہ سے اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ پر لکھی جانے والی بہت سی کتب پڑھنے کا موقع ملا جن میں آپ ؒ کی حیات طیبہ کے متعلق یہ الفاظ پڑھنے کو ملے "آپ ؒ سراپا سنت کا نمونہ تھے۔ آپ ؒ کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا پینا، لین دین، اوڑھنا پہننا، دیکھنا بھالنا، نہانا دھونا غرض کہ ہر عمل عین سنت کے مطابق تھا"۔ بچپن میں آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں سنت نبوی ﷺ کا جو جلوہ دیکھا تھا وہ بھی موجزن تھا اس کے اظہار کے لیے دل بیتاب تھا۔

چنانچہ دل میں شوق پیدا ہوا کہ آپ ؒ کی زندگی کے متعلق کیوں نہ ایک ایسی کتاب مرتب کی جائے جس سے یہ بات پوری طرح واضح ہو سکے کہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی واقعی سنت نبوی ﷺ

Marfat.com

کے عین مطابق تھی۔ جب اس کتاب کی تیاری شروع کی تو بہت سی رکاوٹیں پیش آئیں لیکن میں ہر رکاوٹ پر آستانہ عالیہ کا تصور لے کر بیٹھ جاتا تو رکاوٹ دور ہو جاتی اسی طرح آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے فیض سے یہ سب رکاوٹیں دور ہوتی چلی گئیں اور کتاب کا مسودہ تیار ہو گیا یہ مسودہ میں نے بعنوان **"اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی زندگی سنت نبوی ﷺ کی ایک روشن دلیل تھی"** جناب پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک صاحب، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ عربی، یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور کو پیش کیا تو انہوں نے مطالعہ کے بعد اس کو بہت پسند فرمایا اور میری رائے پوچھنے کے بعد اس کا عنوان **"اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی حیات سنت نبوی ﷺ کی روشن دلیل"** رکھا۔ اس کے بعد یہ نظر ثانی شدہ مسودہ جناب ابو البقاء قدر آفاقی کو برائے نظر ثانی پیش کیا اور انہوں نے نظر ثانی کے بعد اس کا نام **"حیات شیر ربانیؒ" سنت نبوی ﷺ کا بہترین مرقع"** تجویز کیا اور اسی عنوان سے ان کی رہنمائی سے یہ کتاب پایہ تکمیل کو پہنچی اور ایک آرٹیکل کی شکل میں شائع ہوئی، اس پر مزید کام کرنے کے بعد دوبارہ اس کا مسودہ جناب ابو البقاء قدر آفاقی کو پیش کیا گیا انہوں نے اس میں مزید اصلاح کی۔ اس کے بعد پروفیسر قاری مشتاق احمد صاحب، سابق صدر شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ سائنس کالج، وحدت روڈ، لاہور کو برائے مزید نظر ثانی پیش کیا گیا تو انہوں نے بھی اس کو بہت پسند فرمایا اور کہا کہ یہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ پر لکھی جانے والی واحد اور منفرد کتاب ہے جس میں آپؒ کی زندگی کو سنت کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور مریدان باصفا کیلئے پیغام عمل ہے اور انہوں نے اس کا نام "**درس عمل، سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانیؒ**" تجویز کیا ہے۔ کمپوز شدہ مسودہ جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد ظفر اقبال صاحب، سابق ڈائریکٹر شعبہ کیمسٹری، پنجاب یونیورسٹی، لاہور کو دکھایا گیا تو انہوں نے بہت پسند فرمایا انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ "اس کتاب کا لکھنے کا انداز منفرد ہے"۔ شکیل احمد صاحب نے اس کتاب کی کمپوزنگ کی ہے، صوفی اللہ رکھا صاحب اور ریاض محمود صاحب نے اس کتاب کی پروف ریڈنگ کی ہے۔

میں نے بچپن سے لیکر آج تک آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں سنت نبوی ﷺ کا جو عملی نمونہ دیکھا ہے مختلف کتب کی ورق گردانی کر کے اسے اپنی مساعی کے مطابق پیش کرنے کی کوشش کی ہے امید ہے کہ اہل علم کے لیے یہ کتاب ذوق کا باعث بنے گی۔ اہل علم حضرات سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس کتاب کی تیاری میں اگر کوئی غلطی اور کوتاہی رہ گئی ہے تو پڑھنے کے بعد اس کی نشاندہی کریں تا کہ اس کے دوسرے ایڈیشن کی تیاری میں یہ خامیاں دور کی جاسکیں۔ میں ان تمام احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں میری معاونت کی۔

میں نے حضرت میاں صاحبؒ کی پوری زندگی کو اپنی مساعی کے

Marfat.com

مطابق سنت کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس پہلو پر اس سے پہلے کسی تذکرہ نگار نے حضرت میاں صاحبؒ کی زندگی کو تقابلی انداز میں سنت کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش نہیں کی، الحمدللہ یہ سعادت حقیر کو نصیب ہوئی ہے۔ امید ہے کہ حقیر کی یہ کوشش اہل اسلام کے لیے بالعموم اور وابستگان آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے لیے بالخصوص رہنمائی کا باعث بنے گی۔ میں یہ بات واضح کرتا چلوں کہ اس کتاب کی تیاری میں کسی روحانی طاقت نے میری رہنمائی اور مدد فرمائی، ورنہ میں اس قابل نہیں تھا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا فیض ہمیشہ جاری و ساری رکھے اور مریدین کو اس ''چشمہ فیض'' سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا کرے اور خاکسار کو آستانہ عالیہ شرقپور شریف پر مزید کام کرنے کی توفیق عطا کرے جو میرے لیے توشہ آخرت ہو، یہی میرا سرمایہ زندگی ہے۔

احقر ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

Marfat.com

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حمد باری تعالیٰ

بنائے اپنی حکمت سے زمین و آسمان تو نے
دکھائے اپنی قدرت کے ہمیں کیا کیا نشاں تو نے
نہیں موقوف خلاقی تری اس ایک دنیا پر
کیے ہیں ایسے ایسے سینکڑوں پیدا جہاں تو نے
دلوں کو معرفت کے نور سے تو نے کیا روشن
دکھایا بے نشاں ہو کر ہمیں اپنا نشاں تو نے
محمد مصطفےٰ کی رحمۃ اللعالمینی سے
بڑھائی یارب اپنے لطف اور احساں کی شاں تو نے
دیا اپنے کرم سے ریزہ مور ناتواں کو بھی
لگائے گر سلیماں کے لیے نعمت کے خواں تو نے
مئے لا تقنطوا کے نشے میں سرشار رہتا ہوں
سیہ مستوں کو بخشی ہے حیات جاوداں تو نے

(مولانا ظفر علی خان)

Marfat.com

نعت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا ! نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عطا کیا مجھ کو درد الفت کہاں تھی یہ پر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
تجلیوں کے کفیل تم ہو ! مراد قلب خلیل تم ہو !
خدا کی روشن دلیل ہو تم یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے
بشیر کہیئے ، نذیر کہیئے انہیں سراج منیر کہیئے
جو سر بسر ہے کلام ربی ! وہ میرے آقا کی زندگی ہے
شعور و فکر و عمل کے دعویٰ حد تعین سے بڑھ نہ پائیں !
نہ چھو سکے ان بلندیوں کو جہاں مقام محمدی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عمل کے میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت بس ان کی نسبت میرا تو اک آسرا یہی ہے
کسی کو حالات کیوں بتائیں کسی کو راز داں کیوں بنائیں
تم ہی سے مانگیں تم ہی دو گے تمہارے ہی در سے لو لگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا
کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

Marfat.com

در حضور اہل بیتؓ

مریم از یک نسبت عیسےٰ عزیز
از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز
نور چشم رحمۃ للعالمین
آں امام اولین و آخریں
بانوے آں تاجدار ھل اتیٰ
مرتضےٰ مشکل کشا شیر خدا
بادشاہ و کلبہء ایوان او
یک حسام و یک زرع سامان او
مادر آں مرکز پرکار عشق
مادر آں قافلہ سالار عشق
رشتہ آئین حق زنجیر پاست
پاس فرمان جناب مصطفےٰ است
ورنہ گرد تربتش گردیدمے
سجدہ ہا بر خاک او پاشیدمے

(اقبالؒ)

Marfat.com

در حضور سید الشھداء حضرت امام حسینؓ

شاہ است حسین پادشاہ است حسین
دیں است حسین دیں پناہ است حسین

سرداد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

(خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ)

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے!
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

(محمد علی جوہر)

سب کچھ رہِ وفا میں لٹایا حسینؓ نے
لیکن متاعِ دین کو بچایا حسینؓ نے

ہر امتحان کرب و بلا کو کیا قبول
لیکن نہ اپنے سر کو جھکایا حسینؓ نے

(حافظ لدھیانوی)

Marfat.com

در منقبت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ

اور پیر ثانی ولا ثانی سیدی مرشدی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

بہہ رہا ہے بن کے دریا شیر ربانیؒ کا فیض
فصل شادابی کا چشمہ ثانی لا ثانیؒ کا فیض

شیر ربانیؒ محمد مصطفےٰ کے شیر نر
پیر لاثانیؒ نگاہ مست کے پیغام بر

شیر ربانیؒ خدا کے فضل کی زندہ مثال
پیر لاثانیؒ ہیں ان کے فیض کا طرفہ کمال

شیر ربانیؒ شریعت اور طریقت کے نقیب
پیر لاثانیؒ ہیں باغ معرفت کی عندلیب

شیر ربانیؒ نگاہ لطف کا نوخیز رنگ
پیر لاثانیؒ سمندر پی کے بھی حیران و دنگ

شیر ربانیؒ کی ہمت شرع و سنت کا نفاذ
پیر لاثانیؒ سے مرشد دہر میں ہیں شاذ شاذ

شیر ربانیؒ سخا میں دور حاضر کے امام
پیر لاثانیؒ عطا میں ساقی کوثر ﷺ کا جام

شیر ربانیؒ کرم کا نور باطن د مبدم
پیر لاثانیؒ وفا کی راہ میں پختہ قدم

شیر ربانیؒ علامت اختیار خاص کی
پیر لاثانیؒ بھی آیت اعتبار خاص کی

شیر ربانیؒ فراز شرق پور کا نور حق
پیر لاثانیؒ پہ روشن وقت کے چودہ طبق

شیر ربانیؒ نے بخشے لعل فیض خاص سے
پیر لاثانیؒ نے بھی خالی خزانے بھر دیئے

شیر ربانیؒ کی سنت شمع قرآنی کا نور
پیر لاثانیؒ کے جلوے بہر سالک کوہ طور

شیر ربانیؒ عطاؤں کا مسلسل سلسلہ
پیر لاثانیؒ سخاوں کا مسلسل سلسلہ

شیر ربانیؒ گہر باری کا ابر پر بہار!
پیر لاثانیؒ عطائے مصطفےٰ کا لالہ زار

شیر ربانیؒ قدر پر مشفق و صد مہرباں
پیر لاثانیؒ نوازش ہا کا بحر بیکراں

(ابوالبقا قدر آفاقی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس عمل

سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانیؒ

اسلام کا پہلا سرچشمہ قرآن مجید ہے جو اللہ کی کتاب ہے اور قرآن ہی کی صراحت وہدایت کے بموجب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت واتباع بھی ہر مسلمان پر واجب ہے اور اس کے بغیر احکام الٰہی کا سمجھنا ممکن نہیں۔ حدیث احکام شرع کو سمجھنے کا ذریعہ ہے اور رسول کریم ﷺ کی زندگی ہمارے لیے اعلیٰ نمونہ ہے۔

قرآن مجید میں بار بار رسول کریم ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری اور اتباع وپیروی کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی تو بیشک اس نے اللہ کی اطاعت کی'' (پارہ 5 رکوع 8)۔

''بیشک رسول اللہ ﷺ تمہارے لیے دائمی نمونہ عمل ہیں'' (پارہ 21 اور رکوع 19)۔ رسول اکرم ﷺ کا حکم بھی بالواسطہ طور پر اللہ ہی کا حکم ہے۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں (اقبالؒ)

لفظ سنت کا اطلاق ہر اس قول وفعل اور تقریر پر ہوتا ہے جو رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

کی طرف منسوب ہو۔ آپ ﷺ سے منقول ہو کر ہم تک پہنچا ہو اس معنی کی رو سے سنت ''لفظ حدیث'' کے مترادف ہے لیکن سنت کا ایک دوسرا مفہوم بھی ہے اور وہ یہ کہ حضور ﷺ کی وہ روش اور عملی طریقہ جس پر عہد نبوی ﷺ سے مسلسل عمل جاری ہے سنت کے اعتبار سے ایسا ممکن ہے کہ خاص حالات کے تحت خاص مدت کے لیے کسی حکم پر عمل ہوتا رہا ہو لیکن حالات کے دور ہو جانے پر وہ حکم منسوخ ہو چکا ہو۔

امت محمد ﷺ کے لیے طریق سنت اختیار کرنا لازمی ہے کوئی عمل اس وقت تک مقبول نہیں ہوتا جب تک کہ وہ سنت کے تابع نہ ہو۔ سنت پر عمل کرنے والا فیضان نبوت سے سرشار ہوتا ہے۔ کسی شخص کو فیضان نبوت ہی درجات تقرب سے نوازتا ہے اور فیضان نبوت سے ہی کوئی مسلمان ولایت کے درجہ تک پہنچ سکتا ہے لیکن اگر وہ تارک سنت ہو تو پھر ولایت کا حاصل ہونا ناممکن ہے کیونکہ ولایت سنت کے تابع ہے۔ قرآن مجید میں خود اللہ تعالیٰ سنت رسول اللہ ﷺ کو اختیار کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''اے میرے محبوب ان لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت چاہتے ہو تو میری تابع داری کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا'' اور پھر ارشاد فرمایا ''رسول اللہ ﷺ تمہارے لیے بہترین نمونہ ہیں اور اس نمونہ کے مطابق ڈھل جاؤ۔ جو رسول اللہ ﷺ تمہیں دیں مضبوطی سے پکڑ لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔ (پارہ 28 رکوع 4) اس سے سنت کی اہمیت ہر مسلمان پر ظاہر ہوتی ہے۔

Marfat.com

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد تمام اولیائے کرام نے سنت رسول اللہ ﷺ پر بہت زور دیا، خود اپنی زندگی کو سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق بسر کرتے اور اپنے ملنے جلنے والوں کو سنت نبوی ﷺ کی پیروی کی تلقین فرماتے رہے جب کوئی شخص خلاف سنت عمل کرتا تو ان کو بہت دکھ ہوتا اور فوراً اسے ٹوکتے تھے۔ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کی محبت کا دعویٰ تو کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کو ترک کر دیا ہے۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ لوگوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی اور نبی کریم ﷺ کی سنت کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ حضرت بشر الحافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کچھ معلوم ہے تمہیں اپنے زمانے کے لوگوں پر تم کو کیوں برتری حاصل ہے پھر آپ ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا چونکہ تم میری سنت کی پیروی کرتے ہو اور اللہ کے نیک بندوں کا احترام کرتے ہو۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لیے مخلوق کی تمام راہیں بند ہیں اس کے لیے صرف ایک راستہ کھلا ہے جو سنت کی پیروی کرنا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ ہر فضیلت آنحضرت ﷺ کی پیروی سے اور ہر کمال آپ ﷺ کی شریعت کی اتباع سے وابستہ ہے۔ مثلاً سنت نبوی ﷺ کی اتباع کے طور پر دوپہر کا سونا (قیلولہ کرنا) کروڑوں راتیں جاگنے سے بہتر اور افضل ہے۔

Marfat.com

گویا سنت رسول اللہ ﷺ کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ان بزرگوں میں سے تھے جنہیں دیکھنا چشم فلک کو کبھی کبھی نصیب ہوتا ہے۔ آپؒ سراپا سنت کا نمونہ تھے۔ آپؒ کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا پینا، لین دین، اوڑھنا پہننا، دیکھنا بھالنا، نہانا دھونا غرض کہ ہر عمل عین سنت کے مطابق تھا۔ بڑے بڑے علماء اور سنت کے دعویدار جب آپؒ سے ملتے تو پکار اٹھتے کہ ہمارے تو خالی دعوے ہی دعوے ہیں۔ سنت کا صحیح نمونہ دیکھنا ہو تو شرقپور شریف میں جا کر دیکھیں۔ آپؒ کی اکسیر صحبت سے مسجدوں، بازاروں، دفتروں، کھیتوں، دکانوں، کارخانوں، حکومت کے ایوانوں اور غریبوں کی جھونپڑیوں میں آپؒ کے ملنے والے سنت کا چلتا پھرتا نمونہ بنے رہتے۔ آج بھی آپؒ کے ملنے والے ایک نظر میں پہچان لیے جاتے ہیں۔ ان کے انداز ہی کچھ نرالے ہیں۔ اسے کہتے ہیں شیخ کی تربیت۔ وہ ایسی کٹھالی میں سے ہو کر نکلتے تھے جو ایک دفعہ ہی کندن بنا دیتی تھی ان کی مجلس میں جانے سے پہلے ہر شخص کو ایک تیاری کی ضرورت تھی۔ یہ صرف نئے آنے والوں پر ہی موقوف نہ تھی بلکہ ہر بار سنت نبوی ﷺ کی کوئی نہ کوئی نئی جھلک نظر آتی سراپا سنت۔ جب کسی کی معمولی سی حرکت بھی خلاف سنت دیکھتے تو فوراً اس پر برس پڑتے اور سخت نفرت کا اظہار کرتے۔ اس معاملہ میں چھوٹے بڑے، ادنیٰ اعلیٰ کی کوئی تمیز نہ تھی۔

Marfat.com

بچپن:

سنت ابراہیمی کے مطابق عربوں، بالخصوص قریش مکہ میں عقیقہ کرنے کا رواج تھا۔ چنانچہ جناب عبد المطلب نے ساتویں دن اپنے لاڈلے پوتے کا عقیقہ کیا اس موقع پر جانور ذبح کر کے قریش کو کھانے کی دعوت بھی دی گئی۔ کھانے کے بعد قریش نے پوچھا: اے عبد المطلب ! آپ نے اپنے جس بیٹے کے لیے ہماری ضیافت کی ہے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ انہوں ۔نے بتایا کہ میں نے ان کا نام ''محمد'' رکھا ہے (سیرت خیر الانام ﷺ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور ص 69)۔

نبی کریم ﷺ کا سنت ابراہیمی کے مطابق پیدائش کے ساتویں دن نام ''محمد'' رکھا گیا اسی سنت کے مطابق حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ کا نام بھی پیدائش کے ساتویں دن ''شیر محمد'' رکھا گیا (خزینہ معرفت، از صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ)

حضور ﷺ اپنی قوم کی کسی مشرکانہ تقریب میں کبھی شامل نہ ہوئے۔ آپ ﷺ کا بچپن، لڑکپن اور جوانی نہایت پاکبازی اور راست بازی میں گزری۔ بدگوئی، فحش بیانی، غیر مہذب اور آوارہ عادتوں سے بھی دور تھے۔ آپ ﷺ نے نہ تو کبھی میلے ٹھیلے میں شرکت کی اور نہ لہو ولہب میں شامل ہوئے (سیرت خیر الانام ﷺ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 84-85)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا بچپن بھی نبی کریم ﷺ

Marfat.com

کی اتباع سے شروع ہوا نہ بچوں میں کھیلتے اور نہ ہی ان کے ساتھ نشست و برخاست رکھتے تھے آپؒ علیحدگی ہی کو پسند فرماتے تھے۔ آپؒ کو مکتب میں بٹھایا گیا تو آپؒ کی طبیعت بچوں سے مناسبت نہ پکڑتی تھی (خزینہ معرفت از صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ)۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھے اور سکھائے۔ سعد بن عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمیٰ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت سے حجاج کے عہد گورنری تک قرآن مجید پڑھایا۔ انہوں نے (ابوعبدالرحمٰن) فرمایا کہ یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس جگہ (قرآن مجید پڑھانے کے لیے) بٹھا رکھا ہے (بخاری شریف، جلد سوم، کتاب التفسیر، حدیث 19)۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن مجید خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے (بخاری شریف مترجم، جلد سوم، کتاب التفسیر، حدیث 20)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضور ﷺ کی قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے کی سنت پر عمر بھر عمل کیا، چنانچہ آپؒ کو بچپن میں قرآن مجید پڑھانے کے لیے مکتب میں ڈالا گیا تو آپؒ نے تین چار سال کے عرصہ میں قرآن شریف اور دیگر کتب پڑھ لیں اور لکھنے میں اچھی

Marfat.com

مہارت حاصل کر لی (خزینہ معرفت: از صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ میں حضور ﷺ کو پڑھ کر سناؤں جبکہ قرآن مجید تو آپ ﷺ پر نازل ہوا ہے۔ فرمایا کہ میری یہ خواہش ہے کہ دوسرے کی زبانی سنوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حسب حکم میں نے سورۃ النساء پڑھی یہاں تک کہ جب اس آیت پر پہنچا، "تو کیسی بات ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ ونگہبان بنا کر لائیں" (آیت 41) ارشاد فرمایا: اب منہ بند کرلو یا فرمایا رک جاؤ، پس میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی چشمان مبارک سے آنسو رواں تھے (بخاری شریف مترجم ، جلد سوم، کتاب التفسیر، حدیث 48)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کو سن کر رونے کی بنی کریم ﷺ کی سنت پر بچپن ہی سے عمل کرنا شروع کر دیا تھا، چنانچہ حکیم علی محمد صاحب سکنہ بلّو کی روایت کرتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جد امجد حضرت مولانا غلام رسول صاحبؒ جو سپارہ قرآن مجید آپؒ کو برائے تعلیم دیتے تو کثرت اشک کی وجہ سے آپؒ قرآن مجید کے ورق چند یوم میں خراب کر دیتے جب آپؒ کے دادا صاحب باز پرس کرتے تو آپؒ خاموش رہتے اور رونے کا کوئی سبب نہ بتاتے (خزینہ معرفت: از صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ)۔

Marfat.com

حیا:

حضور ﷺ بچپن ہی سے شرم وحیاء کا پیکر تھے (سیرت خیر الانام ﷺ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 84)۔

سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر انصار کے ایک فرد کے پاس سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیاء کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانے دو کیونکہ حیاء تو ایمان کا ایک حصہ ہے (بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الایمان، ص 114-115)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور ﷺ کی شرم وحیاء کی سنت کو خوب اپنایا۔ امام دین صاحب زرگر ساکن شرقپور شریف کا بیان ہے کہ حضرت میاں صاحبؒ بچپن میں جب محلّہ سے گزرتے تو سر پر چادر اوڑھی ہوتی تھی اور محلّہ کی عورتیں کہتی تھیں کہ یہ ہمارے محلّہ میں ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے جو چہرہ پر نقاب لے کر چلتی ہے (خزینہ معرفت: از صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ)۔

شہسواری:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عورت کے بعد گھوڑے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی رسول اللہ ﷺ کو (سنن نسائی مترجم، جلد دوم، کتاب الخیل: حدیث 3597)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے (سنن نسائی مترجم: جلد دوم: کتاب الخیل، حدیث: 3604)۔

حضرت عمر ابن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نہیں چھوڑا رسول اللہ ﷺ نے نہ دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی مگر ایک سفید خچر جس پر سوار ہوا کرتے تھے ہتھیار اور زین لگا دی تھی اللہ کی راہ میں۔ مصنف فرماتے ہیں دوسری بار میرے استاد قتیبہ نے بیان کیا کہ حضور ﷺ ان چیزوں کو صدقہ کر دیا تھا (سنن نسائی مترجم، جلد دوم، کتاب الاحباس، حدیث 3627)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چھریرے بدن کے گھوڑے کو مقام مغیار سے ثنیۃ الوداع تک دوڑایا۔ ان دونوں مقامات کے درمیان چھ میل کا فاصلہ ہے اور جن گھوڑوں کا بدن چھریرا نہیں تھا ان کو ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک (دوڑایا) اور ان دونوں مقامات کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے۔ میں بھی گھوڑا دوڑانے والوں میں شریک تھا۔ میرا گھوڑا مجھے لے کر ایک دیوار پھلانگ گیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ، حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ، حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے (ترمذی شریف مترجم)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم ﷺ کی

Marfat.com

گھوڑ سواری کی سنت کو بھی ادا کیا۔صوفی محمد ابراہیم قصوری کا بیان ہے کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو بچپن کی عمر میں ہی گھوڑے کی سواری کا بہت شوق تھا۔آپؒ جس گھوڑی پر سوار ہوتے وہ آپؒ کی مطیع ہو جاتی۔شرقپور شریف کے باشندے کہتے کہ یہ تو گھوڑیوں کا وحی (ملک الموت) ہے۔

ایک دفعہ شرقپور شریف میں برات آئی، جن کے ساتھ بہت سی گھوڑیاں تھیں۔ براتیوں نے سنا کہ شرقپور شریف میں ایک ایسا لڑکا ہے کہ خواہ کیسی ہی چالاک اور سرکش گھوڑی ہو اس کے سوار ہونے سے مطیع ہو جاتی ہے۔ برات کے ساتھ ایک گھوڑی بدخو بھی تھی۔ براتیوں نے آپؒ کو بلا کر کہا کہ اس گھوڑی پر سواری کیجئے صوفی محمد ابراہیم قصوری روایت کرتے ہیں کہ حضرت میاں صاحبؒ نے فرمایا کہ جب میں اس بدخو گھوڑی پر سوار ہوا تو میں جس طرح اسے چلاتا وہ چلتی اور جس طرح دوڑاتا وہ دوڑتی۔ یہ معاملہ دیکھ کر تمام برات والے حیران رہ گئے (خزینہ معرفت، از صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ)۔

خلوت:

آنحضرت ﷺ نے یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لیے ''غار حرا'' میں اعتکاف کیا۔عمر مبارک کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ آنحضرت ﷺ کے مزاج میں ایک تبدیلی یہ آئی کہ آپ ﷺ خلوت کی تلاش میں رہتے۔اسی جستجو میں آپ ﷺ غار حرا میں پہنچے۔جو آپ ﷺ کو

Marfat.com

دشوار گزار راستے، کعبہ کے سامنے ہونے نیز اس میں کامل تنہائی اور یکسوئی میسر ہونے کی وجہ سے بے حد پسند آئی۔ جب حضور ﷺ یہاں پہلی بار گئے تو کچھ توشہ ساتھ لیا۔ پھر آپ ﷺ کا یہ معمول بن گیا کہ کچھ دنوں کے بعد گھر تشریف لاتے اور ایک آدھ دن قیام کر کے اور مساکین کو بھی حضور ﷺ شریک طعام کر لیا کرتے (سیرت خیر الانام ﷺ، شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 93)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی عادات واطوار بچپن ہی سے نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق تھیں اور آپؒ بچپن ہی میں نہ بچوں کے ساتھ کھیلتے نہ ان کے ساتھ نشست و برخاست رکھتے بلکہ آپؒ تنہائی کو پسند فرماتے تھے۔ دوران تعلیم جب آپؒ مدرسہ میں پڑھتے تھے، چھٹی کے وقت دوسرے بچے تو کھیل کود میں مشغول ہو جاتے لیکن آپؒ اپنی خداداد اور وہبی تربیت کے زیر اثر کسی گوشہ تنہائی یا مسجد میں جا بیٹھتے اور اللہ کے ذکر میں محو ہو جاتے اور جب خدائے بزرگ و برتر کی محبت موجزن ہوتی تو آپؒ قبرستان چلے جاتے۔ آپؒ کی والدہ ماجدہ جب دریافت فرماتیں تو فرماتے ''اپنے وڈیاں نوں ملن گیا ساں'' (یعنی اپنے بڑوں کو ملنے گیا تھا) جیسے جیسے آپؒ کی عمر شریف زیادہ ہوتی گئی آپؒ کی طبیعت ذکر و اذکار اور عبادات کی طرف راغب ہوتی گئی۔ اکثر نوافل میں مشغول رہتے اور کثرت سے یاد الٰہی کرتے اور زیادہ وقت محویت الٰہی میں گزارتے۔ آپؒ جوش جنون کی وجہ سے قبرستان میں جا کر پرانی اور پھٹی ہوئی قبروں

Marfat.com

میں پڑے رہتے۔ اکثر دریا پر چلے جاتے۔ سردیوں میں انتہائی سردی کے وقت دریا کے بیچوں بیچ کھڑے ہو کر سورۃ الفتح کا آخری حصہ هُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُوْلَه...... الخ پڑھتے اور اگر گرمی کا موسم ہوتا تو دریا کی ریتلی زمین پر لیٹتے اور سورت الحشر کا آخری حصہ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآن...... الخ تلاوت فرماتے اور رو رو کر کہتے ''اے اللہ یا تو دین حق عطا کر دے یا یہیں پر ہی موت دے دے'' (حدیث دلبراں، از حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری)۔

حلیہ مبارک:

حضور ﷺ کے سر مبارک کے بال نہ تو بہت گھونگریالے تھے اور نہ بہت سیدھے بلکہ دونوں کے بین بین تھے۔ آپ ﷺ کے سر مبارک کے بال کانوں تک یا شانہ تک ہوتے تھے (سیرت رسول عربی ﷺ، از علامہ نور بخش صاحب توکلیؒ، ص 309)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ علیہ کے سر کے گھنگھریالے بال کانوں تک گاہے سنت کے مطابق گردن تک ہوتے تھے (حدیث دلبراں از حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری، ص 36)۔

حضور ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی تھی، مونچھ مبارک کٹوا دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مشرکین کی مخالفت کرو، یعنی داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو خوب کٹواؤ۔ اخیر عمر شریف میں آپ ﷺ کی ریش مبارک اور سر مبارک میں قریباً بیس بال سفید تھے (سیرت رسول عربی ﷺ، از علامہ

Marfat.com

نور بخش صاحب توکلیؒ، ص 309)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی داڑھی مبارک گھنی اور کوئی کوئی بال سفید تھا۔ مونچھیں شریعت کے مطابق کٹی ہوئی تھیں (حدیث دلبراں، از حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری، ص 36)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا"۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ انکار کون کرے گا؟ فرمایا! جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا (بخاری شریف مترجم، کتاب اخبار الاحاد: جلد سوم: حدیث 2114)۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر فاروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور پرنور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مشرکوں کی مخالفت کرو یعنی مونچھیں خوب پست اور داڑھی کثیر وافر رکھو (امام مالک، احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور طحادی)۔

مونچھیں کٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ (بخاری)۔

مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں چھوڑ رکھو (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور طحادی)۔

مونچھیں کترو اور داڑھیاں بڑھنے دو (صحیح مسلم)۔

تذکرہ نگاروں نے حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے حلیے کے بارے میں لکھا ہے کہ آپؒ کی داڑھی قبضہ بھر تھی اور مونچھیں ترشوائی ہوئی

Marfat.com

تھیں۔آپؒ کے نزدیک یہ وہ پہلی سنت تھی جو کسی بھی متبع رسول ﷺ کو اختیار کرنا پڑتی ہے تاکہ پتہ چلے کہ یہ مسلمان ہے۔اس سنت کو نہ صرف آپؒ نے خود اپنایا بلکہ اپنے مریدین کو بھی داڑھی رکھنے کی تلقین کی (انوار شیر ربانی، از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ص 59)۔

آپؒ کے نزدیک داڑھی کی سنت کی پابندی بہت اہم تھی۔آپؒ کی امامت کے دوران آپؒ کے پیچھے نماز پڑھتے وقت پہلی صف میں دائیں جانب کوئی داڑھی منڈا، ترشوائی داڑھی والا کھڑا نہیں ہوسکتا تھا (انوار شیر ربانی، از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ص 59)۔

چال:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ چلنے میں میں نے آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔گویا آپ ﷺ کے لیے زمین لپٹی جاتی تھی ہم دوڑا کرتے اور تیز چلنے میں مشقت اٹھاتے اور آپ ﷺ بآسانی و بے تکلف چلتے مگر پھر بھی سب سے آگے رہتے (سیرت رسول عربی ﷺ ، علامہ نور بخش صاحب توکلیؒ ، ص 302-303)

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کے مطابق تیز رفتاری سے چلتے تھے۔چلتے وقت آپؒ کے ساتھی دوڑ دوڑ کر آپؒ سے ملتے تھے لیکن آپؒ بآسانی تیز چلتے تھے (اولیائے نقشبند: محمد امین شرقپوری، ص 417)

Marfat.com

داڑھی کی اہمیت:

ایک دفعہ آپؒ حجرہ شاہ مقیم میں تشریف لے گئے۔ یہ جگہ بھی آپؒ کے بزرگوں کا پیر خانہ تھا۔ گدی نشین صاحب کی داڑھی کتری ہوئی تھی اور نماز کی پابندی کا کوئی اہتمام بھی نہ تھا۔ انہوں نے شکار کے لیے بندوق اور کتے رکھے ہوئے تھے۔ حضرت میاں صاحبؒ نے ان سے فرمایا کہ یہ کونسا طریق ہے جو آپ نے اختیار کر رکھا ہے؟۔ کیا آپ کے آباؤ اجداد ایسا کرتے تھے؟ رسول کریم ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ سنت ہے؟ یہ سن کر گدی نشین صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور زارو قطار روئے اور کہا کہ میں نے سب کچھ اپنے بزرگوں کے خلاف کیا ہے اس نے آپؒ کے ہاتھ پر بیعت کی کہ وہ آئندہ ایسا نہیں کرے گا'' (خزینہ معرفت: از صوفی محمد ابراہیم قصوری، ص 154)۔

سر میاں محمد شفیع اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائی تھے۔ وہ وزیر قانون تھے۔ بین الاقوامی شہرت کے حامل تھے۔ وضع قطع انگریزوں جیسی تھی۔ انگریزی لباس پہنتے تھے۔ داڑھی مونچھیں صاف تھیں۔ اعلیٰ حضرت میاں صاحبؒ نے دیکھا تو فرمایا: ''کیا ہی اچھا ہوتا اگر شریعت کے مطابق تمہاری داڑھی ہوتی۔ تم کونسل میں بیٹھے ہوتے اور غیر مسلموں پر تمہارا رعب ہوتا ان کو بھی پتہ چلتا کہ کونسل میں کوئی مسلمان بیٹھا ہے'' (خزینہ معرفت، از صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ، ص 154)۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

بالا خانہ سے نیچے تشریف لائے تو نچلا حصہ ملاقاتیوں سے بھرا ہوا تھا۔ آپؒ دوزانو بیٹھ گئے اور ایک طرف سے ملاقاتیوں سے ملاقات فرمانے لگے۔ ایک صاحب قریب آئے اور آپؒ نے اس سے پوچھا کیا نام ہے۔ اس نے عرض کیا بہاولا، آپؒ نے فرمایا ''بہاؤلا کیا بہاؤالدین نام ہے۔ اس کی منڈھی ہوئی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا بہاؤالدین یہ کیا ہے؟ بہاؤالدین نام اور چہرہ غیر مسلموں جیسا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کے مسلمان اور بے ایمان کے بے ایمان'' اس کی دونوں مونچھیں پکڑ کر زور زور سے کھینچنے لگے اور فرمانے لگے لا الہ اللہ انگریز رسول اللہ اور طمانچے بھی دیئے (انوار شیر ربانی، از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ص60)۔

نماز کی صف بندی:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول ﷺ ہماری صفوں کو برابر کیا کرتے تھے۔ ایک دن آپ ﷺ نے (صفوں کی درستی کے لیے) دیکھا تو ایک شخص کا سینہ اور لوگوں سے آگے نکلا ہوا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو درست کر لیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں میں فرق پیدا کر دے گا۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ نماز کو درست اور مکمل ہونے میں صفوں کی درستی بھی داخل ہے۔ روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفوں کی درستی کیلئے ایک شخص کو مقرر کرتے تھے اور جب تک آپؓ کو یہ خبر نہ ہو جاتی کہ صفیں برابر ہو گئی ہیں اس وقت تک اللہ اکبر نہ کہتے تھے۔ روایت

Marfat.com

ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس بات کی حفاظت ونگہداشت کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب کو نام لے کر فرمایا کرتے تھے کہ تم آگے بڑھو اور تم پیچھے ہٹو (ترمذی)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی صفیں درست کرنے کی سنت کو خوب نبھایا۔ آپؒ سنت کے مطابق صفوں کو ترتیب دیتے اور اپنے دست مبارک سے سیدھا فرماتے (منبع انوار در شرقپور شریف، از صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری، ص 74)۔ آپؒ نے صفیں درست کرنے کے لیے خادم مقرر کیا ہوا تھا راقم الحروف نے اپنی آنکھوں سے ''ثانی لاثانی'' حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ علیہ کے زمانہ میں بابا جلال دین اور بابا بھاگ دین کو صفیں درست کراتے دیکھا ہے یہ دونوں حضرات میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے اور ان ہی کے تربیت یافتہ تھے۔ الحمدللہ یہ سلسلہ آج تک جاری وساری ہے اور انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔

آپؒ کا صف بندی کا طریقہ یہ تھا کہ پوری داڑھی والے نمازیوں کو پہلی صف کے دائیں طرف کھڑے کرتے اور پوری داڑھی والے جو نمازی دائیں طرف کی پہلی صف پوری ہو جانے پر بچ جاتے ان کو بائیں طرف پہلی صف میں کھڑا ہونے کا حکم فرماتے۔ اگر پہلی صف پوری داڑھی والوں سے مکمل ہو جاتی تو دوسری صف میں دائیں طرف ترشوائی داڑھی والے

Marfat.com

نمازیوں کو کھڑا ہونے کا حکم فرماتے اور بائیں طرف داڑھی منڈے نمازیوں کو کھڑا ہونے کی تلقین فرماتے اور ان کے بعد بچوں کو کھڑا ہونے کی ہدایت فرماتے۔

ایک دفعہ ایک ذیلدار صاحب گلے میں پستول ڈالے حضرت صاحب قبلہؒ کو ملنے کے لیے آئے۔ جب وہ نماز باجماعت پڑھنے کے لیے آپؒ کے داہنے ہاتھ کھڑا ہونے لگا تو ایک خادم نے انہیں روک دیا اور بائیں طرف کھڑا ہونے کو کہا۔ ذیلدار صاحب بائیں طرف کھڑے تو ہو گئے لیکن انہوں نے اس بات کا بہت برا منایا اور کہنے والے کو سخت سست کہا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میاں صاحبؒ اس کے پاس آبیٹھے اور مسکرا کر بڑے فاتحانہ انداز میں فرمایا! کیوں صاحب آپ بتا سکتے ہیں کہ داڑھی کیوں منڈوائی جاتی ہے۔ پھر خود ہی جواب دیا اس لیے تا کہ آدمی کم عمر اور چھوٹا نظر آئے۔ میرے بھائی چھوٹا بننے کی خواہش ہو تو پھر کھڑا بھی چھوٹوں میں ہونا چاہیے اور چھوٹوں کا مقام بائیں طرف ہے یا پیچھے۔ یہاں تو شریعت مطہرہ اور سنت نبوی ﷺ پر عمل کرنے والے ہی کو بڑا مقام حاصل ہے آپ کو رنج نہیں کرنا چاہیے (انوار شیر ربانیؒ، از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ص 59)۔

لباس:

نبی کریم ﷺ ٹوپی پر عمامہ باندھتے تھے۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے ”ہم میں اور مشرکین میں یہی فرق ہے کہ ہم ٹوپی پر عمامہ باندھتے ہیں“

Marfat.com

(سنن ابوداؤد، حدیث 4078)۔

حضور ﷺ نے زندگی بھر ٹوپی اور عمامے کا استعمال اکٹھا کیا۔ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طریقہ کو اپنایا اور مریدین کو بھی اسی طریقہ کو اپنانے کی تاکید فرمائی (انوار شیر ربانیؒ، از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ص 61)

ایک دفعہ پنجاب میں عقائد اہل سنت کے علمبردار محدث کبیر حضرت علامہ مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب حضرت میاں صاحبؒ کی ملاقات کے لیے شرقپور شریف تشریف لائے۔ حضرت میاں صاحبؒ بہت خوش ہوئے اور مولانا موصوف کی بڑی خدمت کی اسی اثنا میں نماز عصر کا وقت ہوگیا۔ آپؒ نے فرمایا کہ مولانا آپ نماز پڑھائیں۔

مولانا صاحب کے سر پر صرف ٹوپی تھی۔ آپؒ نے جو دیکھا تو آنکھ کے اشارے سے ایک خادم کو بازار سے تین گز ململ لانے کو کہا، چنانچہ ابھی تکبیر ہو ہی رہی تھی کہ ململ آ گئی۔ آپؒ نے مسکراتے ہوئے اپنے دست مبارک سے مولانا صاحب کی ٹوپی پر ململ کی یہ پگڑی باندھ دی اور فرمایا مولانا ٹوپی سے نماز تو ہو جاتی ہے لیکن فضیلت یہ ہے کہ ٹوپی اور پگڑی دونوں ہوں (انوار شیر ربانیؒ، از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ص 62)۔

نبی کریم ﷺ سفر میں ایسی ٹوپی پہنتے جو کانوں کو بھی ڈھانپ لیتی تھی (الوفا، ص 568'567)۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی

Marfat.com

70 رکعتوں سے افضل ہیں (فیضان سنت بحوالہ مستند الفردوس)۔

عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے (فیضان سنت بحوالہ ویلمی)۔

عمامہ باندھو! تمہارا حلم (بردباری) بڑھے گا (فیضان سنت بحوالہ حاکم، بحرانی)۔

نبی کریم ﷺ کو کپڑوں میں عموماً سفید رنگ کا کپڑا زیادہ پسند تھا اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے "سفید رنگ کے کپڑوں کو لازم پکڑو، اسی لباس کو زندہ پہنیں اور اسی لباس میں مردے کو کفنایا جائے (ابوداؤد، 332:4، حدیث 4061) ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ نے اسے "خیر اللباس" قرار دیا ہے (الطبقات، 449:1)۔

آپ ﷺ کو لباس میں کسی قسم کا تکلف پسند نہ تھا۔ آپ ﷺ کا لباس چادر، قمیض اور تہبند ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کو قمیض بہت پسند تھی۔ قمیض کی آستینیں کلائی کے جوڑ تک ہوتی تھیں تاہم لمبائی زیادہ نہ ہوتی تھی۔ آپ ﷺ نے سوت اور کتان دونوں سے بنے ہوئے کپڑے استعمال کیے (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، ص 199)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے سفید رنگ کا لمبی آستینوں والا کرتہ اور تہبند استعمال کرتے تھے (انوار شیر ربانیؒ، از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ص 62)۔

Marfat.com

آپؒ کو گرمیوں میں بھی دو کرتوں میں ملبوس دیکھا گیا تو بعض احباب کو جستجو ہوئی کہ آپؒ گرمیوں میں دو کرتے کیوں پہنتے ہیں جبکہ گرمیوں میں ایک ہی کرتا کافی ہوتا ہے ☆

آپؒ نہ صرف خود اس سنت پر عمل کرتے تھے بلکہ اپنے مریدین سے بھی اس پر عمل کرواتے تھے۔ اس سلسلہ میں ایک بڑا دلچسپ واقع خزینہ معرفت میں درج ہے کہ ایک دن قاری اللہ بخش صاحب آئے۔ آپؒ نے ان کو جھٹ سیدھا کھڑا کیا اور ٹخنے سے لیکر لگے اوپر کو چپہ سے ناپنے۔ دیکھنے والے حیران تھے کہ الٰہی کیا ماجرا ہے، جب آپؒ چھ چپے ناپ چکے تو قاری صاحب کے کرتے تک پہنچے اور فرمایا کہ میں قاری صاحب سے اس لیے محبت رکھتا ہوں کہ میں نے ان کو کرتہ سلوا کر بھیجا تھا دیکھو یہ کیسا شرع کے مطابق پورا اترتا ہے۔ اس قسم کا متبع سنت کون شخص ہے جو کرتے کی لمبائی بھی ناپتا پھرے۔ یہ صرف اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ علیہ اللہ کی ہستی تھی جو سنت نبوی ﷺ کا اس قدر اتباع کرتی تھی (خزینہ معرفت: از صوفی ابراہیم قصوریؒ، ص 157)۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی امت سے

☆ آپؒ نے احباب کی دلی کیفیت کو نور باطن سے دیکھا اور فرمایا ''حضور الصلوۃ والسلام فداہ ابی وامی۔ نے فرمایا ہے کہ ایک آخری زمانہ ایسا آئے گا کہ اس وقت جو میری چھوٹی سی سنت کی پیروی کرے گا وہ میرے ساتھ اس طرح رہے گا جس طرح میرے ساتھ میرا انچلا کرتا''۔ آپؒ نے فرمایا کہ اس فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے دو کرتے اکٹھے پہنے ہیں اس لیے میں بھی سنت کی پیروی کے لیے دو کرتے پہن لیا کرتا ہوں (حدیث دلبراں)۔

Marfat.com

پاجامہ پہننے والی عورتوں کے لیے دعائے مغفرت فرمائی ہے اور مردوں کو تاکید فرمائی کہ خود بھی پہنیں اور اپنی عورتوں کو بھی پہنائیں کہ اس میں ستر (پردہ) زیادہ ہے (فیضان سنت بحوالہ فتاوٰی رضویہ، ترمذی شریف، طبرانی شریف)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور ﷺ کی اس سنت پر عمل کرتے ہوئے صرف ایک بار پاجامہ پہنا (انوار شیر ربانیؒ، از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ص 62)۔

حضور نبی کریم ﷺ بالوں والے، بالوں کے بغیر اور پیلے رنگ کے نعلین مبارک پہنتے تھے (الانوار فی شمائل نبی مختار) ☆

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ پاپوش (جوتا، نعلین) زرد رنگ کی بڑے اور لمبے پنجے کی قصور سے بنوایا کرتے تھے۔ بہت چھوٹی سی بوٹی (پھول) اس کے اوپر ہوتی تھی۔ سیاہ جوتی سے آپؒ نفرت کرتے تھے۔ اگر کسی کے پاؤں میں بوٹ دیکھتے تھے تو سخت ناراض ہوتے تھے اور سیاہ رنگ کے کپڑے کو پہننا ناپسند فرماتے تھے۔ (خزینہ معرفت: از صوفی

☆ تفسیر عزیزی اور روح البیان میں درج ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جو شخص پیلے رنگ کے جوتے پہنے، انشاءاللہ اس کے غم دور ہوں گے اور وہ خوش وخرم رہے گا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ جو کوئی لگاتار پیلے جوتے کے سات جوڑے پہنے وہ انشاءاللہ رنج سے نجات پائے۔ عبداللہ بن زبیر اور دیگر بزرگوں نے سیاہ رنگ کا جوتا منع فرمایا! کیونکہ اس سے رنج وغم پیدا ہوتا ہے۔ خیال رہے سرخی اور زردی سیاہی اور سفیدی اور سبزی ان پانچ رنگوں کے جدا جدا خاصے ہیں۔ سرخی میں جمال ہے۔ زردی میں خوشی، سبزی میں بزرگی سفیدی میں خوبی وافضلیت اور سیاہی میں وحشت ورنج وغم (تفسیر عزیزی) اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر سیاہ چیز بری ہے بلکہ سیاہ جوتا بہتر نہیں (خطبات شیر ربانیؒ)۔

Marfat.com

محمد ابراہیم قصوریؒ، ص 159)۔

انگریزی وضع قطع سے نفرت:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹواؤ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑتے اور جتنی زیادہ ہوتی اسے کٹوادیتے (بخاری شریف مترجم، جلد سوم، حدیث 836)۔

ابو مسلمہ اور سلیمان بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بیشک یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے'' لہٰذا تم ان کی مخالفت کیا کرو (بخاری شریف مترجم، جلد سوم، حدیث 842)

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ یہود و نصاریٰ کے ہر عمل کی مخالفت کرتے تھے اور مخالفت کرنے کا حکم دیتے تھے۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کی ایسی احادیث مبارکہ کی روشنی میں انگریزوں کی مخالفت کرتے تھے۔ آپؒ کو انگریزی لباس سے سخت نفرت تھی آپ اَلْحُبُّ لِلّٰہ وَالْبُغْضُ لِلّٰہ کی عمدہ مثال تھے۔ قمیض کی آستین کھلی رکھتے اور دوسروں کو بھی تلقین فرماتے۔ بند بازوؤں والی قمیض ناپسند فرماتے۔ اگر کوئی ملنے والا ایسی قمیض پہنتا تو

Marfat.com

قینچی منگوا کر آستین کاٹ دیتے اور فرماتے ''اب کتنا اچھا لگتا ہے'' کالر والی قمیض کو سخت ناپسند فرماتے۔ کالروں سے پکڑ کر فرماتے یہ کیا ہے؟ کبھی انہیں اس کے منہ میں دیتے پھر فرماتے ''اب سنت نبوی ﷺ کے مطابق ہوا''۔ بوٹ پہننے سے روکتے تھے ایسے شخص کو اپنے ہاں سے جوتا دیتے تھے (انوار شیر ربانیؒ، از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ص 52)۔

سلام کرنے میں پہل کرنا:

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کونسا اسلام بہتر ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! لوگوں کو کھانا کھلایا کرو اور ہر ایک کو سلام کیا کرو چاہے تو اسے پہنچانتا ہو یا نہ پہنچانتا ہو (سنن ابن ماجہ)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد مبارک پر پوری طرح عمل کیا۔ آپؒ لوگوں کو کھانا کھلایا کرتے تھے اور سلام کہنے میں پہل کیا کرتے تھے (حدیث دلبراں: از حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری، ص 31)۔

کھانا کھانے کے آداب:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنے چھ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے دو لقموں میں سب کھانا صاف کر لیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا! ''اگر یہ بسم اللہ کہتا تو یہ کھانا سب کے لیے کافی ہوتا''۔ تم میں

Marfat.com

سے جب کوئی کچھ کھایا کرے تو اسے بسم اللہ کہنا چاہیے اگر بھول جائے تو یہ کہے بسم الله فی اولی و آخره (سنن ابن ماجہ)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے خود بھی نبی کریم ﷺ کے اس فرمان پر عمل کیا اور اپنے ملنے والوں کو بھی اس پر عمل کرنے کی تلقین کرتے رہے۔ آپؒ بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھاتے تھے اور اپنے مریدین کو بھی بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھانے کی تلقین فرمائی بلکہ آپؒ ہر لقمہ لیتے وقت بسم اللہ پڑھتے اور آہستہ آہستہ کھاتے (منبع انوار در شرقپور شریف، از صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری، ص 60)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر شخص کو داہنے ہاتھ سے کھانا کھانا چاہیے۔ دائیں ہاتھ سے پینا، دائیں ہاتھ سے دینا چاہیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے، بائیں ہاتھ سے پیتا ہے، بائیں ہاتھ سے دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے لیتا ہے (سنن ابن ماجہ)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ عمر بھر کھانا دائیں ہاتھ سے کھاتے رہے اور اپنے ملنے والوں کو بھی کھانا دائیں ہاتھ سے کھانے کی ہدایت کرتے رہے (انوار شیر ربانیؒ، از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ص 63)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی خوان یا سینی میں کھانا نہیں کھایا لوگوں نے دریافت کیا پھر کس چیز پر کھانا کھاتے تھے فرمایا دسترخوان پر (سنن ابن ماجہ)۔

Marfat.com

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے دستر خوان کھانا کھانا پسند فرمایا اور یہ طریقہ آج بھی آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں جاری ہے (منبع انوار در شرقپور شریف : از صاجبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری، ص 60)۔

کھانا کھانے کا مستجب طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں گھٹنے کے بل اور اپنے قدموں کی پشت پر بیٹھے یا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ دائیں پاؤں کو کھڑا کرے اور بائیں پر بیٹھے (ضیاء النبی ﷺ)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس طریقے کو پسند کیا اور اسی کو اختیار کیا، بلکہ لوگوں کو اسی طریقہ کو اپنانے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے ہاں جو شخص بھی آتا وہ اسی طریقہ سے بیٹھ کر کھانا کھاتا۔ آج بھی آستانہ عالیہ کے لنگر خانے میں اسی طریقے سے کھانا کھلایا جاتا ہے (حدیث دلبراں، از حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے تو روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا آپ ﷺ نے اسے اٹھا کر صاف کیا اور کھا لیا اور ارشاد فرمایا! ''اے عائشہ عزت دار چیز کی عزت کیا کرو'' اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کا رزق چھین لیتا ہے تو وہ واپس نہیں کرتا (سنن ابن ماجہ شریف)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم ﷺ کی اس سنت پر خود بھی عمل کیا اور اپنے ملنے والوں سے بھی اس پر عمل کروایا۔

Marfat.com

آپؒ کی تربیت کا اثر آج بھی آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے لنگر خانہ میں موجود ہے۔ لنگر کھاتے وقت اگر کوئی ٹکڑا نیچے گر جائے تو کھانے والے بڑی محبت سے ٹکڑا اٹھا کر کھا لیتے ہیں ''الحمد اللہ'' لوگوں نے اس سنت پر عمل کر کے بیماری سے شفا بھی حاصل کی ہے۔ (خزینہ معرفت : از صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ)۔

خزینہ معرفت میں لکھا ہے کہ آپؒ جب قصور جاتے تھے تو رات کی گاڑی پر آتے تھے اور اپنے ملنے والوں کو فرماتے تھے کہ روٹی کا تردد کوئی نہ کرے۔ گھروں میں اکثر بچوں کے لیے صبح کے واسطے ٹکڑا رکھا ہوتا ہے خواہ نصف روٹی ہو لے آؤ۔ آپؒ نے دوستوں سے فرمایا! میں کبھی لاہور آتا ہوں تو ایک کلچہ بازار سے خرید کر کھا لیتا ہوں، بس وہ سارے دن کے لیے میرے لیے کافی ہوتا ہے۔ تھوڑا بھی کھا کر قناعت کی جائے تو وقت گزر جاتا ہے (خزینہ معرفت، از صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ)۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ چاٹنے سے پہلے نہ پونچھے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کونسے کھانے میں برکت ہے (سنن ابن ماجہ شریف)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر خانے میں آج بھی اس سنت پر عمل کیا جا رہا ہے لوگ کھانا کھانے کے بعد اپنی انگلیوں کو چاٹتے ہیں وہ یہ عمل ہے جس کو اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے سنت کے طور پر اپنایا (خطبات شیر ربانیؒ : از

Marfat.com

میاں خدا بخش، ص 79)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دستر خوان اٹھائے جانے سے پہلے کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے (سنن ابن ماجہ شریف)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے دستر خوان پر اس سنت پر آج بھی عمل ہو رہا ہے لوگوں کو اکٹھے بٹھا کر کھانا کھلایا جاتا ہے اور لوگوں کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ جب تک سب لوگ کھانا نہ کھالیں کوئی شخص کھڑا نہ ہو۔ دستر خوان اٹھائے جانے کے بعد لوگ اٹھتے۔ (خطبات شیر ربانیؒ :از میاں خدا بخش، ص 80)۔

ام عاصم رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے پاس حضور ﷺ کے غلام نبیشہ تشریف لائے ہم ایک پیالہ میں کھا رہے تھے، انہوں نے فرمایا! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو پیالہ میں کھائے تو اسے چاٹ کر صاف کرے کیونکہ پیالہ اس کے لیے استغفار کرتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ شریف)۔

حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف اس سنت پر مکمل عمل کیا بلکہ اپنے ملنے والوں کو بھی اس کی تاکید فرمائی الحمد للہ اس سنت پر آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں آج بھی عمل ہو رہا ہے لنگر شریف کھانے والے لوگ لنگر کھانے کے بعد پیالوں کو اچھی طرح صاف کرتے ہیں اور اس طرح پیالے ایسے لگتے ہیں جیسے ان کو پانی کے ساتھ صاف کیا گیا

Marfat.com

ہے (اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری، ص 238)۔

رباح بن عبیدہ ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو کہتے الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین (سنن ابن ماجہ شریف)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سنت پر خود سختی سے عمل کیا اور اپنے ملنے والوں سے بھی اس پر عمل کرایا۔ آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں اس سنت پر آج بھی عمل ہو رہا ہے۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کھانا کھانے کے بعد دعا مانگتے (خطبات شیر ربانیؒ: از میاں خدا بخش، ص 79)۔

کھانے میں برکت:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تین سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک مد (ایک پیمانے کا نام) جو دُل کر (پیس کر) ان سے دلیا تیار کیا پھر ان کے پاس جو کپی (چمڑے کا برتن) تھی اس میں سے گھی نکال کر ڈالا، پھر مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا پس میں حاضر خدمت ہوا جبکہ آپ ﷺ اپنے اصحاب کے جھرمٹ میں جلوہ افروز تھے۔ پس میں نے آپ ﷺ کو پیغام دعوت دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو میرے ساتھ ہیں۔ پس میں واپس آیا اور بتایا کہ آپ ﷺ یہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی میرے پاس ہیں (کیا وہ بھی آئیں؟) پس ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کی طرف روانہ ہوئے اور

Marfat.com

عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے پاس تو کھانے کے لیے صرف اتنی ہی چیز ہے جو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کے لیے تیار کی ہے پس آپ ﷺ ان کے ساتھ تشریف لائے اور پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو بلا لاؤ پس وہ آئے اور انہوں نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا دس آدمی اور میرے پاس بھیج دو، پس وہ داخل ہوئے اور شکم سیر ہو کر کھانا کھا گئے۔ پھر فرمایا کہ دس آدمی میرے پاس اور بلا لاؤ پس وہ آئے اور پیٹ بھر کر کھانا کھا گئے۔ پھر ارشاد ہوا کہ دس آدمیوں کو میرے پاس بھیجو یہاں تک کہ چالیس آدمی شمار کیے گئے پھر نبی کریم ﷺ نے کھانا تناول فرمایا اور اٹھ کھڑے ہوئے پس میں کھانے کو دیکھنے لگا کہ کیا اس میں کچھ کم ہوا ہے یعنی کھانا ذرا بھی کم نہیں لگ رہا تھا (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد سوم، کتاب الاطعمہ، حدیث 415)۔

حضرت قبلہ میاں صاحبؒ بھی فیضان سنت کی برکت سے بعض اوقات وجد میں آجاتے تو کراماتی چشمے پھوٹنے لگتے۔ کھانے میں برکت کا ایسا ہی ایک واقعہ کتب میں لکھا ہے کہ ایک بار قصور میں حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ مولوی فضل حق کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ صوفی میاں محمد ابراہیم قصوریؒ نے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ آج کھانا غریب خانے (صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ کے گھر) پر تناول فرمائیے گا۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی فضل حق کی طرف اشارہ کیا کہ ان سے اجازت لو۔ صوفی صاحبؒ رقم

Marfat.com

طراز ہیں کہ انہوں نے مولوی صاحب سے عرض کیا وہ بہت مشکل سے آمادہ ہوئے۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تین آدمی تھے تاہم صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ نے گیارہ سیر بیگمی چاول کے پلاؤ زردے کا اہتمام کیا مگر میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آنے کی خبر سن کر کھیم کرن، للیانی، فیروز پور اور دیگر مضافات سے بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ کھانا نصف آدمیوں کے لیے بھی ناکافی تھا۔ صوفی صاحبؒ بہت گھبرائے۔ حضرت میاں صاحبؒ نے بھی ان کی گھبراہٹ محسوس کر لی اور بولے ''کھانا لے آؤ تاکہ کھلانا شروع کیا جائے'' کھانا لایا گیا۔ حضرت میاں صاحبؒ نے دونوں دیگچے اپنے آگے رکھوائے اور حکم دیا کہ تمام حاضرین کو دستر خوان پر بیٹھنے کے لیے کہا جائے۔ حاضرین دستر خوان پر بیٹھ گئے۔ حضرت میاں صاحبؒ اپنے ہاتھوں سے طباق میں چاول ڈالتے جاتے اور خوشی خوشی کہتے جاتے کہ چاول تو بڑے لمبے ہیں۔ جب تمام لوگ کھا چکے تو حضرت میاں صاحبؒ بولے ''جو قصور والوں کے ڈیرے پر بیٹھے ہیں انہیں بھی بلاؤ'' وہ بھی تقریباً بیس آدمی ہونگے۔ انہیں بھی حضرت میاں صاحبؒ نے کھانا کھلایا۔ پھر میاں صاحبؒ نے کہا کہ میرے میزبان مولوی فضل حق کے ہاں بھی کچھ بھیجنا چاہیے۔ کوئی دوسو یا اس سے زیادہ آدمی کھانا کھا چکے تھے۔ حضرت میاں صاحبؒ کہنے لگے اب ہم اطمینان سے چاول کھائیں گے کوئی پریشانی نہیں ہے۔ حضرت میاں صاحبؒ کہنے لگے اب ہم تم اطمینان سے کھائیں گے کوئی پریشانی

Marfat.com

نہیں ہے۔ حضرت میاں صاحبؒ نے کھانے کے بعد صوفی صاحب کو ہدایت فرمائی کہ دیگچوں میں بچے ہوئے چاول تبرکاً گھر لے جاؤ۔ صوفی صاحبؒ کا عالم دیدنی تھا۔ وہ لکھتے ہیں کہ جب انہوں نے دیگچوں میں جھانک کر دیکھا تو چاولوں میں کوئی کمی نہ تھی (منبع انوار در شرقپور شریف: از صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری، ص 57-58)۔

کھانا کھانے کے بعد کلی کرنا:

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر کی جانب نکلے جب ہم صہبا کے مقام پر پہنچے تو آپؐ نے کھانا طلب فرمایا پس آپ ﷺ کی خدمت میں ستو ہی پیش کیے جاسکے پس ہم نے وہ پھانکیں اور آپ ﷺ کے ساتھ کھائے پھر آپ ﷺ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوگئے اور آپ ﷺ نے کلی فرمائی تو ہم نے بھی کلیاں کیں۔ یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ میں نے بغیر بن یسار کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر جانے کے لیے نکلے تو جب ہم صہبا کے مقام پر پہنچے۔ یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ وہ خیبر سے ایک منزل کے فاصلے پر ہے پس حضور ﷺ نے کھانا طلب فرمایا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں صرف ستو ہی پیش کیے جاسکے۔ ہم نے وہ پھانکے اور آپ ﷺ کے ساتھ کھائے پھر آپؐ نے پانی منگوا کر کلی فرمائی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ کلیاں کیں پھر آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

Marfat.com

سفیان راوی کا بیان ہے کہ گویا آپ ﷺ اسے یحیٰی کی زبانی سن رہے ہیں (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد سوم، کتاب الاطعمہ، حدیث 419)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ باوضو رہتے اور جب کبھی مہمانوں کو کھانا کھلاتے دیر ہو جاتی یا خود کھانا کھاتے کھاتے نماز کا وقت ہو جاتا تو پہلے وضو کے ساتھ صرف کلی کر کے نماز ادا کر لیتے۔ وضو میں پانی بہت ہی کم خرچ کرتے تھے۔ آپؒ دن میں دو بار وضو کیا کرتے تھے، ایک نماز فجر سے پہلے اور دوسری مرتبہ نماز مغرب سے پہلے اور پھر فوراً نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے (صوفیائے نقشبند: از حکیم سید امین الدین احمد، ص 335)۔

مسواک:

آپ ﷺ کی تمام زندگی کا معمول رہا یہاں تک کہ آخری گھڑیوں میں بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کا منشا پا کر آپ ﷺ کو مسواک کرائی جس سے چہرہ مبارک فرط مسرت سے تمتمانے لگا۔ آپ ﷺ کو مسواک اس قدر پسند تھی کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں امت کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا لازمی حکم دیتا۔ آپ ﷺ ہر نماز کے لیے تازہ وضو فرماتے اور ہر وضو میں اچھی طرح مسواک فرماتے اور دوسروں کو بھی آپ ﷺ یہی تلقین فرماتے کہ اگر ہر نماز کے لیے تازہ وضو نہ کیا جا سکے تو مسواک ضرور کر لینی چاہیے۔ سونے سے پہلے بھی مسواک کرنا آپ ﷺ کا معمول تھا اسی طرح

Marfat.com

جب بھی آپ ﷺ سو کر تہجد کیلئے بیدار ہوتے تو ضرور مسواک فرماتے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے: اِذَا قَامَ لِتَهَجُّدْ لِيَشُوصُ فَاهُ يَامِسْوَاكْ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 207)۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسواک کا استعمال اپنے لیے لازم کرلو کیونکہ اس میں منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے (بخاری شریف)

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مسواک کی سنت کو اپنے معمولات میں شامل رکھا (انوار شیر ربانیؒ: از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ص 63)۔

نماز تہجد:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص رات میں بیدار ہوا اور اپنے اہل کو جگائے پھر دو دو رکعت (نماز تہجد) پڑھے تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے (نسائی، ابن ماجہ، حاکم)

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نماز تہجد کو اپنے معمولات میں شامل رکھا (انوار شیر ربانیؒ، از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ص 63)۔

تبسم:

آپ ﷺ کی ہنسی کبھی مسکراہٹ (تبسم) سے آگے نہیں بڑھی جس میں سامنے کے دانت نمایاں ہو جاتے۔ چہرہ مبارک غصہ میں تمتما اٹھتا کہ

Marfat.com

اس پر نگاہ کا ٹھہرنا مشکل ہو جاتا اور اس پر پسینے کے قطرے موتی کی طرح چمکتے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ جامعہ پنجاب، لاہور، ص 198 بحوالہ بخاری شریف جلد 3 صفحہ نمبر 108)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو کبھی قہقہ لگا کر ہنستے نہیں دیکھا گیا۔ اگر کبھی کوئی مزاحیہ بات ہو جاتی تو بس تھوڑا سا تبسم فرمایا کرتے تھے (انوار شیر ربانیؒ، از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ص 63)۔

گفتگو:

حضور ﷺ کی زبان نہایت شیریں اور باوقار تھی۔ آپ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے کہ مخاطب الفاظ گن سکتا تھا جس بات پر خصوصی زور دینا ہوتا اسے کئی بار دہراتے۔ آواز اتنی بلند تھی کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیان کے مطابق رات کو تلاوت کرتے تو ان کے گھر کے صحن میں صاف سنائی دیتی تھی (سنن ابن ماجہ شریف)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو بھی بڑے سلجھے ہوئے انداز میں ہوتی تھی۔ بات کا کوئی لفظ الجھا ہوا نہیں ہوتا تھا اور نہ کرختگی ہوتی اور نہ ہی دھیما پن (انوار شیر ربانیؒ، از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوریؒ، ص 64)۔ گویا

مظہر سنت تھا ان کا ہر عمل

مزاح:

رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مذاق بھی

Marfat.com

فرمایا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس سے لطف اٹھاتے۔ حضور ﷺ کا ایک سادہ لوح سا صحابی تھا جو کوئی زیادہ خوش رو نہ تھا۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اسے مدینہ کے بازار میں جاتے دیکھا۔ حضور ﷺ دبے پاؤں پیچھے سے اس کے پاس گئے، اسے اپنے بازوؤں میں جکڑ لیا اور فرمایا: ''کیا کوئی یہ غلام خریدنا چاہتا ہے''۔ صحابی نے گردن موڑ کر دیکھا کہ اسے کس نے بازوؤں میں لے رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ اس نے اپنی پشت حضور ﷺ کے سینے کے ساتھ زور سے لگاتے ہوئے کہا ''یارسول اللہ ﷺ اس غلام کی فروخت سے آپ ﷺ کو کچھ زیادہ رقم نہیں ملے گی۔'' رسول اللہ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا اور فرمایا'' مگر خدا کی نظروں میں تمہاری قدر و قیمت بہت زیادہ ہے'' (نقوش، رسول ﷺ نمبر 661-662)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے اپنی زندگی نہایت بے تکلفی کے ساتھ گزاری۔ آپؒ مریدین کے ساتھ اکثر مذاق بھی کر لیا کرتے تھے۔ محفل میں اکثر خوش طبعی کی باتیں کرتے رہتے تھے۔ بعض لوگوں کو اکثر محفل کا یہ رنگ دیکھ کر خیال ہوتا تھا کہ یہ بزرگ اور یہ پیر اور ایسا مذاق؟ مگر آپؒ کو کبھی اس کی پرواہ نہ ہوتی تھی اور بلا کسی خیال کے محفل میں بڑی بے تکلفی کے ساتھ مزاحیہ گفتگو کرتے رہتے تھے اسی سلسلہ میں ایک مرتبہ آپؒ کے ایک مرید سے کسی نے پوچھا کہ اس مذاق کا آپ کے دل پر کیا اثر ہو رہا ہے؟ اس نے جواب

Marfat.com

دیا'' دل فیض اور برکت سے معمور ہو رہا ہے'' (اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری)۔

تنہا پسندی:

حضور ﷺ اعلان نبوت سے پہلے بھی عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے اور غار حرا میں جا کر تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے، یعنی آپ ﷺ تنہائی میں عبادت کرنا پسند فرماتے تھے (سیرت خیر الانام ﷺ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور: ص93)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی تنہائی پسند اور عبادت گزار تھے (خطبات شیر ربانیؒ، از میاں خدا بخش، ص78)۔

نماز اشراق:

حضور ﷺ نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنی جائے نماز (مصلی) پر خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج نکل آتا تو حضور ﷺ نماز اشراق ادا فرماتے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر ادا کر کے اپنی جگہ سے نہیں اٹھتے تھے'' یہاں تک کہ نماز اشراق کا وقت ہو جاتا'' (سورج نکل آتا) حضور صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ پر اس وقت تک بیٹھا رہے کہ اس کے لیے اشراق کا وقت ہو جائے تو اس کی فجر کی نماز ایسی ہو

Marfat.com

جائے گی جیسے کسی کا مقبول حج اور عمرہ۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز فجر پڑھ کر طلوع آفتاب تک وہیں بیٹھے رہتے تھے۔ جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ میں سنت کی پیروی میں ایسا کرتا ہوں۔ (غنیۃ الطالبین مترجم: از حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ ،ص 491-490)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے نماز اشراق ادا کیا کرتے تھے۔ (خطبات شیر ربانیؒ ، از میاں خدا بخش،78)۔

ہلکا پھلکا ناشتہ:

حضور علیہ السلام دن چڑھے گھر تشریف لے آتے اور گھر میں اگر کچھ موجود ہوتا تو اسے تناول فرما لیتے (سیرت خیر الانام ﷺ ،اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور،ص 201)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نماز فجر ادا کرنے اور ذکر واذکار کے بعد گھر تشریف لے آتے اور کھانے کے چند لقمے تناول فرماتے تھے (خطبات شیر ربانیؒ از میاں خدا بخش،ص 78)۔

نماز چاشت:

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ کسی عمل کو ترک کر دیتے حالانکہ اس کا کرنا آپ ﷺ کو محبوب ہوتا اس ڈر سے کہ لوگ اس کام کو کریں گے تو ان پر

Marfat.com

فرض کر دیا جائے گا اور رسول اللہ ﷺ نے نماز چاشت پابندی سے نہیں پڑھی لیکن میں اسے پڑھتی ہوں (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، ابواب تقصیر الصلوۃ، حدیث 1056)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے نماز چاشت پڑھتے اور اس کے بعد دوسرے وظائف وغیرہ بھی کرتے (چشمہ فیض شیر ربانیؒ: از محمد یٰسین قصوری نقشبندی، ص 152)۔

قیلولہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے لیے حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا چمڑے کا گدا بچھایا کرتیں اور آپ ﷺ اس گدے پر قیلولہ فرمایا کرتے تھے (بخاری شریف مترجم، جلد سوم، کتاب الاستئذان، حدیث 1211)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ بھی حضور ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے قیلولہ فرمایا کرتے تھے (خطبات شیر ربانیؒ، از میاں خدا بخش، ص 79)۔

ذرا ذرا سی نیکی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا کہ اس نے راستے میں ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اسے ہٹا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس فعل کو قبول

Marfat.com

فرمایا اور اسے بخش دیا (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الاذان، حدیث 620)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ راستے میں پڑے اینٹ، پتھر، چھلکے اور خاردار ٹہنیاں وغیرہ ایک طرف کر دیتے تھے تاکہ چلنے والوں کو کوئی تکلیف نہ ہو (منبع انوار در شرقپور شریف، از صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری، ص 61)۔

اول وقت میں نماز ظہر پڑھنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگ جانتے کہ اول وقت نماز ظہر پڑھنے میں کیا فضیلت ہے تو وہ اس کی طرف سبقت لے جاتے۔ (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الاذان، حدیث 620)

حدیث مبارکہ کے مطابق حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی ظہر کی نماز اول وقت میں ادا کرتے تھے (منبع انوار در شرقپور شریف، از صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری، ص 60)۔

اول وقت میں نماز عصر پڑھنا:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عمر بن عبد العزیز کے ساتھ نماز ظہر پڑھی، پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پایا۔ میں عرض گزار ہوا چچا جان! یہ آپ نے کونسی نماز پڑھی ہے؟ فرمایا کہ نماز عصر

Marfat.com

اور یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز (کا وقت) ہے جو ہم آپ ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب مواقیت الصلوۃ، حدیث 519)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی عصر کی نماز سنت نبوی ﷺ کے مطابق اور مذہب حنفی کے موافق اول وقت میں ادا کرتے تھے (منبع انوار درشرقپور شریف، از میاں جلیل احمد شرقپوری، ص 60)۔

مسجد میں آنا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھتے اور باہر نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے باہر رکھتے۔ مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ حتیٰ الامکان اپنے تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتداء کرنے کو پسند فرماتے تھے مثلاً طہارت، کنگھی کرنے اور جوتے پہننے میں (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الصلوۃ، حدیث 411)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایسی سنتوں پر بھی عمل کرتے تھے جن کی طرف عوام الناس کی توجہ نہیں ہوتی۔ حضرت میاں صاحبؒ سنت نبوی ﷺ کے پیکر تھے اس لیے انہوں نے اپنی زندگی کو سنت رسول اللہ ﷺ کے اتباع کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ حتیٰ کہ آپؒ چھوٹے چھوٹے معاملات میں بھی سنت رسول ﷺ پر عمل کیا کرتے تھے۔ آپؒ سنت نبوی ﷺ کے مطابق مسجد سے نکلتے وقت جوتا پہننے لگتے تو

Marfat.com

پہلے حدیث شریف کے مطابق بایاں پاؤں باہر نکالتے اور جوتے میں عارضی طور پر ڈال لیتے۔ پھر دایاں پاؤں نکالتے اور اس میں جوتا پہن لیتے اور پھر بائیں پاؤں میں بھی جوتا پہننے کا ادھورا عمل مکمل فرما لیتے۔ اس طرح مسجد سے نکلتے وقت ارشاد نبوی ﷺ پر بھی عمل ہو جاتا اور عمومی طور پر حضور علیہ السلام کے اس ارشاد پر بھی عمل ہو جاتا کہ پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہننا چاہیے پھر بائیں پاؤں میں۔ گویا حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ سنت رسول ﷺ کے بہت زیادہ عاشق اور محبؒ تھے اگرچہ اس عمل میں آپؒ کو خصوصی احتیاط اور تگ و دو کرنا پڑتی تھی۔ اسی طرح مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھتے اور پھر بایاں (چشمہ فیض شیر ربانیؒ: صفحہ ۱۵۳، مرتبہ محمد یٰسین قصوری نقشبندی)۔

دعا عبادت کا مغز:

حضور نبی کریم ﷺ دعا کو عبادت کا مغز فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ مکرم کوئی چیز نہیں۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص خدا سے نہیں مانگتا خدا اس پر غضبناک ہوتا ہے چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین گواہ ہیں کہ خود نبی کریم ﷺ کو دعا کا بڑا اہتمام رہتا تھا۔ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر یوں عاجزی سے دعا مانگتے تھے جس طرح کوئی مسکین کھانا طلب کرتا ہے (سیرت خیر الانام ﷺ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 214)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کے

Marfat.com

مطابق ہر نماز کے بعد بڑی عاجزی سے دعا مانگتے تھے۔ آپؒ کے ملنے والے آپؒ سے اپنی مشکلات کے حل کے لیے عرض گزار ہوتے تو بھی آپؒ ہاتھ اٹھا کر اللہ کی بارگاہ میں لوگوں کی مشکلات کی آسانی کے لیے دعا گو ہوتے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے لوگوں کی مشکلات حل فرما دیتا۔ آپؒ ہر ذکر و اذکار کی محفل کے بعد بھی ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے تھے۔ (خطبات شیر ربانیؒ: از میاں خدا بخش، ص 79) چنانچہ آج بھی آستانہ عالیہ شرقپور میں سید عالم ﷺ کے ارشاد کی پیروی میں حضرت میاں صاحبؒ کے طریق کی پیروی پر عمل جاری و ساری ہے۔ الحمد للہ (قدر آفاقی)۔

نماز اوابین:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا! ''جو پڑھے بعد نماز مغرب کے چھ رکعت اور بری بات نہ کرے ان کے بیچ میں برابر ہو گا اس کا ثواب بارہ برس کی عبادت کے'' (ترمذی شریف مترجم، جلد اول، باب الصلوۃ، ص 193)۔ فقہاء نے اس نماز کو اوابین کا نام دیا ہے۔

چنانچہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے نماز ''اوابین'' اپنے معمولات میں شامل کر رکھی تھی اور اس کو باقاعدگی سے ادا فرمایا کرتے تھے (چشمہ فیض شیر ربانیؒ، از محمد یٰسین قصوری نقشبندی، ص 153)۔

Marfat.com

عشاء کی نماز:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے زیادہ بھاری اور کوئی نماز نہیں ہے اور اگر وہ جانتے کہ ان میں کیا ہے تو گھٹنوں کے بل بھی حاضر ہوتے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اذان کا حکم دوں اور اقامت کہی جائے۔ پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے اور میں آگ کے شعلے لے کر انہیں جلا دوں جو نماز کے لیے ابھی تک نہیں نکلے (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول: کتاب الاذان، حدیث 622)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ عشاء کی نماز کی جماعت عموماً خود کراتے۔ جب مؤذن اقامت کہنے لگتا تو آپؒ ہاتھ باندھ کر سنت کے مطابق مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو کر کھڑے ہو جاتے اور اقامت کہنے والا جب اشہد ان محمد رسول اللہ کہہ لیتا تو آپؒ قبلہ رخ ہو جاتے۔ اقامت ختم ہو جانے پر اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر دیتے۔ آپؒ عشاء کی نماز بمعہ وتر ہی پڑھ لیتے تھے۔ نماز کے اختتام پر کچھ دیر مراقبہ فرما کر دعا مانگتے۔ (خطبات شیر ربانیؒ، از میاں خدا بخش، ص 83)۔

عورتوں کو تبلیغ کرنا:

روایت ہے کہ خواتین نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ ہمارے لیے کوئی ایک دن مقرر فرمائیں جس دن ہم آپ کے ارشادات سن سکیں۔ اس پر آپ

Marfat.com

ﷺ نے ان کے لیے ایک الگ دن مقرر فرما دیا اس دن آپ ﷺ عورتوں کی مجلس میں تشریف لے جاتے اور ان کو وعظ و نصیحت فرماتے (سیرت خیر الانام ﷺ : اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 301)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے جو طالب مولیٰ مستورات آپؒ کے گھر آتی تھیں ان کے احوال توجہ سے سنتے اور ان کی رہنمائی فرماتے مگر عورتیں الگ کمرہ میں ہوتی تھیں۔ (خطبات شیر ربانیؒ : از میاں خدا بخش، ص 84)۔

آنکھوں میں سرمہ لگانا:

حضور نبی کریم ﷺ سونے سے پہلے دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی سرمہ بھی ڈالتے تھے (سیرت خیر الانام ﷺ، جامعہ پنجاب لاہور، ص 202)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ چھوٹی سے چھوٹی سنت کو بھی نہیں چھوڑتے تھے، چنانچہ آپؒ بھی نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے آنکھوں میں سرمہ ڈالتے تھے (اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری، ص 423)۔

جنازے میں شرکت کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جو جنازے کے ساتھ گیا ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت اور اس کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اس پر نماز پڑھی اور اس کے دفن سے

Marfat.com

فارغ ہوا تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے جبکہ ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جس نے اس پر نماز پڑھی اور اسے دفن کرنے سے پہلے لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا (صحیح بخاری مترجم، جلد اول، کتاب الایمان، حدیث 45)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کے مطابق جنازہ میں اکثر شرکت فرماتے۔ متوفی کے پسماندگان کے پاس برائے تعزیت اور فاتحہ خوانی بھی جاتے اور متوفی کے لیے دعائے مغفرت ماتے (خطبات شیر ربانیؒ: از میاں خدا بخش، ص 76)۔

مسجد بنانا:

حضرت عبید اللہ خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ لوگ ان کے متعلق باتیں کر رہے تھے رسول اللہ ﷺ کی مسجد کو بنانے کے سلسلے میں کہ تم میرا کثرت سے ذکر کر رہے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسجد بنائے۔ بکیر کا قول ہے کہ شائد انہوں نے فرمایا: رضائے الٰہی چاہتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا ہی مکان جنت میں بنا دیتا ہے (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الصلوۃ، حدیث 434)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے کئی مسجدیں بنوائیں اور یہ تبلیغی فریضہ بڑی خیر و خوبی کے ساتھ انجام دیا ان میں سے بعض مسجدوں کے نام درج ذیل ہیں:

Marfat.com

1۔ آپؒ نے محلّہ نبی پورہ ملحق شرقپور شریف میں سڑک کے کنارے آنے جانے والے لوگوں کے لیے ایک مسجد تعمیر کروائی۔

2۔ آپؒ نے دوسری مسجد قبرستان ڈوہرانوالہ میں تعمیر کروائی۔

3۔ آپؒ نے تیسری مسجد موضع کوٹلہ شریف میں بنوائی۔

4۔ آپؒ نے چوتھی مسجد موضع دھدل پورہ میں بنوائی۔

5۔ آپؒ نے پانچویں مسجد اپنے کنویں پر بنوائی۔

6۔ آپؒ نے چھٹی مسجد شرقپور شریف کے وسط میں بنوائی (صوفیائے نقشبند: از حکیم سید امین الدین احمد، ص 321-322)۔

خودکاری کا شوق:

نبی کریم ﷺ اپنے کام خود کیا کرتے تھے، آپ ﷺ گھر کے کام کاج میں اپنی ازواج کا ہاتھ بٹاتے۔ کپڑوں میں پیوند لگاتے۔ گھر میں جھاڑو دیتے، دودھ دوہ لیتے۔ بازار سے سودا سلف لے آتے، ڈول درست کر دیتے، اونٹ کو اپنے ہاتھ سے باندھ دیتے، غلام کے ساتھ مل کر آٹا گوندھ دیتے، کوئی جانور بیمار ہو جاتا تو اسے علاج کے طور پر داغ دیتے، کوئی چیز مرمت طلب ہوتی تو اس کی مرمت کر دیتے (سیرت خیر الانام ﷺ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ص 247-248)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ نے بھی حضور نبی کریم ﷺ کی سنت کہ اپنے کام اپنے ہاتھ سے بھی کرنے چاہئیں کو خوب اپنایا اور اس پر ساری عمر کاربند رہے۔ آپؒ اپنے کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ آپؒ

Marfat.com

کے ہاں کوئی ملنے والا یا کوئی مہمان بیمار ہو جاتا تو آپؒ بنفس نفیس اس کی تیمارداری کرتے، اس کے علاج معالجہ میں نہایت ہمدردی، تندہی و جانفشانی فرماتے اور اس کی ہر طرح خدمت کرتے۔ جب آپؒ جوتا اتارتے تو اسے بھی قبلہ رخ رکھتے نیز اپنے ہر ملنے والے کو ایسا کرنے کی تلقین فرماتے۔ اگر کسی شخص کی جوتی دوسرے رخ پڑی ہوتی تو آپؒ اپنے ہاتھ سے اسے قبلہ رخ کر دیتے۔ راستے میں کوئی اینٹ، روڑا، چھلکا یا کوئی دوسری تکلیف دہ چیز پڑی ہوتی تو اسے اپنے ہاتھ سے ہٹا دیتے۔ جب آپؒ اپنا جوتا اتارتے اور کوئی دوسرا اسے اٹھانے کی کوشش کرتا تو اسے نہایت عاجزی سے منع فرما دیتے، بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ اگر کوئی شخص انجانے میں آپؒ کا جوتا اٹھا کر سامنے رکھنے لگتا تو موقعہ کی مناسبت سے اکثر آپؒ اپنا جوتا ہی اٹھانے والے کو عنایت فرما دیتے (حدیث دلبراں، از حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری، ص 32-34)۔

درود پڑھنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو درود بھیجے مجھ پر ایک بار، رحمت بھیجتا ہے اللہ اس پر دس بار (ترمذی شریف مترجم، جلد اول، ابواب الوتر، ص 209)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم ﷺ سے والہانہ عقیدت و محبت تھی۔ آپؒ درود شریف پڑھنے کی فضیلت سے پوری طرح آگاہ تھے اور آپؒ اس پر خود بھی عمل فرماتے اور اپنے ملنے والوں کو

Marfat.com

بھی کثرت سے درود شریف پڑھنے کی ہدایت فرماتے تھے۔ جہاں کہیں بھی درود و سلام شریف کی محفل ہوتی کارِ ثواب سمجھ کر آپؒ اس میں شمولیت اختیار کرتے۔ آپؒ جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو حضور ﷺ پر کثرت سے درود بھیجتے، اس مقصد کے لیے چادر بچھا کر اس پر شمارے رکھے جاتے اور آئے ہوئے مہمان اور دوسرے تمام حضرات چادر کے اردگرد دو زانو بیٹھ جاتے اور آپؒ خود بھی ایک طرف بیٹھ جاتے اور شماروں پر کثرت سے درود شریف پڑھا جاتا اور سورج نکلنے پر اشراق کی نماز بھی ادا فرماتے، اسی طرح نماز عصر کے بعد بھی یہی معمول تھا اور نماز عشاء کے بعد حاضرین کے ساتھ مل بیٹھ کر درود شریف کثرت سے پڑھتے، پڑھاتے تھے۔ رات کی خاموشی میں تہجد کی نماز کے بعد تین ہزار بار درود شریف خضری کا وظیفہ کرتے۔ اس طرح حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ کے اوقات کار حضور ﷺ کے فرمان کے اتباع میں گزرتے (چشمہ فیض شیر ربانیؒ، از محمد یٰسین قصوری نقشبندی، ص 150-157)۔

روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ''دعا لٹکی رہتی ہے آسمان اور زمین کے بیچ میں'' اور اوپر نہیں چڑھتی، جب تک درود نہ بھیجے تو اپنے نبی ﷺ پر (ترمذی شریف مترجم، جلد اول، ابواب الوتر، ص 209)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ فرائض کے بعد نفل عبادات کو سنت رسول ﷺ کے مطابق ادا فرماتے۔ چنانچہ آپؒ نے نہ

Marfat.com

صرف خود حضور نبی کریم ﷺ کی ہر سنت کو اپنایا بلکہ اپنے ملنے والوں کو بھی ان کی ہمت کے مطابق اس پر عمل کرنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ تصنیف لطیف ''چشمہ فیض شیر ربانیؒ'' کے مولف محمد یٰسینؒ قصوری نقشبندی رقم طراز ہیں کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت کے مطابق ہاتھ اٹھا کر نہایت ہی عجز وانکساری اور خشوع وخضوع کے ساتھ دعا کرتے تھے اور دعا کے اول وآخر درود شریف شامل کر لیتے تھے تا کہ دعا کو شرف قبولیت حاصل ہو جائے (چشمہ فیض شیر ربانیؒ، از محمد یٰسین قصوری نقشبندی، ص 154-155)۔

نماز جمعہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہتر دن جس میں آفتاب نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن جنت میں داخل ہوئے اسی دن جنت سے نکالے گئے اور قائم نہ ہو گی قیامت مگر جمعہ کو جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ اس گھڑی میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا کرے گا۔ (غنیۃ الطالبین، از حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، ص 433-434)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی جمعہ مبارک کو سید الایام تسلیم کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ جمعۃ المبارک کی تیاری بروز جمعرات ہی شروع کر دینی چاہیے اور پھر اگلے دن بھر پورے

Marfat.com

اہتمام سے نماز جمعہ ادا کرنی چاہیے۔ چنانچہ نماز جمعہ کی ادائیگی حضرت قبلہ میاں صاحبؒ کا غیر معمولی انداز میں ہمیشہ طرہ امتیاز رہا جس میں آپؒ کے معتقدین بھی بڑے اہتمام سے شرکت کرتے اور دور دور سے آکر آپؒ کے موعظ حسنہ سے فیضیاب ہوتے اور آپ کے پیچھے جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کرتے (چشمہ فیض شیر ربانیؒ: از محمد یٰسین قصوری نقشبندی، ص 158)۔

شریعت پر عمل:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فطرت کے کاموں میں سے موئے زیر ناف کا صاف کرنا، ناخن کا کاٹنا اور مونچھوں کا پست کرنا ہے (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد سوم، کتاب اللباس، ص 342) ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پیدائشی یا فطری پانچ باتیں مسلمان پر لازم ہیں (1) ختنہ کروانا، (2) موئے زیر ناف کی صفائی کرنا، (3) مونچھیں کٹوانا، (4) ناخن تراشنا اور (5) بغلوں کے بال اتارنا (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد سوم، کتاب اللباس، ص 343)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ کا ان امور پر بھی پورا پورا عمل تھا۔ آپؒ عموماً ہر جمعرات کو ناخن ترشواتے اور حسب ضرورت حجامت بنواتے اور جمعرات ہی کو کپڑے دھلواتے تھے کیونکہ جمعۃ المبارک کے روز بہت سے مہمان آتے تھے، جنکی تعلیم و تربیت بھی لازمی تھی۔ (چشمہ

Marfat.com

فیض شیر ربانیؒ، از محمد یٰسین قصوری نقشبندی، ص158)۔

غسل بروز جمعہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ کے لیے آئے تو غسل کر لینا چاہیے۔ (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الجمعہ، حدیث 830)۔

چونکہ جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے غسل کرنا سنت ہے، چنانچہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی جمعہ کے روز نماز سے پہلے عموماً گھر پر ہی غسل فرماتے تھے۔(چشمہ فیض شیر ربانیؒ، از محمد یٰسین قصوری نقشبندی، ص158)۔

جمعہ کے لیے خوشبو لگانا:

عمرو بن سلیم انصاری نے فرمایا کہ میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ پر گواہی دیتا ہوں کہ اور انہوں نے فرمایا! میں رسول اللہ ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جمعہ کے روز خوشبو لگانا ہر بالغ پر واجب ہے جب کہ میسر ہو(صحیح بخاری شریف مترجم: کتاب الجمعہ، جلد اول، حدیث 833)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے جمعہ کے روز خوشبو لگاتے تھے (اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری، ص424)۔

Marfat.com

عصا پر خطبہ دینا:

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب میدان جنگ میں خطبہ دیتے تو کمان پر دیتے اور جب جمعہ کے دن دیتے تو عصا پر دیتے (سنن ابن ماجہ شریف)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت کی پیروی کرتے ہوئے جمعہ کا خطبہ عصا پر دیتے تھے، چنانچہ 27۔ اگست 1926 کو جب آپؒ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے تو حاضرین صف در صف توجہ سے بیٹھے ہوئے تھے کہ سکوت کی کیفیت طاری ہوگئی تو آپؒ نے اپنا عصا مبارک بلند کیا اور فرمایا! کہ جس نے گھٹنا اٹھایا اس کا گھٹنا توڑ دیا جائے گا اور جو سر سجدے میں نہ گرا اس کی کمر توڑ دی جائے گی۔ خداوند کریم کے دربار میں گستاخانہ بیٹھتے ہو، حیا آنی چاہیئے (خطبات شیر ربانیؒ: از میاں خدا بخش، ص 128)۔

گھر اور مسجد میں نماز:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ \ (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، فضل مکہ، حدیث ۱۱۱۰) چنانچہ فرض نمازیں مسجد میں باجماعت اور نفل نمازیں گھر میں تنہا پڑھنا آنحضرت ﷺ کو بہت مرغوب تھا (سیرت خیر الانام ﷺ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ص 208)۔

Marfat.com

قبلہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس سنت کی پیروی میں سنت کے مطابق نوافل اور جمعہ کی چار رکعت سنتیں گھر میں ادا فرماتے تھے (چشمہ فیض شیر ربانیؒ ، از محمد یٰسین قصوری نقشبندی ، ص 158) اور باقی نمازوں میں بھی اگر موقع ملتا تو سنت اور نوافل گھر پر ہی پڑھتے تھے۔

کھڑے ہوکر خطبہ دینا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوکر خطبہ دیا کرتے تھے۔ پھر بیٹھتے، پھر کھڑے ہو جاتے جیسے تم اب کرتے ہو۔ (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الجمعہ، حدیث 871)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی نبی کریم ﷺ کے اس عمل کی پیروی کرتے ہوئے جمعہ کا خطبہ کھڑے ہوکر دیتے تھے (حدیث دلبراں، از حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری، ص 303)۔

مٹی کا پیالہ:

حضور ﷺ کے پیالوں میں ایک مٹی کا پیالہ بھی تھا جس کو آپ ﷺ استعمال کرتے تھے (ضیاء النبی ﷺ ، جلد پنجم ، از پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ص 597)۔

Marfat.com

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی نبی کریم ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے مہمانوں کو کھانا کھلانے کے لیے سالن مٹی کے پیالوں میں دیا کرتے تھے اور خود بھی مٹی کا پیالہ استعمال کرتے تھے (چشمہ فیض شیر ربانیؒ، از محمد یٰسین قصوری نقشبندی، ص 155)۔ آج بھی آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں لنگر کھلاتے وقت سالن مٹی کے پیالوں یا چھوٹی کنالیوں میں ڈال کر پیش کیا جاتا ہے اور پانی پینے کے لیے بھی مٹی کے پیالے ہی استعمال ہوتے ہیں (ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری)۔

ریشم سے گریز:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ریشم کو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الجمعہ، حدیث 839)۔

چنانچہ قبلہ حضرت میاں صاحبؒ اکثر دیسی گمٹی وغیرہ کے کپڑے زیب تن فرماتے تاکہ شرعی ضروریات میں کوتاہی نہ ہو (منبع انوار در شرقپور شریف، از حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد صاحب شرقپوری، ص 61)۔

مہمان نوازی:

نبی کریم ﷺ اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح بہت فیاض اور مہمان نواز تھے اور آپ ﷺ مہمان نوازی کو جزو اسلام قرار دیتے تھے۔ آپ ﷺ کا گھر اچھا خاصا مہمان خانہ بنا رہتا تھا۔ آپ ﷺ

Marfat.com

اپنے مہمانوں کی بنفس نفیس خدمت فرماتے تھے۔ کثرت مہمان نوازی کی وجہ سے آپ ﷺ اور آپ کے گھر والوں کو فاقہ تک کرنا پڑتا مگر آپ ﷺ کی پیشانی پر کبھی کوئی شکن نمودار نہ ہوتی بلکہ آپ رات کو اٹھ اٹھ کر بھی مہمانوں کی خبر گیری فرماتے (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 271-272)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں مہمان نوازی اور غریب پروری میں سب سے پیش پیش تھے، حتیٰ کہ آپؒ کو بازار سے اکثر سودا ادھار تک لینا پڑتا چنانچہ آپؒ کے والد بزرگوار رہتک سے جب ملازمت سے رخصت پر گھر تشریف لاتے تو انہیں یہ ادھار چکانا پڑتا جس کی وجہ سے بعض اوقات وہ آپؒ پر خفا بھی ہوتے اور فرماتے تھے "عجیب بات ہے ایک لڑکا ہے اور وہ بھی دیوانہ وار شاہ خرچ اور مجذوب"۔ آپؒ کی اسی محبت و مجذوبیت اور وارفتگی کو دیکھتے ہوئے آپؒ کے چچا حمید الدین صاحبؒ بھی آپؒ کو "جھلا" کہتے تھے، چنانچہ کہا جاتا ہے کہ آپ کے والد بزرگوار نے دوسری شادی کر لی تھی (اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری، ص 206) جس سے قبلہ ثانی صاحبؒ تولد ہوئے جو اعلیٰ حضرتؒ سے عمر میں تیس سال چھوٹے تھے۔ لیکن آپؒ کے والد بزرگوار کو ملازمت کے دوران ایک نقاب پوش نے میاں شیر محمدؒ کی عظمت و شان سے سر راہ بعد از نماز تہجد ان کا راستہ روک کر آگاہ کر دیا تھا جب وہ ایک دفعہ گھوڑے پر سوار ہو کر اپنی ڈیوٹی

Marfat.com

پر بغرض دورہ جا رہے تھے پس اس واقعہ کے بعد آپؒ کے والد بزرگوار اپنے بڑے بیٹے کی طرف سے مطمئن ہو گئے تھے لہٰذا انہوں نے آپؒ کے معاملات پر پھر کبھی اعتراض نہ فرمایا۔ (حدیث دلبراں صفحہ 45 از حاجی فضل احمد مونگہ)۔

آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ہماری مسجد اوپر اور نیچے سے مہمانوں سے بھر جائے اور ہمارے پاس ایک پیسہ بھی ان کو کھلانے کے لیے نہ ہوتو ہمیں اس بات کی فکر نہ ہوگی کہ اب پیسے کہاں سے آئیں گے اور کہاں سے ان آنے والوں کے کھانے پینے کا انتظام ہوگا۔ سب کچھ اللہ پاک محض اپنے فضل سے کردے گا اور لوگ دیکھتے رہ جائیں گے۔ (صوفیائے نقشبند: از حکیم سید امین الدین احمد، ص 326)۔

نماز جمعہ سے پہلے چار رکعت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جمعہ سے قبل چار رکعت پڑھتے اور درمیان میں سلام نہ پھیرتے (سنن ابن ماجہ شریف)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت کے مطابق جمعہ کی نماز سے پہلے چار رکعت سنت گھر میں ادا فرماتے اور پھر نماز جمعہ کے لیے مسجد میں تشریف لے جاتے (چشمہ فیض شیر ربانیؒ: از محمد یٰسین قصوری نقشبندی: ص 158)۔

Marfat.com

کنگھی کرنا:

نبی کریم ﷺ اپنے بالوں میں کنگھی کیا کرتے تھے، وضو کرنے کے بعد داڑھی مبارک میں بھی کنگھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق پانچ اشیاء سفر و حضر میں ہمیشہ آپ ﷺ کے ہمراہ رہتی تھیں یعنی کنگھی، شیشہ، تیل، مسواک اور سرمہ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 202)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کنگھی کی سنت کو اپنے معمولات میں شامل کر رکھا تھا۔ چنانچہ آپؒ بالوں میں گاہے بگاہے کنگھی کیا کرتے تھے اور وضو کرنے کے بعد بھی اپنی داڑھی مبارک میں کنگھی کیا کرتے تھے (صوفیائے نقشبند: از حکیم سید امین الدین احمد، ص 335)۔

نفلی روزے رکھنا:

نبی کریم ﷺ کا رمضان المبارک کے علاوہ پورے شعبان کے روزے، ذوالحجہ کے نو ابتدائی ایام، یوم عاشورہ، ہر ماہ کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں ہر ہفتے میں سے دو دن پیر اور جمعرات کے روزے رکھنے کا بھی معمول تھا، اس کے علاوہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ ﷺ روزے رکھتے تو اتنے رکھتے کہ محسوس ہوتا تھا اب آپ ﷺ کبھی افطار نہیں کریں گے اور جب افطار کرتے تھے تو

Marfat.com

لگتا تھا کہ اب آپ ﷺ کبھی روزے نہیں رکھیں گے (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 210)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نفلی روزے رکھنے کی سنت کو خوب اپنایا اور نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے تمام نفلی روزے متواتر رکھتے تھے (منبع انوار در شرقپور شریف: از صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری، ص 54)۔

غلاموں سے حسن سلوک:

آپ ﷺ غلاموں کے متعلق فرمایا کرتے تھے "یہ غلام بھی تمہاری طرح کے انسان اور تمہارے بھائی بند ہیں جن کو خدا نے تمہارا مطیع کر دیا ہے انہیں اپنے جیسا کھانا دو، اپنے جیسا کپڑا پہناؤ اور انہیں ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو۔ اگر ایسی صورت ہو تو پھر خود ان کی مدد کرو"۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اگر دن میں ستر مرتبہ بھی خادم غلطی کرے تو اسے معاف کر دیا جائے" خلاصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کو غلاموں کی بہبود اور تعلیم و تربیت کا بہت خیال رہتا تھا (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب لاہور، ص 270-271)۔ آپ ﷺ کے ذاتی خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے کہ "میں نے دس سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں گزارے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے ایک بار بھی نہیں پوچھا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا یا کیوں کیا ہے۔ آپ ﷺ ہمیشہ مجھ سے نہایت شفقت فرماتے تھے" (نقوش، رسول نمبر 659)۔

Marfat.com

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے خادموں پر بہت شفقت اور مہربانی فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک متمول شخص حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خاک نشینی اور عبادت گزاری کا ذکر سن کر خانقاہ میں آیا، کھانے کا وقت تھ، حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص سے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ جی ہاں میرا غلام نیچے بیٹھا ہے اس کے لہجے میں ملازم کے لیے حقارت صاف محسوس ہوتی تھی، چنانچہ اسے وہیں عام طریقے پر کھانا کھلایا گیا اور حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے خود نیچے جا کر ملازم کو اوپر لے آئے، اسے بطور خاص اپنے پاس بٹھا کر طعام میں شریک کیا اور کہنے لگے کیا ستم ہے کہ لوگ دنیا کے قلیل مال کو بموجب عزت سمجھتے ہیں یہ تو آخرت کے لیے وبال جان ہے۔ جتنا مال کم ہوگا اتنا حساب کم ہوگا (منبع انوار در شرقپور شریف: از حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد صاحب شرقپوری، ص39-40)۔

برائی سے بچنے اور بھلائی کرنے کی تلقین:

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اچھی باتوں کا حکم دو اور بری باتوں سے روکو، قبل ازیں کہ تمہارے نیک لوگوں کی دعائیں قبول نہ ہوں اور تم استغفار کرو مگر تمہیں معاف نہ کیا جائے۔ خوب

Marfat.com

سمجھ لو کہ اچھائی کا حکم نہ دینا برائی سے نہ روکنا رزق کو دور کرتا ہے اور عمر کی مدت کو کم کرتا ہے۔ خوب سن لو! کہ یہودی علماء اور عیسائی عابدوں نے نیکی کا حکم دینا اور بدی سے روکنا جب ترک کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے پیغمبروں کی زبان سے ان پر لعنت بھیجی اور سب کو مصیبت میں ڈال دیا (غنیۃ الطالبین مترجم: حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، ص 122)۔

حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے لوگوں کو نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی تلقین کرتے رہے، چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی شخص نے اپنے کسی بزرگ کا ختم کرایا اور آپؒ سے بھی تشریف لانے کے لیے عرض کیا تو آپؒ نے فرمایا ''اس ختم سے کیا فائدہ'' اس بزرگ کی روح تو تم سے سخت ناراض ہے۔ اس لیے یہ ختم تمہارے منہ پر مارا جائے گا اگر اپنے بزرگ کی روح کو ثواب پہنچانا ہے اور اللہ کو خوش کرنا ہے تو خود غرضیاں چھوڑ دو، مقدمہ بازیاں چھوڑ دو، جھوٹ دغابازی، بے ایمانی، حرام کاری چھوڑ دو، نیکی اور پرہیز گاری اختیار کرو۔ آپس میں صلح صفائی اور رحم دلی سے رہو۔ دوسروں کا مال کھانے اور چوریاں کرنے سے پرہیز کرو اور درحقیقت نیک پاک باز، صالح اور شریف انسان بن جاؤ۔ خدا اور رسول ﷺ کی فرمانبراری کرو۔ نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی پابندی کرو۔ گالی گلوچ سے پرہیز کرو۔ مار دھاڑ اور جھگڑا

Marfat.com

فساد نہ کرو۔ یہ باتیں ختم سے ہزار درجہ بہتر، افضل اور عمدہ ہیں۔ جاؤ! اگر تم میں عقل، سمجھ اور خدا ترسی ہے تو میری باتوں پر عمل کرو ورنہ خود بھی تباہ ہو گے اور اپنی اولاد کو بھی برباد کرو گے۔ اس موقعہ پر آپؒ اس شخص سے یہ بھی فرمایا کہ اپنے جھگڑے اور مقدمے خود اپنے گھر میں فیصلہ کرنے کی بجائے جو شخص انگریز کی عدالت میں لے جاتا ہے اس میں ایمان کا ذرا بھی حصہ نہیں ہے۔ (صوفیائے نقشبند: از حکیم سید امین الدین احمد، ص 323)۔

صلح اور انصاف پسندی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورج طلوع ہوتے ہی آدمی کے لیے اپنے ہر جوڑ کا صدقہ دینا ضروری ہو جاتا ہے اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے (صحیح بخاری شریف مترجم: کتاب الصلح) حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے لوگوں کے جھگڑے نہایت انصاف کے ساتھ نپٹاتے ہوئے ان کے درمیان صلح کرا دیتے، چنانچہ اکثر لوگ اپنے نجی جھگڑے، ذاتی معاملات، زمینوں اور جائیدادوں کے مقدمات آپؒ کے پاس لاتے تو آپ نہایت انصاف کے ساتھ، نہایت خوبی کے ساتھ اور نہایت ہمدردی کے ساتھ آپس میں ان کی صلح صفائی کرا دیتے۔ ایسی خوش اسلوبی کے ساتھ آپؒ دونوں فریقین کو

Marfat.com

سمجھاتے تھے کہ آپؒ کے فرمانے پر ہر شخص بخوشی اپنا حق چھوڑنے اور اپنے بھائی سے صلح کرنے پر آمادہ ہو جاتا تھا (صوفیائے نقشبند: از حکیم سید امین الدین احمد، ص 323)۔

بدبودار اشیاء سے کراہت:

حضور نبی کریم ﷺ کو بدبودار اشیاء (مثلاً کچے پیاز اور لہسن وغیرہ) سے کراہت تھی اس لیے آپ ﷺ ایسی بدبودار اشیاء کو تناول کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے جو کوئی ان اشیاء کو کھائے وہ مسجد میں نہ آئے (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 229)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کی پیروی میں بدبودار اشیاء سے نفرت کرتے تھے کچے پیاز، لہسن وغیرہ کی بدبو کے علاوہ تمباکو کی بدبو سے بھی نفرت کرتے تھے۔ آپؒ حقہ نہیں پیتے تھے اور اپنے مریدین کو بھی حقہ پینے سے منع فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت سید محمد اسماعیل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ حقہ ناپسند فرماتے تھے اور آپؒ حقہ پینے والوں کو میرے پاس بھیجا کرتے تھے کہ مجھے حقہ چھڑانے کی اچھی ترکیب آتی ہے پھر فرماتے کہ اصل چابی تو اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی

Marfat.com

کے ہاتھ میں ہے (خزینہ کرم: نور احمد مقبول، ص 192)☆

جانوروں سے حسن سلوک:

نبی کریم ﷺ نے بلی پالنے کے عمل کو پسند فرمایا ہے اور آپ ﷺ کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بلی کا بچہ پال رکھا تھا جو ہر وقت ان کے ساتھ رہتا تھا اس لیے حضور ﷺ نے ان کی کنیت ابوہریرہ مقرر فرما دی۔ ہرہ بلی کو کہتے ہیں جس کی تصغیر ہریرہ ہے جس کے معنی ننھی منی بلی یا بلی کا بچہ ہے وہ اس نام سے اس قدر مشہور ہوئے کہ اصل نام کسی کو یاد ہی نہ رہا (اردو انسائیکلوپیڈیا فیروز سنز)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی جذبہ محبت عامہ سے سرشار تھے جہاں آپؒ پالتو جانوروں اور چرندوں پرندوں سے بہت

☆ تفسیر عزیزی میں شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ نے حقہ نوشی سے منع فرمایا ہے۔ دلیل یہ دی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ''شاہد'' ہیں۔ لہٰذا حقہ پینا بے ادبی ہے۔ پس مریدان کو حقہ نوشی سے اجتناب ہی چاہیئے۔ شریعت تو رسول ﷺ سکھاتے ہیں۔ پیر کو ادب تو ضرور سکھانا چاہیئے۔

''ذکر خیر'' در حالات سائیں توکل شاہ انبالویؒ سے مذکور ہے کہ ایک دفعہ حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ ہم پان تمبا کو بہت کھایا کرتے۔ ایک روز درود شریف بکثرت پڑھا۔ رات کو عالم رویاء میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ میں نے قدم بوسی کی، حضور ﷺ نے مجھے سینہ مبارک سے لگا لیا۔ مگر رخ انور میری طرف سے پھیر لیا۔ میں ڈر گیا عاجزی سے عرض کیا، حضور مجھ سے کیا قصور ہوا ہے، فرمایا قصور کچھ نہیں صرف تمہارے منہ سے تمبا کو کی بو آتی ہے، اس روز سے پان تمبا کو چھوڑ دیا اور تمبا کو سے نفرت ہوگئی (خزینہ کرم)۔

Marfat.com

محبت رکھتے تھے وہاں آپؒ بلیوں سے بھی بہت پیار کرتے تھے اور بلیوں کو خصوصی طور پر مہیا کر کے دودھ پلایا کرتے تھے اور بلیاں بھی وقت مقررہ پر دودھ پینے کیلئے آپؒ کی بارگاہ اقدس میں بلاناغہ آجایا کرتی تھیں اور دودھ کے انتظار میں کبھی کبھی لنگر خانہ کے اردگرد چکر لگانا شروع کر دیتی تھیں حتیٰ کہ پیالوں میں دودھ ڈال کر ان کے آگے رکھ دیا جاتا تھا اور وہ سیر ہو کر اپنی راہ لیتیں (خطبات شیر ربانیؒ: از میاں خدا بخش: ص 80)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص راستے میں چل رہا تھا اسے سخت پیاس لگی اور اسے ایک کنواں نظر آیا تو اس شخص نے اس کنواں میں اتر کر پانی پیا۔ وہ کنوئیں سے باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا پیاس کے مارے زبان نکالے ہوئے تڑپ رہا تھا، اس شخص نے محسوس کیا کہ اس کتے کو پیاس سے ویسی ہی تکلیف ہے جیسی مجھے تھی۔ چنانچہ وہ کنوئیں میں دوبارہ نیچے اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھر کر اوپر لایا اور پیاسے کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے اس فعل کو اسقدر پسند فرمایا کہ اسے بخش دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ! کیا چوپایوں کی خدمت کرنے میں بھی ہمارے واسطے کچھ اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر ذی روح کی مدد کرنے میں اجر ہے (سیرت رسول عربی ﷺ: از علامہ نور بخش صاحب توکلیؒ: ص 372-373)۔

جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

جانوروں کے معاملہ میں بھی ہمیشہ سنت بنوی ﷺ پر عمل کیا۔ آپؒ کا معمول تھا کہ دستر خوان کے بچے کھچے ٹکڑے اکٹھے کر کے رکھ لیتے اور صبح و شام کتوں کو ڈالتے جوان اوقات میں آپؒ کے دروازے پر قطار باندھ کر آن کھڑے ہوتے۔ آپؒ دروازے پر کھڑے ہو کر انہیں باری باری اپنے پاس بلاتے اور ان کو روٹی کے ٹکڑے ڈالتے جاتے، ان میں اگر کوئی اجنبی کتا آ جاتا اور وہ معمول کے آداب سے ناواقف ہونے کی بنا پر غراتا یا ساتھی سے ٹکڑے چھیننے کی کوشش کرتا تو حضرت میاں صاحبؒ وہیں دروازے پر کھڑے کھڑے اسے فرماتے ''اونہوں'' تو کتا ٹکڑے کو چھوڑ کر ادب سے قطار میں کھڑا ہو جاتا اور اپنی باری کا انتظار کرتا۔ سبحان اللہ شیخ سعدیؒ نے کیا خوب کہا ہے:

تو از حکم داور گردن مپیچ
کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

ایک دفعہ ایک تازہ بیائی کتیا سے فرمایا کہ تو اتنے دن کہاں رہی؟ جا ہمیں اپنے کتورے لا کر دکھا......! چنانچہ کتیا چلی گئی اور تھوڑی دیر کے بعد بچوں کے ساتھ حاضر ہو گئی۔ چنانچہ حضرت میاں صاحبؒ نے کمال شفقت سے کتیا کو فرش پر بٹھایا اور حلوہ کھلا کر تواضع کی (اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری: ص 381-382)۔

حضرت عبد الرحمٰنؒ کے والد حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ

Marfat.com

قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ ہم نے ایک پرندہ (زواک) دیکھا جس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے ہم نے دونوں بچوں کو پکڑ لیا۔ زواک آئی اور اترنے کے لیے بازو پھیلانے لگی۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کے بچوں کو پکڑ کر اسے کس نے دکھ دیا ہے؟ اس کے بچے اسے واپس دے دو'' پھر آپ ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک گھر دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ ہم نے جلایا ہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ '' جائز نہیں کہ خدا کے سوا کوئی کسی کو آگ کا عذاب دے'' (سیرت رسول عربی ﷺ: از علامہ نور بخش صاحب توکلیؒ : ص 373-374)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ علیہ کی جانوروں سے شفقت و محبت کے واقعات بہت ہیں۔ ایسا ہی ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے میاں گلاب دین صاحب قصوری فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت قبلہ میاں صاحبؒ چند دوستوں کے ہمراہ اپنے مکان مبارک کی چھت پر تشریف رکھتے تھے۔ آپؒ نے چھت پر جانوروں کے لیے جا بجا پانی کے کونڈے اور دانہ چوگا وغیرہ کے پیالے رکھے ہوئے تھے۔ اس وقت چند فاختائیں دانہ چگ رہی تھیں اور ایک فاختہ قدرے اداس ان سے الگ کھڑی تھی۔ حضرت قبلہ میاں صاحبؒ نے اس فاختہ کو غور سے دیکھا اور ساتھیوں سے فرمایا '' یہ فاختہ دانہ نہیں چگ رہی اور بہت اداس ہے پتہ ہے کیوں؟

Marfat.com

''احباب بولے'' آپؒ ہی فرمائیں ہم کیا عرض کر سکتے ہیں؟'' آپؒ فرمانے لگے ''جس کا گھر اجڑ رہا ہو بھلا اسے کھانا پینا کب سوجھتا ہے'' پھر فرمایا: ''ایک کھیت میں کیکر کا درخت ہے اس درخت پر ایک گھونسلا ہے جہاں اس فاختہ نے انڈے دے رکھے ہیں مگر کھیت والے نے وہ درخت ایک بڑھئی کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے، بڑھئی وہ درخت کل صبح کاٹ ڈالے گا ہمیں اس بیچاری فاختہ کی مدد کرنی چاہیئے''۔

چنانچہ اگلے روز علی الصبح حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بڑھئی کے مکان پر پہنچے اور دستک دی۔ بڑھئی نے آپؒ کو دیکھا تو مارے خوشی کے پھولا نہ سمایا۔ آپؒ نے بڑھئی سے فرمایا کہاں چلے ہو؟ بڑھئی نے جواب دیا ایک جگہ درخت کاٹنے جا رہا ہوں۔ آپؒ نے فرمایا کیکر کا درخت کتنے کا خریدا ہے، پھر آپؒ نے فرمایا کہ یہ کیکر کا درخت ہمیں درکار ہے۔ آپؒ نے جیب سے دس روپے کا نوٹ نکالا اور بڑھئی کو دے دیا۔ وہ بولا ''حضرت صاحب دام آپؒ رہنے دیں میں درخت کاٹ لاتا ہوں اور آپؒ کے در دولت پر ڈال دونگا''۔

لیکن آپؒ نے بصد اصرار آخر اسے دام قبول کرنے پر راضی کر لیا اور ارشاد فرمایا کہ وہ درخت مذکور کو فی الحال نہ کاٹے اور جب ہمیں ضرورت ہوگی ہم خبر کر دیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت میاں صاحبؒ نے تین ماہ بعد اس درخت کو کٹوانے کا حکم دیا، ظاہر ہے اس عرصے میں فاختہ کے بچے نکل کر اڑ گئے ہونگے (اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری: ص

Marfat.com

382-384) اتباع سنت کی برکت سے میاں شیر محمد شرقپوریؒ روحانیت کے بلند مقام پر فائز تھے پس آپؒ کے روحانی تصرفات کے چرچے زبان زد خلائق ہیں۔ بقول علامہ اقبالؒ:

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی عقیدت ہے تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

اشاعت دین:

نبی کریم ﷺ نے کتاب اللہ کے تحفظ کے لیے ابتداء ہی سے تحریری اشاعت کا بندوبست کیا۔ جب بھی آپ ﷺ پر کوئی قرآنی آیت نازل ہوتی تو آپ ﷺ اسے اولاً مردوں کو پڑھ کر سناتے، پھر عورتوں کو، مگر آپ ﷺ صرف سنانا کافی نہ سمجھتے تھے بلکہ آپ ﷺ کسی کاتب کو بلا کر خود لکھواتے پھر اس سے پڑھوا کر سنتے اور ضرورت کے مطابق تصحیح کراتے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ اس کے نسخے ہر مسلمان اپنے گھر میں رکھے (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ، پنجاب لاہور، ص 31-32)

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی نبی کریم ﷺ کی سنت کی پیروی میں اشاعت دین کیلئے ساری عمر کوشاں رہے چنانچہ آپؒ نے دینیات اور تصوف کی بعض نادر و نایاب کتب بھی طبع کروا کر تقسیم کیں تا کہ خصوصی طور پر ایسا پڑھا لکھا طبقہ جو کسی وجہ سے آپؒ کی صحبت سے فیضیاب نہ ہو سکا۔ مسائل دین سے آگاہ ہوتا رہے۔ آپؒ نے "مراۃ المحققین" کو "اردو ترجمہ" کے ساتھ عمدہ کاغذ پر چھپوایا اور عوام الناس میں مفت تقسیم کی۔

Marfat.com

''ذخیرۃ الملوک ترجمہ منہاج الملوک'' کا اردو ترجمہ کروایا اور تین سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب مفت تقسیم کی۔

''حکایت الصالحین ترجمہ مجالس المحسنین'' جیسی آٹھ سو بیاسی صفحے کی بڑی کتاب حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں زیور طبع سے آراستہ ہوئی اور احباب میں تقسیم کی گئی۔ ''چشمہ فیض'' پنجابی زبان کا یہ مختصر سا رسالہ جو امیر طریقت حضرت بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے طبع کروا کر تقسیم کیا۔ ان کتابوں کے علاوہ تفسیر، سیرت رسول مقبول ﷺ اور اراد و لطائف، فقہ اور احادیث کی متعدد کتب بازار سے خرید کر طالبان حق میں بانٹتے اور لوگوں کو علمی ذخائر سے مالا مال کرتے (اولیائے نقشبند: محمد امین شرقپوری، ص 424-426)

بچھونا:

آپ ﷺ کھجور کی چٹائی پر لیٹتے تھے جس کے نشان آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پڑ جاتے تھے۔ ایک رات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گدے کو نرم کرنے کے لیے اس کی چار تہیں بنا دیں مگر آپ ﷺ نے اس کو دوبارہ سابقہ حالت پر لگانے کا حکم دیا (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ص 92)

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم ﷺ کی سونے کی سنت کو بھی اپنایا اور آپؒ فرش پر صف بچھا کر سوتے تھے اکثر سر کی ڈال کر اس پر سوتے تھے اور اینٹ سر کے نیچے رکھ لیتے تھے۔ (اولیائے

Marfat.com

نقشبند: محمد امینؒ شرقپوری، ص 418)۔

معمولات سفر:

نبی کریم ﷺ سفر کے لیے گھر سے عموماً پیر یا جمعرات کو نکلتے اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ص 101-100)

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت نبوی ﷺ کی تقلید کرتے ہوئے سفر کے لیے گھر سے عموماً پیر یا جمعرات کو نکلتے اور سفر سے واپس سیدھے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو چار نفل ضرور ادا کرتے (اولیائے نقشبند: محمد امین شرقپوری، ص 412)

خوش معاملگی:

حضور ﷺ معاملات کو اس خوش اسلوبی سے نبھاتے کہ معاملہ کرنے والا شخص ہمیشہ کے لیے آپ ﷺ کا گرویدہ ہو جاتا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے مجھ سے کچھ ادھار لیا۔ وقت آنے پر نہ صرف یہ کہ آپ ﷺ نے وہ قرضہ ادا فرمایا بلکہ اس سے بھی زیادہ دیا (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ، پنجاب، لاہور، ص 133)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی معاملات کے نہایت صاف تھے۔ لین دین میں پائی پائی کا حساب چکاتے جس کسی کا دینا

Marfat.com

ہوتا نہ لیت ولعل کرتے اور نہ تاخیر فرماتے۔ اکثر ایسا ہوتا کہ آپؒ کو کہیں سفر میں روپیہ پیسہ کی ضرورت پڑتی تو کسی محبّ سے رجوع فرماتے اور بقدر ضرورت ادھار طلب کرتے جو واپسی پر ادا کرتے (اولیائے نقشبند: محمد امین شرقپوری، ص 393)۔

معاشرتی تعلقات:

آپ ﷺ اس بات سے پوری طرح آگاہ تھے کہ خاندان اس معاشرہ کا ایک حصہ ہیں جو پوری بنی نوع انسان سے عبارت ہے اس لیے آپ ﷺ نے ان تعلقات کی خوش ادائی پر زور دیا اور آپ ﷺ خود بھی ان تعلقات کا حق ادا فرماتے رہے۔ آپ ﷺ نے خاندان کے ہر فرد سے آخر دم تک مروت واحسان کا سلوک جاری رکھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے خاندان کا ایک فرد بنایا ہوا تھا اور ان کی والدہ کے گھر اکثر تشریف لے جاتے تھے۔ حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کئی برسوں کے بعد حبشہ سے لوٹے تو آپ ﷺ نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ ﷺ سینے سے لگا لیتے اور فرماتے اے خدا! اسے علم وحکمت عطا فرما۔ اپنے رضاعی ماں باپ کو ہمیشہ اپنے اصلی والدین کی نظر سے دیکھتے (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ص 135)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی عزیز واقارب سے ملتے جلتے۔ ان کی شادی اور غمی میں شرکت فرماتے۔ سلام میں خود پہل

Marfat.com

فرماتے۔ رخصت کرتے وقت مصافحہ بھی فرماتے (اولیائے نقشبند: محمد امین شرقپوری، ص392)۔

شادی:

ہم نے معاشرتی طور پر شادی کو محض رسم بنا رکھا ہے حالانکہ یہ حضور ﷺ کی سنت ہے۔ سیرت نگاروں کی متفقہ رائے کے مطابق آپ ﷺ نے یک بعد دیگرے گیارہ شادیاں کیں۔ ازواج مطہرات کے نام حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں (سیرت رسول عربی ﷺ: علامہ نور بخش صاحب توکلیؒ، ص689)

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سنت نبوی ﷺ کی سنت کے مطابق شادی کی۔ آپ کے ہاں دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئی۔ بیٹے پیدا ہوتے ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ بیٹی سنت بلوغت کو پہنچی تو سنت کے مطابق اس کی شادی بھی کی (اولیائے نقشبند: محمد امین شرقپوری، ص422)

Marfat.com

صاحبزادی کا نام فاطمہ:

حضور ﷺ کی چھ اولادیں ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئیں اور آپ ﷺ نے سب سے چھوٹی صاحبزادی کا نام "فاطمہ" رکھا (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، ص589)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو حضور نبی کریم ﷺ سے والہانہ محبت تھی اس لیے آپ کو نبی کریم ﷺ کی اولاد پاک سے بھی بیحد محبت تھی یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنی صاحبزادی صاحبہ کا نام حضور نبی کریم ﷺ کی چھوٹی صاحبزادی "فاطمہ" کے نام کی نسبت سے "حضرت فاطمہ" رکھا اس طرح آپ نے نام رکھنے کی سنت کو بھی اپنایا (اولیائے نقشبند: محمد امین شرقپوری، ص422)

سجدہ تعظیمی حرام ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! شوہر کا عورت پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! "اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو فرماتا کہ جب شوہر گھر آئے اسے سجدہ کرے۔ اس فضیلت کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر دی (فاضل بریلوی اور امور بدعت: سید محمد فاروق القادری، ص162)

تعلیٰ بن مرۃ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "ایک روز

Marfat.com

حضور ﷺ باہر تشریف لے گئے۔ ایک اونٹ بولتا ہوا آیا۔ قریب آ کر حضور ﷺ کو سجدہ کیا۔ مسلمانوں نے کہا ہمیں تو زیادہ لائق ہے کہ نبی کریم ﷺ کو سجدہ کریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں کسی غیر اللہ کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے" (فاضل بریلوی اور امور بدعت: سید محمد فاروق القادری، ص 163)

حضرت قیش بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"میں شہر حیرہ (نزد کوفہ) گیا، وہاں کے لوگوں کو دیکھا اپنے حکمران کو سجدہ کرتے ہیں میں نے عرض کی: رسول اللہ ﷺ زیادہ مستحق سجدہ ہیں۔ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ حال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بھلا اگر تم ہمارے مزار کریم پر گزرو تو کیا مزار کو سجدہ کرو گے میں نے عرض کی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نہ کرو۔ میں کسی کو کسی کے سجدے کا حکم دیتا تو عورتوں کو شوہروں کو سجدے کا حکم فرماتا اس حق کے سبب جو اللہ نے ان پر رکھا ہے" (فاضل بریلوی اور امور بدعت: سید محمد فاروق القادری، ص 165)۔

ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو، نہ ان پر بیٹھو (فاضل بریلوی اور امور بدعت: سید محمد فاروق القادری، ص 166 بحوالہ ابوداؤ، ترمذی، نسائی)۔

زمین بوسی بھی حرام ہے "عالموں اور بزرگوں کے سامنے زمین چومنا حرام ہے۔ چومنے والا اور اس پر راضی ہونے والا دونوں گنہگار ہیں" (فاضل بریلوی اور امور بدعت: سید محمد فاروق القادری، ص 168 بحوالہ شرح ہدایہ جلد 4، ص 43)۔ **عورتوں کا مزارات پر جانا ناجائز ہے:**

Marfat.com

جب عورت مزار پر جانے کے لیے گھر سے ارادہ کرتی ہے۔ اس پر لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں۔ سوائے روضہ انور کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں۔ وہاں کی حاضری البتہ سنت جلیلہ اور عظیمہ قریب الواجبات ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو میرے مزار کریمہ کی زیارت کو حاضر ہوا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی''۔ دوسری حدیث اس طرح سے ہے ''جس نے حج کیا اور میرے مزار کی زیارت کو نہ آیا بے شک اس نے مجھ پر جفا کی'' (فاضل بریلوی اور امور بدعت، ص 185)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی نبی کریم ﷺ کی سنت کی اتباع کرتے ہوئے اکثر قبرستان جاتے اور قبور کی زیارت فرماتے۔ مزارات پر مراقبہ بھی فرماتے اور کبھی کھڑے کھڑے دعائے مغفرت بھی فرماتے۔ قبر کو ہاتھ نہ لگاتے۔ فرماتے ہاتھ لگانے سے کیا ہوتا ہے جب تک دل نہ لگے (اولیائے نقشبند: محمد امین شرقپوری، ص 410) ☆

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سجدہ تعظیمی کے سخت خلاف تھے۔ آپؒ کے مزار مبارک پر ایک بورڈ آویزاں تھا جس پر یہ تحریر تھا کہ ''تعظیمی سجدہ بھی حرام ہے''۔

☆ طوائف تعظیمی: بلاشبہ غیر کعبہ معظّمہ کا طوائف تعظیمی ناجائز ہے اور غیر خدا کو سجدہ شریعت محمد ﷺ میں حرام ہے۔ مزارات طیبہ اولیائے کرام سے کم از کم چار ہاتھ فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہیئے، یہی ادب ہے (فاضل بریلوی اور امور بدعت، ص 195) سجدہ تعظیمی کی وجہ سے ہماری خانقاہیں بری طرح بدنام کر دی گئی ہیں حالانکہ بوسہ وطواف قبور سے لیکر سجدہ تعظیمی تک ہر مسئلے میں تمام علمائے اہل سنت متفق ہیں اور ان کا مسلک کتاب وسنت پر مبنی ہے اور اگر کہیں کوئی غیر شرعی فعل ہو رہا ہے تو اس کی ذمہ داری اس شخص پر ہے، جو اسے کر رہا ہے۔ فاضل بریلویؒ نے قرآن مجید، چالیس مستند احادیث ایک سو فقہی نصوص اور بزرگان دین کے اقوال سے سجدہ تعظیمی کے حرام ہونے پر ''الذبدۃ الذکیۃ فی تحریم سجود التحیۃ'' نامی تحقیقی کتاب سپرد قلم کی ہے۔ اگر مزارات پر کوئی نادان یا جاہل زائر معلومات نہ رکھنے کے باعث غیر شرعی حرکت کرتا ہے تو اس کا الزام مسلک اہل سنت وجماعت پر نہیں لگایا جاسکتا۔

Marfat.com

تیمارداری:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی مزاج پرسی کرو اور قیدی کو چھڑایا کرو (صحیح بخاری مترجم، جلد سوم، کتاب المرض، حدیث 608)

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے بیماروں کی تیمارداری کیا کرتے تھے چنانچہ آپؒ کے ساتھیوں اور مہمانوں میں سے اگر کوئی بیمار ہو جاتا تو اپنے ہاتھ سے اس کی تیمارداری کرتے اور اس کی غلاظت تک اٹھانے سے گریز نہ کرتے (اولیائے نقشبند: محمد امین شرقپوری، ص 395-394)

سادگی:

آپ ﷺ کو کھانے پینے، پہننے اوڑھنے میں تکلف اور تصنع و بناوٹ سخت ناپسند تھی۔ سادگی ہمیشہ آپ ﷺ کا معمول رہی۔ جو کچھ سامنے آجاتا کھا لیتے۔ جو کچھ ملتا پہن لیتے۔ اپنے رفقا سے بھی آپ ﷺ یہی توقع رکھتے تھے کہ ان کے رہن سہن میں بھی سادگی اور بے تکلفی رہے۔

ایک دفعہ آپ ﷺ اپنی لخت جگر حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر تشریف لے گئے اور گھر کے دروازے ہی سے پلٹ آئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ سے سبب دریافت کیا تو فرمایا: ''کسی پیغمبر کے شایان شان نہیں کہ وہ کسی ایسے گھر میں داخل ہو جس میں زیب و زینت ہو'' ہوا یہ تھا کہ آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گھر کی سجاوٹ کے لیے رنگین پردے دروازے پر ڈال لیے تھے۔(سیرت خیر الانام ﷺ : شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 244)

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کے مطابق تحائف بھی لیتے تھے مگر سب حاجتمندوں پر خرچ کر دیتے۔ ساری زندگی میں کوئی کوٹھی یا محل نہیں بنوایا بلکہ تمام عمر نہایت سادہ مکان میں رہے، سامان آرائش و زیبائش سے آپؒ کو طبعاً نفرت تھی۔ سادہ خوراک کھاتے تھے مگر دستر خوان پر ملنے والوں کے لیے عمدہ کھانے بھی ہوتے جس سے معلوم ہوتا کہ کسی ''ریاست کے مالک'' کا دستر خوان ہے اور جب خود تناول فرماتے تو لذیذ سالن میں پانی ملا لیتے تا کہ نفس کی پرورش نہ ہو(اولیائے نقشبند: محمد امین شرقپوری، ص 393-396)۔

انکساری:

ایک مرتبہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے تو آپ ﷺ کو ناگوار گزرا اور فرمایا: تم عجمیوں کی طرح ایک دوسرے کو دیکھ کر کھڑے نہ ہو جایا کرو(سیرت خیر الانام ﷺ: شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور بحوالہ ابوداؤد، 5:398 حدیث 5230)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت کے مطابق ذاتی شہرت کو سخت ناپسند فرماتے تھے جب کوئی شخص تعظیم کے لیے اٹھتا تو اس چیز کو بھی ناپسند فرماتے۔ ملنے والوں سے اونچی جگہ پر بیٹھنے سے احتراز

Marfat.com

کرتے۔ جب ساتھیوں کے ساتھ کہیں جاتے تو ان کے پیچھے پیچھے چلتے اور کبھی آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرتے (اولیائے نقشبند: محمد امین شرقپوری، ص 394)۔

محفل ذکر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو راستوں وغیرہ میں گشت کرتی رہتی ہے اور جہاں کہیں ان کو اللہ کا ذکر کرنے والے ملتے ہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو بلا کر سب جمع ہو جاتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کے گرد آسمان تک جمع ہوتے رہتے ہیں جب وہ مجلس ختم ہو جاتی ہے تو وہ آسمان پر جاتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ، باوجودیکہ ہر چیز کو جانتے ہیں پھر بھی دریافت فرماتے ہیں کہ تم کہاں سے آگئے ہو۔ وہ عرض کرتے ہیں تیرے بندوں کی فلاں جماعت کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح، تکبیر اور تحمید (بڑائی بیان کرنے اور تعریف کرنے) میں مشغول تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں یا اللہ دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ تیری تعریف اور تسبیح میں منہمک ہوتے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت چاہتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں کہ جنت کو دیکھا تو نہیں۔

Marfat.com

ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ عرض کرتے ہیں کہ اس سے بھی زیادہ شوق اور تمنا سے اس کی طلب میں لگ جاتے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں کہ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں دیکھا تو نہیں ہے۔ ارشاد ہوتا ہے اگر دیکھتے تو کیا ہوتا؟ عرض کرتے ہیں اور بھی زیادہ اس سے بھاگتے اور بچنے کی کوشش کرتے۔ ارشاد ہوتا ہے اچھا تم گواہ رہو میں نے ان سب مجلس والوں کو بخش دیا ایک فرشتہ عرض کرتا ہے یا اللہ فلاں شخص اس مجلس میں اتفاقاً اپنی کسی ضرورت سے آیا تھا وہ اس مجلس کا شریک نہیں تھا ارشاد ہوتا ہے کہ یہ گروہ ایسا مبارک ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں ہوتا (لہذا اس کو بھی بخش دیا) (حضرت شیر ربانیؒ کا پیغام عصر حاضر کے نام: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ص 13-14، بحوالہ بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوۃ شریف)☆

☆ جہاں پر محفل ذکر منعقد ہوتی ہے اس جگہ کو فرشتے زمین سے لیکر آسمان تک اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ محفل ذکر میں شامل ہوتے ہیں اور دعا میں شریک ہوتے ہیں۔ ایسی بابرکت مجالس میں شریک ہونا انسان کے لیے بخشش اور نجات کا ذریعہ بن جاتا ہے اور جس محفل ذکر میں ولی کامل تشریف فرما ہو اس کی صحبت کی برکات سے اللہ تبارک وتعالیٰ ایک ایسے شخص کو بھی بخش دیتا ہے جو اپنی ضرورت سے آیا تھا اور چند لمحے نیک بندوں کی صحبت اس نے اختیار کی۔ اس لیے محفل ذکر کا اہتمام کرنا اور اس میں شریک ہونا اور نیک بندوں کی صحبت اختیار کرنا وجہ خیر و برکت ہے اور نیک بندوں کی صحبت میں بیٹھنے والا بد بخت نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ اس کی شقاوت کو سعادت میں بدل دیتا ہے اور جب ایسی مجلسیں انعقاد پذیر ہوں تو ادھر ادھر چلنے پھرنے کی بجائے محفلوں میں باوضو، دوزانو اور سر ڈھانپ کر توجہ سے ذکر میں مصروف ہونا چاہیئے اور ذکر کی محفلوں میں بیٹھنا ایسا ہے جیسا کہ انسان جنت کی کیاریوں (باغوں) میں بیٹھا ہوا ہو۔

Marfat.com

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی محافل ذکر میں سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے شمولیت فرماتے۔ قرآن پاک کے ختم شریف میں شامل ہوتے۔ کبھی کبھی رمضان المبارک کے ایام میں لاہور میں تشریف لے جاتے اور اکثر آستانہ شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں حافظ فخر الدین صاحب کے پیچھے قرآن پاک سنتے (اولیائے نقشبند: محمد امین شرقپوری، ص 410)۔ نماز مغرب کے بعد روزانہ محفل ذکر کرواتے۔ محفل ذکر کے لیے چادر بچھائی جاتی اور اس پر شمارے بچھا دیئے جاتے اور پھر سب کے ساتھ دوزانوں بیٹھ کر شماروں پر درود شریف پڑھتے۔ نعت خوانی بہت سنتے تھے۔ گیارھویں شریف کی محفل میں شاہ محمد غوثؒ کے مزار پر جا کر شمولیت کرتے اور بارھویں کو اپنے ہاں محفل ذکر کرتے (خطبات شیر ربانیؒ: میاں خدا بخش، ص 206,80.78)

مسنون عمل:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ ہمیشہ دوزانو بیٹھتے تھے، کھانا کھاتے وقت ایک زانو بیٹھتے تھے۔ راستہ پر چلتے وقت راستہ میں پڑے ہوئے اینٹ پتھر، پھل کا چھلکا، کانٹے دار ٹہنی وغیرہ کو اٹھا کر ایک طرف کر دیتے تھے تاکہ راستہ یا بازار میں چلنے والوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ چلتے ہوئے نظر نیچی رکھتے تھے۔ تیز رفتار سے چلتے تھے حتیٰ کہ بڑے تیز چلنے والے بھی پیچھے رہ جاتے تھے۔ چلنے میں بناوٹ بالکل نہ تھی۔ فخر سے دور رہتے۔ انکساری اختیار فرماتے، جب کوئی چیز خریدتے تو وتر کے

Marfat.com

حساب سے خریدتے۔ مہمانوں کے آگے روٹیاں بھی تین تین رکھتے۔ کسی خادم کو اپنی جوتی نہ چھونے دیتے تھے۔ ہر چیز دائیں ہاتھ میں لیتے اور دائیں میں دیتے البتہ روپیہ پیسہ بائیں ہاتھ سے لیتے اور بائیں ہی میں دیتے۔

آپؒ مسجد یا گھر میں ہوتے تو جوتی کا سرا قبلہ رخ رکھتے۔ اگر کسی شخص کی جوتی کا سرا قبلہ رخ نہ ہوتا تو اپنے ہاتھ سے اسے درست کر دیتے۔ لوٹے کی ٹونٹی بھی ہمیشہ قبلہ رخ رکھتے۔ اگر کوئی خادم بھول کر ٹونٹی قبلہ رخ نہ رکھتا تو آپؒ اس پر بہت ناراض ہوتے، قبلہ کا بیحد احترام فرماتے۔

زیارت قبور:

سفر حج سے واپسی پر دو مہینے گزرے تھے کہ ایک روز آدھی رات کے وقت آنحضرت ﷺ یکایک بستر سے اٹھے اور ایک خادم ابو رافع یا ابو مویصبہ کو ساتھ لے کر جنت البقیع کے قبرستان میں تشریف لے گئے اور اپنے پرانے رفقاء کے لیے دیر تک دعا و استغفار کرتے رہے (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ص 64)۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر قبرستان بھی جاتے اور قبور کی زیارت فرماتے اور کبھی کھڑے کھڑے دعائے مغفرت بھی فرماتے (اولیائے نقشبند: محمد امین شرقپوری، ص 410)۔

بیمار کی عیادت کرنا ضروری ہے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ نے فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی مزاج پرسی کرو اور قیدی کو چھڑایا کرو (صحیح بخاری مترجم، جلد سوم، کتاب المرضی، حدیث 608)۔

ایصال ثواب:

ایصال ثواب ایک رسم اور بدعت نہیں ہے بلکہ یہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ نے ایک سینگوں والا مینڈھا لانے کا حکم دیا جس کے ہاتھ پیر اور آنکھیں سیاہ ہوں۔ پس قربانی کے لیے ایسا مینڈھا لایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ! چھری لاؤ" پھر فرمایا: "اسے پتھر پر تیز کرو"۔ میں نے اس کو تیز کیا پھر آپ ﷺ نے چھری لی۔ مینڈے کو پکڑا، اس کو لٹایا اور ذبح فرمانے لگے، پھر فرمایا: "اللہ کے نام سے اے اللہ! محمد، آل محمد اور امت محمد کی طرف سے اسے قبول فرما، پھر اس کی قربانی کی" (مسلم، باب استحباب الاضحیہ و ذبحھا مباشرہ)۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رحمت عالم ﷺ سے دریافت کیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہیں کیا میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کروں" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہاں کرو" میں نے عرض کی "کونسا صدقہ افضل ہے؟" ارشاد فرمایا: "پانی پلانا" (نسائی)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ

Marfat.com

ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کہ جب تم میں سے کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہیے کہ اسے ماں باپ کی طرف سے کرے کیونکہ اس کا ثواب ان دونوں کو ملے گا اور اس شخص کے ثواب میں کچھ بھی کم نہیں کیا جائے گا (طبرانی اوسط)۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ علیہ بھی متوفی کے پسماندگان کے پاس برائے تعزیت اور فاتحہ خوانی میں رسماً نہیں جاتے تھے بلکہ سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے جاتے تھے۔ سورہ فاتحہ پڑھتے اور متوفی کے لیے دعائے مغفرت فرماتے۔ اکثر قبرستان بھی جاتے اور دعائے مغفرت فرماتے (اولیائے نقشبند: محمد امین شرقپوری، ص 410)۔

مرض الوفات:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی علالت کے دوران آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ ﷺ کو سخت بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور ﷺ کو بہت سخت بخار ہے شائد یہ اسی وجہ سے ہے کہ آپ ﷺ کے لیے دگنا اجر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے تکلیف پہنچے مگر اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد سوم، کتاب المرض، حدیث 606) آپ ﷺ ایک روز جنت البقیع کے قبرستان میں گئے۔

Marfat.com

قبرستان سے واپس لوٹے تو سر درد سے مرض کی ابتداء ہو چکی تھی۔ طبعیت مضمحل ہوتی گئی اور ضعف روز بروز بڑھتا گیا۔ آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ سر میں درد ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ نے سر پر رومال باندھ لیا (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ص 64-65)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اعلی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ سعادت بھی نصیب فرمائی کہ آپؒ سفر آخرت سے پہلے بیماری میں مبتلا ہوئے اور آپؒ کو تپ محرقہ کا عارضہ ہو گیا (اولیائے نقشبند: محمد امین شرقپوری، ص 445)۔

وفات اقدس:

جمہور کے نزدیک آنخضرت ﷺ نے ہجرت کے دس سال پورے ہونے کے بعد پیر کے دن 12۔ ربیع الاول 11 ہجری کو اس دنیا سے رحلت فرمائی (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانشگاہ پنجاب، لاہور، ص 67)۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل عمیم سے اعلیٰ حضرت میاں شیرِ محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو حضور نبی کریم ﷺ کی وفات کی نسبت سے پیر کے روز اس دنیا سے رحلت نصیب فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (اولیائے نقشبند: محمد امین شرقپوری، ص 447)۔

Marfat.com

ارشادات شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ

توحید کے متعلق ارشادات:

- "یہی سارا کمال نہیں کہ منہ مغرب کی طرف کرلیا جائے، ایسا تو دوسری قومیں بھی کرتی ہیں، بلکہ کمال اس میں یہ ہے کہ توحید اور رسالت کو اس طرح جانو جس طرح جاننے کا واقعی حق ہے"۔
- "توحید اور رسالت باہمی مربوط ہیں۔ توحید کے بغیر رسالت نہیں اور رسالت کے بغیر توحید نہیں" (یعنی توحید کی معرفت رسالت کے بغیر ممکن نہیں)۔
- "اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مان کر امرونہی پر سختی اور استقامت سے عمل کرنا اور حضور اقدس ﷺ کو سچا پیغمبر مان کر صدق دل سے اتباع سنت کرنا ہی بڑی سعادت ہے۔ جب اس پر دل وجان سے عمل ہوگا تو باقی جملہ امور از خود فرمان خداوندی کے عین تابع ہو جائیں گے"
- "اسلام کے پانچ رکن ہیں اور ایمان کے دو یعنی رسالت و توحید۔ کیونکہ رسالت کی متابعت سے توحید تک پہنچا جاسکتا ہے اور ایمان میں تصدیق قلبی ہوتی ہے"۔
- "اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانو"۔
- "جب خداوند کریم کو حاضر و ناظر جانتے ہو تو پھر اس کی نافرمانی کیوں کرتے ہو؟ اور جو کہے کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر نہیں وہ کافر ہے"

Marfat.com

- ''کلمہ پڑھنے کو تو پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ مگر اس پر عمل نہیں کرتے معاذ اللہ''
- ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے حقیر پانی (منی) کی ایک بوند سے انسان کو پیدا کیا''
- ''ہمہ اعضاء اجسام درست پیدا فرمائے۔ کان، ناک، آنکھ، زبان، ہاتھ اور پاؤں پیدا فرمائے۔ ان میں سے اگر کوئی ضائع ہو جائے یا خراب ہو جائے تو قادر مطلق کے علاوہ وہ کون کاریگر ہے جو اسے درست کرے؟ بس ہر دم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ دانا عبرت حاصل کرتے ہیں۔ حق تعالیٰ انسان کو نیست سے ہست میں لایا۔ تو دیکھ نہیں سکتا مگر وہ تیرے ہر نفس (سانس) کی رفتار سے بھی واقف ہے''
- ''دل و جان جو تمہارے پاس ہے، یہ اللہ کی امانت ہے''
- ''آدمی اپنی نفسانی خواہشات کی خاطر اللہ تعالیٰ سے گلہ و شکوہ کرتا ہے (معاذ باللہ) حالانکہ اس کو چاہیے کہ ہر حالت میں رب کریم کا شکر ادا کرتا رہے''
- ''کارخانہ قدرت میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ حکم خداوندی کے تحت ہو رہا ہے''
- ''جو خدا سے ڈرتا ہے اس سے ہر چیز ڈرتی ہے خواہ وہ کسی اور جنس میں سے ہی کیوں نہ ہو''

Marfat.com

- ''خداوند کریم دم بدم تیری نگرانی اور حفاظت کرتا ہے، بے شمار نعمتیں عطا فرماتا ہے کیا تو نے بھی کبھی اس کا حقیقی شکر ادا کیا ہے؟
- ''تو خداوند کریم پر قربان ہو جا، وہ تجھ پر جنت نثار کر دے گا''
- ''جس کی طرف رب اس کی طرف سب''
- ''اس وحدہ لاشریک کا پتہ حضور ﷺ نے بذریعہ سورہ اخلاص دیا''۔
- ''وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے دین کے ساتھ حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ حضور ﷺ ہی کی خاطر ایجاد دو عالم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس دین کو سب پر غالب رکھے گا''
- ''مخلوق کا سوالی نہ ہو، خالق کی طرف رجوع کرنے والا ہو اور اسی سے سوالی ہو''
- ''ہر چیز اپنے رب سے مانگ۔ جو کچھ تیری قسمت میں ہو گا مل کر ہی رہے گا''
- ''جب عظمت الٰہی دل میں موجود ہو تو پھر کس کی مجال ہے جو اسے ہراساں اور پریشان کرے''
- ''جو درد دل کا مریض ہے، اس کا علاج دیدار یار ہی سے ہو سکتا ہے''
- ''ذات باری بے مثال ہے اور لافانی ہے۔ کوئی اس سے مشابہ نہیں ہو سکتا''
- ''حق جل مجدہ کی ذات نہ تقسیم ہو سکتی ہے، نہ محدود ہو سکتی ہے اور نہ

Marfat.com

شمار میں آسکتی ہے‘‘

- ’’قرآن پاک کا تہائی حصہ ذات باری تعالیٰ کی توحید کے متعلق ہے‘‘

رسالت کے متعلق ارشادات:

- ’’اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پتہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہی دیا‘‘
- ’’حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے افضل و اعلیٰ ہیں اور سب انبیاء علیہم السلام پر حضور ﷺ کے احسانات ہیں‘‘۔

ہمہ انبیاء در پناہ تو اند	مقیم در بارگاہ تو اند
تو ماہ منیری ہمہ اختر اند	تو سلطان ملکی، ہمہ چاکر اند

ترجمہ:

یارسول اللہ ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام آپ کی پناہ میں ہیں اور آپ ﷺ کے آستانے کے باشندے ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ آپ روشن چاند ہیں اور وہ (انبیاء کرام) ستارے ہیں، آپ سلطنت خداوندی کے بادشاہ ہیں اور وہ (انبیاء کرام) سب خادم ہیں۔

- ’’ہمارے حضور پرنور نبی کریم ﷺ اپنے جسد اور روح دونوں کے ساتھ ہیں۔ زمین اور ملکوت کے اطراف میں جہاں چاہتے ہیں، سیر فرماتے ہیں‘‘
- ’’جس طرح گلاب تمام پھولوں کا سردار ہے اسی طرح ہمارے نبی ﷺ بھی تمام رسولوں کے سردار ہیں۔

Marfat.com

- ''اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام اور قرآن کا پتہ ہمیں صرف اور صرف نبی کریم ﷺ نے ہی دیا ہے''
- ''اگر اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب ﷺ کے نور کو ظاہر کرنا مقصود نہ ہوتا، تو اپنا آپ ہر گز ظاہر نہ فرماتا''

بنا ساری خدائی سے محمد مصطفیٰ ﷺ پہلے
نہ آدم ، نہ فرشتہ تھا، نہ تھا ظاہر خدا پہلے

- ''رسول اللہ ﷺ انسانوں کے علاوہ جنوں کے بھی رسول ہیں''۔
- ''حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے حضور ﷺ فرشتوں کے رسول تھے''
- ''تمام پیغمبر علیہم السلام عادات درست کرنے کے واسطے مبعوث ہوئے''۔

''کیونکہ قیامت کے دن فیصلہ عادات پر ہوگا۔ لہذا عادات کا درست کرنا اشد ضروری ہے''۔

- ''پہلے رسالت پھر توحید، اگر رسالت کے تابع نہ ہوگا توحید سے دور ہو جائے گا''۔

فضائل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

- ''فضائل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جن وانس کے علاوہ ہر چیز کے بھی رسول ہیں''۔
- ''حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

دنیا میرے سامنے پیش کر دی تو میں واقعات عالم کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے کوئی چیز ہاتھ کی ہتھیلی پر موجود ہو۔ لہٰذا نہایت ضروری ہوا کہ ہمہ افعال، اقوال اور احوال میں سنت کی پیروی ہو، اسی میں صحیح عزت نصیب ہوگی"۔

- "جو کچھ دین کی نعمتیں ہمیں ملی ہیں، یہ سب حضور نبی کریم ﷺ کے طفیل نصیب ہوئی ہیں"۔
- "قادر مطلق کا حکم ہے، جو نبی کریم ﷺ کے فیصلہ پر راضی ہوگا اللہ تعالیٰ بھی اسی پر راضی ہوگا"
- "جو شخص حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر حضور ﷺ کے احکامات کی پیروی نہیں کرتا، وہ جھوٹا ہے، جھوٹا ہے"۔
- "ہمیں جو کچھ نصیب ہوا ہے یہ سب حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک نور علیٰ نور سے ملا ہے"۔
- "اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ سے فرمایا، جو فرض کی ادائیگی میں سستی کرے اسے آپ پکڑ لیں اور جو سنت میں غفلت کرے گا اس کو میں پکڑ لوں گا"
- "اگر نبی کریم ﷺ راضی ہیں تو رب العالمین بھی راضی ہے"

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

"قرآن شریف حضور نبی کریم ﷺ کی صفات سے بھرا پڑا ہے"

- قیامت کے دن سات گروہ سایۂ عرش میں خوش باش ہوں گے اور

Marfat.com

سانیہ عرش کے نیچے محفوظ ہوں گے۔ لوگ پوچھیں گے کیا آپ کا ابھی حساب و کتاب نہیں ہوا۔ وہ جواب دیں گے کیسا حساب و کتاب؟ لوگ پھر پوچھیں گے وہ کونسا نیک عمل تم لوگوں نے کیا ہے جو یہ درجہ ملا، وہ جواب دیں گے یہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کی اتباع سنت نبوی ﷺ کی وجہ سے ہوا ہے ☆

فقہی و علمی لطائف کے متعلق ارشادات:

سورۃ العصر کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے فالبدیہہ فرمایا:

o ''یہ کلام اللہ ہے، جو ہمارے پاس حضور اقدس ﷺ لائے ہیں۔ اس میں وقت عصر کی یا حضور انور ﷺ کے زمانہ کی قسم اٹھائی گئی ہے۔ اس میں عبرت کا مقام غور طلب ہے۔ جس طرح دن کا بیشتر حصہ گزر کر انجام کے نزدیک ہو جاتا ہے۔ جو پھر واپس نہیں آ سکتا اسی طرح انسان کی زندگی بھی زوال پذیر ہے''

ایک شخص سے پوچھا ''تیرا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: ابراہیم،

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سات آدمی ہونگے جن کو حق تعالیٰ اپنے سائے میں رکھیں گے جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا (1) عادل بادشاہ (2) نوجوان جو اللہ کی عبادت میں لگا رہے (3) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے جب اس سے نکلے تو وہاں آ جائے (4) دو آدمی جو اللہ کے لیے محبت کر کے اکھٹے ہوں اور پھر جدا ہوں اس بات پر (5) وہ آدمی جو حق تعالیٰ کو خلوت میں یاد کرے اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جائیں (6) وہ آدمی جس کو حسن اور جمال والی عورت بلائے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (7) وہ آدمی جو صدقہ کرے اور اسے چھپائے یہاں تک کہ اسکا بایاں نہ معلوم کر سکے کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے (خطبات شیر ربانیؒ، بحوالہ بخاری شریف و مسلم شریف)۔

Marfat.com

آپ نے فرمایا: تو کہاں ابراہیم ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے تو اپنے بیٹے کی گردن پر چھری چلادی تھی''۔

- لا کی تلوار سے جب تک فنا نہ ہوا الا اللہ تک پہنچ نہیں سکتا۔
- ایک شخص جو داڑھی منڈا تھا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا مہر دین

فرمایا: شادی شدہ ہو؟ عرض کیا ''حضور شادی شدہ ہوں'' فرمایا: بیوی کا سر بھی مونڈ دو، پھر مہر اور دین پورا بن جائے گا''۔

اس نے اپنے فعل سے توبہ کی اور آئندہ پکا وعدہ کرلیا''

- ''شریعت کا فتویٰ ظاہر ہے اگر کوئی خلوص نیت سے ظاہری طور و اطوار درست کرلے تو خداوند کریم اس کے باطن کو بھی درست فرما دیتے ہیں''
- ''انسان اپنی ادنیٰ سے ادنیٰ خواہش کو پورا کرنے کے لیے بے حد جدوجہد کرتا ہے حتی کہ بغیر جوتی چل پھر بھی نہیں سکتا، مگر ہائے افسوس لوگ قرآن شریف پر عمل کیے بغیر زندگی کے دن کیسے گزار دیتے ہیں''
- ''کسی سے اگر پوچھا جائے کہ پہنے ہوئے لباس میں فلاں سے فلاں چیز کتنے کی لی ہے تو وہ ضرور قیمت بتائے گا، لیکن اگر پوچھا جائے کہ دین کتنے کا لیا تو کیا جواب دو گے؟
- ''مسلمانی در کتاب و مسلمان در گورست'' (یعنی مسلمانی کتاب میں اور مسلمان قبر میں ہے)۔

Marfat.com

- "اے انسان تو نے کبھی غور نہ کیا میں کیا ہوں؟ کہاں سے آیا؟ کہاں جاؤں گا؟ کیا ہوگا؟ کیا کرنا ہے؟ اور کیا کرتا ہوں؟"
- "خلاف سنت کام کرنے والے کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو رنج ہوتا ہے اور جو حضور کو رنج پہنچائے دونوں جہان میں ذلیل ہوتا ہے"
- "روح عجیب چیز ہے نہ اس کے آنے کا پتہ چلتا ہے اور نہ جانے کا۔ جب روح جسم سے جدا ہو جاتی ہے تو جسم مردہ ہو جاتا ہے۔
- "لا کی تلوار سے تمام خواہشات نفسانی کو قتل کر کے الا اللہ کی وادی انوار و اسرار میں ابدی طور پر داخل ہو جا مگر یہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر کہاں نصیب ہو؟"
- "اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا رشتہ اختیار کر لے کہ تیری ذات کی بو تک نہ رہے، مگر یہ ہے بہت مشکل"۔
- "مسلمان آگ میں کود جانے کو آسان جانے، مگر سنت کو چھوڑنا مشکل جانے"
- "اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی عزیز سے عزیز چیز کو قربان کرو"۔

  ہر چہ داری صرف کن درراہ او لن تنالو البر حتی تنفقوا
- "چودھریوں، نمبرداروں اور عزت والوں کے لیے لازمی ہے کہ وہ دین کی اشاعت میں کوشش کریں"۔
- "جو کھایا سو گوایا، جو جوڑا سو بوڑا اور جو دیا سو لیا"
- "ایمان اور اسلام مل کر دین بنا ہے۔ دین باطن کو صاف رکھتا ہے اور

Marfat.com

اسلام ظاہری شکل وصورت کو درست رکھتا ہے اور افعال واقوال کی اصلاح کرتا ہے"۔

- "قرآن شریف کا ہر نقطہ، زیر، زبر اور پیش اپنی اپنی جگہ پر جامع ہے۔ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ قرآن پاک رسمی طور پر پڑھیں گے۔ مرد عورت پڑھنے والے زیادہ ہوں گے لیکن عمل نہیں ہوگا"۔
- "نبی پاک ﷺ کا دین اس قدر سچا ہے کہ حضور ﷺ سے پہلے سب سچے دینوں کو بھی منسوخ کر دیا تو بھلا جھوٹے دینوں کی کیا حیثیت ہے؟"
- "شادی صرف دودھ کے ایک پیالہ سے بھی ہوسکتی ہے پھر اتنی فضول خرچی کیوں؟"
- "جو شخص اپنی خواہشوں کے تابع ہو جائے وہ انسان نہیں رہتا بلکہ مثل کتے کے ہو جاتا ہے"

فضائل علم وعلماء:

- "ہر مسلمان مرد و عورت پر دین کی نگرانی کرنا فرض ہے"
- "آج کل لوگ نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے شریعت کے فتویٰ کو تلاش کرتے ہیں مگر دین حق کی تلاش میں کوشش نہیں کرتے"
- "دین کی اشاعت میں ملامت اٹھانے والا اللہ کے نزدیک پیارا ہے"
- "ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم کر دیا گیا ہے کہ دین کی حفاظت اور

Marfat.com

نگرانی کرے"

- "اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو فرمایا کہ تیری امت کے علماء حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہمت رکھنے والے بنادیئے ہیں"
- "دینی علم پڑھ کر دین کی ہدایت کرنی چاہیے۔ لوگوں کو بری باتوں سے روکنا اور نیک باتوں کا رواج ڈالنا چاہیے"۔
- "دین کی خاطر ہر طرح کی مصیبت اور طعنہ برداشت کرنے والے کو اللہ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ملے گا، جو اسی کا حصہ ہوگا"۔

عبادات:

- "خداوند کریم نے ہر چیز انسان کے لیے پیدا فرمائی ہے، مگر انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے"۔
- "نفلی عبادت فرضیت کو تقویت دیتی ہے مثل چھلکا بیضہ کے"۔
- "نماز نہایت عاجزی، اطمینان اور توجہ سے پڑھی جائے تاکہ اس کا اثر چہرے سے عیاں ہو، ممنوع افعال سے ہمیشہ بچا جائے"۔
- "زمین کے جس ٹکڑے پر عبادت کی جاتی ہے وہ ٹکڑا قیامت کے دن عبادت کرنے والے کے لیے سفارش کرے گا"۔
- "نماز کی شکل ہے، لیکن نظر نہیں آتی، جس طرح روح نظر نہیں آتی"۔
- "نمازی کے لیے لازم ہے کہ وہ دوسروں کو بھی نماز کی طرف بلائے"

روز محشر کہ جان گداز بود اولیں پرسش کہ نماز بود

- "جب اذان کی آواز کان میں آئے تو فوراً کھڑے ہو جاؤ نماز میں

Marfat.com

غفلت تباہی کا موجب ہے"۔

- "جب نماز میں کھڑے ہو تو یہ خیال کرو کہ تم تمام مکروہات دنیوی کو چھوڑ کر دربار الٰہی میں کھڑا ہوں"۔

معاملات:

- "برادری، خویش و اقارب کے حقوق کا خیال رکھنا چاہئے اور دنیوی معاملات ترک نہیں کر دینے چاہئیں"۔
- "خود نیک، صالح اور پرہیز گار بنو اور گھر والوں کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤ یہ ان کے ساتھ اچھی دوستی اور محبت ہے"
- "جب گھر میں لڑکا، لڑکی، بھائی اور بیوی وغیرہ بے نماز ہوں اور گھر کا مالک ان کو نماز کا پابند نہ کرے تو اسے باز پرس ہوگی"۔
- "ہمہ افعال، اقوال اور معاملات اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق ہوں گے تو یہ عین عبادت ہوگی"
- "کسی کی دل آزاری نہیں کرنی چاہئے خواہ گھر کا کوئی فرد ہو یا باہر سے کوئی ہو، یہاں تک کہ گاؤں کے کسی انسی (نچلی قوم) کو بھی دکھ نہیں پہنچانا چاہیے"
- "بیوہ، یتیم اور غریب کا خیال رکھنا چاہیے"
- "ہمسائے سے حتی الوسع نیک سلوک کرو اور کوئی چیز قابل استعمال مانگے تو نہ روکو"
- "اول تو قرض لینا نہیں چاہیئے اور اگر لے لو تو بخوشی واپس کرو"

Marfat.com

- ''مسلمانوں کو اپنے بھائی کے ساتھ ہر قیمتی چیز سے بڑھ کر محبت کرنی چاہیے''

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت:

- ''تلوار ہاتھ میں ہو تو منکرین سنت کی گردن ماردی جائے''
- ''جو فساد کے زمانہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہوگا، قیامت کے دن آقائے نامدار ﷺ اس کی خود شفاعت کریں گے''
- ''حضور انور ﷺ کی سنت سے سرموانحراف بھی کھلی ہوئی ضلالت (گمراہی) ہے اور اس کا نتیجہ خسرہ الدنیا والاخرہ ہے''
- ''ہم چلہ کشی پسند نہیں کرتے، ہمارے لیے اتباع سنت ہی کافی ہے۔ کلمہ طیبہ ہمارے لیے کافی ہے''
- ''ہم سنت رسول اللہ ﷺ جانتے ہیں فقیری نہیں جانتے''
- ''خلاف سنت کام کرنے والے کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو رنج ہوتا ہے اور جو حضور ﷺ کو رنج پہنچاتا ہے وہ دونوں جہانوں میں ذلیل و خوار ہوتا ہے''

وظائف:

- ''اللہ اللہ بکثرت پڑھا کرو تا کہ با اللہ ہو جاؤ''
- ''خوشی، غمی، آرام، مصیبت، صحت، بیماری، گھر، سفر میں کھڑے بیٹھے اور لیٹے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہو''
- ''جب راحت ہو تو الحمد للہ پڑھے اور جب تکلیف اور پریشانی ہو تو

Marfat.com

انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھے''

- ''انسان کو دل سے صابر اور زبان سے شاکر ہونا چاہئے''
- ''اللہ تعالیٰ کو اس طرح یاد کرو کہ اپنی ہستی کو بالکل بھول جاؤ''
- ''سوتے وقت تین بار کلمہ شریف پڑھ کر سونا چاہئے''
- ''اللہ تعالیٰ کو سوز و گداز اور درد بھرے دل کے ساتھ یاد کرنا چاہیے''
- ''سبحان اللہ ! سبحان اللہ ! سبحان اللہ ! پڑھنا بہت درجہ رکھتا ہے۔ اسی میں بے شمار فوائد ہیں۔استغفار بھی بکثرت پڑھنا چاہیے''
- ''اللہ کا ذکر اللہ اللہ اللہ سب اذکار سے افضل ہے مگر افسوس یہ ہے کہ ہم سے ہوتا کچھ نہیں۔موبمواثر ہونا چاہیئے''

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ڈر اور خوف کی وجہ سے سب نڈھال ہوں گے مگر بعض لوگوں کے چہروں سے نور برستا ہو گا۔لوگ حیران ہو کر گمان کریں گے کہ یہ تو شاید کوئی پیغمبروں کا گروہ ہے مگر معلوم ہو گا کہ یہ گروہ تو اللہ کا ذکر اللہ اللہ کرنے والوں کا ہے''

- ''کلمہ شریف میں لا الہ الا اللہ کو ایک ہی سانس میں دو مرتبہ کہے اور تیسری مرتبہ اسی سانس میں کلمہ تمام پڑھے''

مریدین اور دیگر مسلمانوں کی تربیت:

جب آپ خطبہ جمعۃ المبارک کے لیے مسجد میں تشریف لاتے تو سب لوگ خاموشی سے اور دو زانو باادب بیٹھے ہوتے تھے۔ ایک دفعہ آپ تشریف لائے تو ایک شخص احتراماً کھڑا ہوا اس سے مخاطب ہو کر فرمایا:

Marfat.com

''آپ لوگ مت اٹھا کریں بلکہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہا کریں''

رسول اللہ ﷺ کا بھی یہی طریقہ تھا کہ اٹھنے سے پہلے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو منع فرماتے تھے۔

- ''من یطع الرسول فقد اطاع اللہ کے تحت انسان کے ہمہ افعال، اعمال اور اقوال رسول اللہ ﷺ کی شریعت مطہرہ کے عین مطابق ہونے چاہئیں''۔
- ''خواہشات نفس کی پیروی سے گناہ صادر ہوتے ہیں اور نیک اعمال محض اللہ تعالیٰ کی توفیق اور رحمت سے ہوتے ہیں''

ایک بوڑھے شخص سے مخاطب ہو کر فرمایا:

- ''یہ کرتہ اور یہ چٹائی کسی کاریگر کے ہاتھ لگنے سے بنے ہیں۔ کرتہ کو پہلے پھاڑا گیا پھر سوئی سے سیا گیا تب جا کر انسان کے جسم کے مطابق بنا اور پہننے کے قابل ہوا اور پھر بندہ بھی کسی کے ہاتھ لگے بغیر کب صحیح بندہ بن سکتا ہے'؟
- 'لوگ مسجد میں بیٹھنے سے گھبرا جاتے ہیں کہ گرمی ہے مگر کل قیامت کے دن جب سورج سوا نیزے پر ہو گا تو کیا حال ہو گا؟''
- ''مسجد میں چندہ وغیرہ جمع کرنے کے لیے سوال نہیں کرنا چاہیئے''

مشکوۃ کی مشہور حدیث سے بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں اعلان کرنے سے منع فرمایا۔ اس دور میں عوام تو کجا خواص بھی اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ بچنے کی توفیق دے (آمین)''

Marfat.com

- ''کھانا کھاتے وقت محسوس کرو کہ حلال کا ہے یا حرام کا؟''
- ''اپنے سے سب کو اچھا جانو''
- ''جو شخص اپنی خواہشات کے پیچھے بھاگتا ہے وہ کتے کی مانند ہے''
- ''ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے کہ وہ نیکی کی ہدایت کرے اور بدی سے بچائے یہی مسلمان کی تعریف ہے۔اب اندازہ کرلو کہ ہم اس پر کہاں تک عامل ہیں''
- ''نیک آدمی کے ساتھ اس طرح محبت کرو، جس طرح شیر خوار بچہ اپنی ماں کے پستان سے محبت کرتا ہے''
- ''فضول خرچی نہ کرو، بیاہ شادی میں 15-15 روپیہ کی جوتی پہنتے ہو اور فضول رسومات پر بے دریغ روپیہ خرچ کرتے ہو، مگر کوئی منع نہیں کرتا ہے''
- ''ایک ممنوع عادت کا ترک کردینا کئی سال عبادت بے ریا سے بہتر ہے''
- ''کھانا کھاتے وقت یہ دیکھو کہ حلال کا ہے یا حرام کا۔ ہر لقمہ کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیا کرو''
- ''اب پیری مریدی بھی ٹھگ بازی بن گئی ہے''
- ''(بات بات پر) اللہ کی قسم نہیں اٹھانی چاہیئے''
- ''گھر میں عورتوں کو خرچ کی تنگی نہ دینی چاہیئے۔ گھر کا خرچ کھلا ہونا چاہیئے، مگر فضول خرچی کی حد تک نہ ہو''
- ''چھ آدمی چھ چیزوں کے سبب جہنم میں جائیں گے''

Marfat.com

☆ عربی تعصب وعداوت کے سبب،

☆ مالدار تکبر کے سبب،

☆ تاجر دھوکے کے سبب،

☆ عام لوگ جہالت و بیوقوفی کے سبب،

☆ حاکم ظلم وستم کے سبب اور

☆ عالم حسد و بغض کے سبب۔

o حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''انسان چار عادات کو جب تک نہ اپنالے وہ ایمان کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکتا۔ وہ چار چیزیں یہ ہیں:

(1) فرائض ادا کرنا (2) حلال رزق کھانا

(3) اپنے ظاہر و باطن کو گناہوں سے دور رکھنا

(4) ان عادات پر مرتے دم تک قائم رہنا۔

o ''بری خصلت (عادت) کو چھوڑ دینا سو سال کی عبادت سے افضل ہے''

o اگر ہم میں تین عادات ہوں تو اللہ تعالیٰ ہمارے حساب و کتاب میں آسانی فرما دے گا اور ہمیں جنت میں داخل فرما دے گا۔ وہ تین خصلتیں یہ ہیں:

☆ اگر کوئی شخص تمہیں استعمال کی چیز نہ دے تو تم اسے محروم نہ کرو۔

☆ اگر کوئی رشتہ دار تم پر ظلم کرے تو تم اسے معاف کردو اور

☆ اگر کوئی رشتہ دار تم سے قطع تعلق کرتا ہے تو تم اس سے ملتے رہو۔

Marfat.com

جو شخص ان چار اصولوں کو اپنائے گا اس کا ایمان مضبوط ہوگا وہ خالص مسلمان ہوگا اور وہ اللہ کی بارگاہ میں معزز ہوگا۔ وہ چار اصول یہ ہیں:

(1) تصدیق قلب (2) اقرار زبان

(3) عمل بدن اور (4) اتباع سنت

o بے تو آنم آرام جانم زندگانی مشکل است
بے تماشائے جمالت کامرانی مشکل است ☆

(چشمہ فیض شیر ربانیؒ)

☆ سیدنا عمر فاروقؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے بندوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں گو شہید نہیں ہیں لیکن قیامت کے دن قرب الٰہی کی وجہ سے انبیاء اور شہدا ان پر رشک کریں گے۔ صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہمیں بتایئے وہ کون ہیں ان کے اعمال کیا ہیں تا کہ ہم ان لوگوں سے محبت کریں۔ فرمایا وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں کہ ان میں کوئی رشتہ ہے اور نہ مالی منفعت، بخدا ان کے چہرے سراپا نور ہوں گے اور نور کے ممبروں پر ان کو بیٹھایا جائے گا دوسرے لوگ خوف زدہ ہوں گے اور انہیں کوئی خوف نہ ہوگا (خطبات شیر ربانیؒ)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مآخذ

نمبر شمار	نام کتاب	
1۔	بخاری شریف مترجم جلد اول	
2۔	بخاری شریف مترجم جلد دوم	
3۔	بخاری شریف مترجم جلد سوم	
4۔	سنن نسائی مترجم جلد دوم	
5۔	ترمذی شریف مترجم جلد اول	
6۔	صحیح مسلم شریف مترجم	تمام جلدیں
7۔	ابن ماجہ شریف مترجم	تمام جلدیں
8۔	ابوداؤد شریف مترجم	تمام جلدیں
9۔	مشکوٰۃ شریف مترجم	تمام جلدیں
10۔	سیرت خیر الانام صلی ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور	
11۔	اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد نمبر 1، دانش گاہ پنجاب، لاہور	
12۔	ضیاء النبی ﷺ: پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ	
13۔	شمائل رسول ﷺ مترجم: شیخ محمد یوسف بن اسماعیل النبہانی	

Marfat.com

14۔ الانوار فی شمائل نبی مختار
15۔ غنیۃ الطالبین: شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ
16۔ فاضل بریلوی اور امور بدعت: سید محمد فاروق القادری
17۔ شرح ہدایہ مترجم جلد چہارم
18۔ طبرانی اوسط مترجم
19۔ نقوش، رسول ﷺ نمبر (تمام جلدیں)
20۔ فیضان سنت: مولانا محمد الیاس قادری
21۔ خزینہ معرفت: صوفی محمد ابراہیم قصوری
22۔ حدیث دلبراں: حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری
23۔ انوار شیر ربانیؒ: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری
24۔ اولیائے نقشبند: محمد امین شرقپوری
25۔ حضرت شیر ربانیؒ کا پیغام عصر حاضر کے نام: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری
26۔ منبع انوار در شرقپور شریف: صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری
27۔ خطبات شیر ربانیؒ: میاں خدا بخش
28۔ صوفیائے نقشبند: حکیم سید محمد امین الدین احمد
29۔ چشمہ فیض شیر ربانیؒ: محمد یسین قصوری نقشبندی
30۔ خزینہ کرم: نور احمد مقبول
31۔ اردو انسائیکلوپیڈیا، فیروز سنز

Marfat.com

Marfat.com

ماہنامہ
نور اسلام
شرقپور شریف

مسلک اہلسنت والجماعت کا نقیب اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا ترجمان روحانی اور اخلاقی قدروں کا حامل

موجودہ دور میں تبلیغی مشن کو آگے بڑھانے کی اشد ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت ضرور ہونی چاہیے جو تبلیغ دین میں مصروف رہے۔

اس فرمان کے تحت ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ تبلیغ دین اور ترویج سنت کی کوشش کرتا رہے اسی سلسلے میں ماہنامہ ''نور اسلام'' کا اجراء کیا گیا تھا جو مسلک اہل سنت والجماعت کا نقیب اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا ترجمان ہے اور عرصہ 44 سال سے رشد و ہدایت کی روشنی پھیلا رہا ہے آج کے سائنسی دور میں اشاعت کی جتنی آسانیاں پیدا ہوئی ہیں۔ اتنے مسائل بھی پیدا ہوئے ہیں، کاغذ کی گرانی اور دیگر اشاعتی اخراجات کو برداشت کرنا کسی ایک ادارے کے بس کی بات نہیں رہی۔ اس لیے ضروری ہے کہ نہ صرف خود رسالہ کو جاری کروائیں بلکہ اپنے دوسرے دوستوں کو بھی ترغیب دیں کہ وہ رسالہ کے سالانہ خریدار بنیں۔ تاکہ رشد و ہدایت کا یہ سلسلہ جاری رہے رسالہ کہ بارے میں اپنی آراء سے بھی آگاہ کرتے رہا کریں تاکہ رسالہ کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

دفتر کا پتہ: کاشانۂ شیر ربانیؒ مکان نمبر 5
اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ داتا گنج بخش لاہور

Marfat.com

ماہنامہ
نور اسلام
شرقپور شریف

مسلک اہلسنت والجماعت کا نقیب اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا ترجمان روحانی اور اخلاقی قدروں کا حامل

موجودہ دور میں تبلیغی مشن کو آگے بڑھانے کی اشد ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت ضرور ہونی چاہیے جو تبلیغ دین میں مصروف رہے۔

اس فرمان کے تحت ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ تبلیغ دین اور ترویج سنت کی کوشش کرتا رہے اسی سلسلے میں ماہنامہ ''نور اسلام'' کا اجراء کیا گیا تھا جو مسلک اہل سنت والجماعت کا نقیب اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا ترجمان ہے اور عرصہ 44 سال سے رشد و ہدایت کی روشنی پھیلا رہا ہے آج کے سائنسی دور میں اشاعت کی جتنی آسانیاں پیدا ہوئی ہیں۔ اتنے مسائل بھی پیدا ہوئے ہیں، کاغذ کی گرانی اور دیگر اشاعتی اخراجات کو برداشت کرنا کسی ایک ادارے کے بس کی بات نہیں رہی۔ اس لیے ضروری ہے کہ نہ صرف خود رسالہ کو جاری کروائیں بلکہ اپنے دوسرے دوستوں کو بھی ترغیب دیں کہ وہ رسالہ کے سالانہ خریدار بنیں۔ تاکہ رشد و ہدایت کا یہ سلسلہ جاری رہے رسالہ کہ بارے میں اپنی آراء سے بھی آگاہ کرتے رہا کریں تاکہ رسالہ کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

دفتر کا پتہ: کاشانۂ شیر ربانیؒ مکان نمبر 5
اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ داتا گنج بخش لاہور

Marfat.com